کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ



بریلی مکتبِ فکر کے بانی
مولوی احمد رضا خان کے
ترجمہ قرآن، اس کے تفسیری
حواشی ''نور العرفان'' اور
''خزائن العرفان'' پر ایک
محققانہ نظر......!!!

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

کنز الایمان کا
تحقیقی جائزہ

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

نام کتاب ______ کنزالایمان کا تحقیقی جائزہ

نام مصنف ______ محمد الیاس گھمن

بار اشاعت اول ______ ستمبر 2013ء

تعداد ______ 1100

باہتمام ______ احناف میڈیا سروس

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دارالایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

0423-7350016 ◆ 0321-4602218

دارالایمان دوکان نمبر 11 ماشاءاللہ مارکیٹ نزد تبلیغی مرکز

گیٹ 5 رائیونڈ 0335-7500510

فہرست

مقدمہ

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد

قارئین کرام دنیا میں جتنے بھی فتنے آئے ہیں ان سب نے قرآن مقدس کو معنوی تحریف کر کے اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی ہے، وہ قادیانی ہوں، رافضی ہوں، مماتی ہوں یا غیر مقلد وغیرہا۔ سب کی کوشش یہی تھی کہ لوگوں کو یہ دھوکا دیا جائے کہ قرآن مقدس ہماری تائید کرتا ہے۔ جاہل لوگ ان کے اس پروپیگنڈے سے متأثر ہوئے۔

میں یہ بات تجربۃً عرض کرتا ہوں کہ میری ایک دفعہ ایک شیعہ ذاکر سے گفتگو ہوئی۔ موضوع پہلے سے ساتھیوں نے طے کیا ہوا تھا کہ شیعہ اپنا کلمہ قرآن وسنتِ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام سے ثابت کریں۔ ذاکر سے میں نے کہا کلمہ دکھاؤ جو تم پڑھتے ہو یہ ائمہ اثنا عشریہ میں سے کس نے پڑھایا ہے اپنے لوگوں کو؟ وہ مجھے کہنے لگا کہ جناب میں قرآن سے ثابت کروں گا۔

میں نے کہا دیر کاہے کی ہے شروع کرو۔ اس نے فوراً آیت پڑھ دی، الزمھم کلمۃ التقوی ہم نے ان کو تقوی کا کلمہ لازم کر دیا، تو کہنے لگا تقوی والے کلمہ سے مراد علی ولی اللہ والا کلمہ ہے۔ میں نے اسے کہا کہ قرآن کا نزول تیرے اوپر ہوا ہے یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر؟ کہنے لگا ان پر، میں نے کہا، کیا اس آیت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے تمہارے والا کلمہ پڑھانا شروع کر دیا تھا؟ ائمہ اثنا عشریہ میں سے کس نے اس آیت کی تفسیر تمہارے والی بیان کر کے لوگوں کو تمہارے والا کلمہ پڑھایا ہے؟ سندِ صحیح سے ثابت کرو۔ کہنے لگا دوسری آیت سنیے، میں نے کہا پڑھو تو پڑھنے لگا الیہ یصعد الکلم الطیب اس کی طرف

پاک کلمات چڑھتے ہیں۔ کہنے لگا کہ پاک کلمات سے مراد علی ولی اللہ والا کلمہ ہے۔ میں نے پھر وہی جواب دیا، پھر وہ آگے نہ چل سکا۔ میں نے شیعہ کتابوں مثلاً ترجمہ مقبول وغیرہ سے اس کو دکھایا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے والے کلمہ کی دعوت لوگوں کو دی ہے۔

یہی حال قادیانیوں کا ہے آیت قرآن پڑھ کر مفہوم اپنا مراد لیتے ہیں۔ جیسے خاتم النبیین کا مطلب نبی گر مانتے ہیں یعنی آپ نے مہر لگا کر نبی بنایا۔ یہ مفہوم آج تک امت میں کس نے لیا ہے کہ آپ لوگوں کو مہر لگا کر نبی بنائیں گے؟ اسی طرح محمد رسول اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں قادیانی مرزا غلام نے یوں تحریف کی کہ اس آیت میں مجھے محمد کہا گیا ہے۔

اسی طرح بریلوی حضرات نے بھی پیچھے رہنا گوارہ نہ کیا بلکہ ان کے برابر کھڑے ہوئے۔ جیسے اُنہوں نے مطلب ومفہوم اپنے گھر سے قرآن مقدس کا بنایا ویسے اِنہوں نے بھی بنالیا، حالانکہ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سلف صالحین اہل السنت والجماعت نے قرآن و حدیث سے جو مطالب ومعانی سمجھے ہیں ان کے بر خلاف معنی ومفہوم اپنے پیٹ سے بیان کرنا درجہ اعتبار سے ساقط ہے۔ اس لیے کہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے غلط عقیدہ کے لیے قرآن وسنت کو بنیاد و اصل سمجھتا ہے اور اپنے کوتاہ وناقص فہم کی بنیاد پر قرآن وحدیث کے خلاف واقعہ معانی ومطالب اخذ کرتا ہے۔

مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر 286 بحوالہ الجراحات علی المزخرفات صفحہ 88 از پیر محمد چشتی

ویسے بریلویوں کی مصدقہ کتاب میں ایک اور بات درج ہے وہ یہ کہ غیر مقلدین مل کر بتائیں کہ زیر بحث آیت وان لیس للانسان الا ما سعی سے کس معتبر محدث مفسر نے فاتحہ خلف الامام کی فرضیت پر استدلال کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو پھر

اپنے مذہب کی خاطر تفسیر بالرائے سے باز رہو اللہ سے ڈرو۔

نصرۃ الحق جلد 1 صفحہ 231

یہی سوال ان سے بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی بریلویوں کے بڑے عالم نے لکھا ہے کہ جس نے قرآنی تفسیر اپنی رائے سے کی، وہ پکا کافر ہے۔

علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا قلع قمع صفحہ 23،76

مگر رضاخانی حضرات پر ایک ہی دھن سوار ہے کہ اپنا مسلک مضبوط کرنا ہے، چاہے تحریف قرآن پاک میں کرنی پڑے۔

اب آیئے میں چند ایک مثالیں عرض کرتا ہوں:

1: قد جاء کم من اللہ نور

آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور

مگر رضاخانی حضرات کہتے ہیں چونکہ اس سے مراد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو پھر مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مادۂ خلقت نور ہے اور آپ کا جسد مبارک مٹی سے نہیں بلکہ نور سے پیدا ہوا ہے اور آپ لباس بشری میں تشریف لائے۔ مگر ہم انہی کی زبان میں کہتے ہیں آج تک کس معتبر مفسر نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے جو تم کر رہے ہو؟ اگر نہیں حوالہ پیش کر سکتے تو پھر تفسیر بالرائے سے بچو اور اللہ سے ڈرو۔ ہم اس آیت کی مزید توضیح و تفسیر بریلویوں کے گھر سے عرض کیے دیتے ہیں تاکہ ان کے لیے قبول کرنا آسان ہو۔

مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

ان تمام آیات میں تصریح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر، انسان اور مرد ہیں لیکن آپ افضل البشر، انسان کامل اور سب سے اعلی مرد ہیں اور اگر نور سے مراد ہدایت لیا جائے تو ان آیتوں میں کوئی تعارض اور تضاد نہیں ہے اور اکثر مفسرین نے

نور ہدایت ہی مراد لیا ہے اور اگر آپ کو چاند اور سورج کی طرح نور حسی مانا جائے اور یہ کہا جائے کہ آپ حقیقت نور حسی ہے تو قرآن مجید کی ان صریح آیات کو ان اقوال کے تابع کرنا لازم آئے گا اور کیا قرآن مجید کی ان نصوص صریحہ کے مقابلے میں ان اقوال کو عقیدہ کی اساس بنانا صحیح ہو گا؟

تبیان القرآن جلد 3 صفحہ 137

سعیدی صاحب ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

بعض علماء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپ کی صفت، آپ کا لباس ہے۔

تبیان القرآن جلد 2 صفحہ 453

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

جو یہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور حسی ہے اور صورت بشر ہے یا آپ لباس بشر میں جلوہ گر ہوئے اور حقیقت اس سے ماوراء ہے، سو دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس قول کا برحق ہونا ہم پر واضح نہیں ہو سکا۔

تبیان القرآن جلد 3 صفحہ 139

یہ تھا اس آیت کا مفہوم جو سعیدی صاحب نے بتادیا مگر رضاخانی حضرات اس کے برخلاف مفہوم نکالتے ہیں تو ان کی خدمت میں ہم کہیں گے کہ اپنے ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب کی بھی سنیں، وہ کہتے ہیں:

قرآن مجید برہان رشید کا جان بوجھ کر غلط ترجمہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور قرآن مجید کی آیات کے صحیح مفہوم کے منافی اپنی مرضی کا مفہوم لینا یہ بھی ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ ہمارے دور کی فرقہ واریت اور بہت سی فکری الجھنوں کا سبب یہی بات ہے کہ قرآن مجید برہان رشید کی آیات کو اپنی مرضی کے مفہوم کے مطابق استعمال کیا

جاتا ہے یعنی قرآنی آیات کا ترجمہ تو ان کے لغوی معنی کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن ان آیات کو ایسے پس منظر میں پیش کیا جاتا ہے کہ سننے والا مخاطب، قاری اس سے وہ بات اخذ کرے جو وہ مبلغ اپنی طرف سے سامعین، قارئین کے ذہن میں ڈالنا چاہتا ہے یعنی وہ قرآن مجید کی آیات کا صحیح رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مفہوم پر واردات کرتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سا بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

مفہوم قرآن بدلنے کی واردات صفحہ 119

جلالی صاحب ایک جگہ یوں کہتے ہیں:

یہ دن رات قرآن مجید کی آیات کے مفہوم کو بدل بدل کر ان کے خلاف سرکشی کر رہے ہیں لوگوں کو قرآن مجید کی آیات پڑھ پڑھ کر گمراہ کیا جا رہا ہے۔

مفہوم قرآن بدلنے کی واردات صفحہ 233

یعنی مفہوم بدلنا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے، تو یہ رضاخانی امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی کوشش اور سعی ناتمام کر رہے ہیں۔ {اللہ ان سے بچائے}

(2) وانك لتهدى الى صراط مستقيم

اور بے شک آپ ضرور سیدھی راہ بتاتے ہیں۔

اب قرآن پاک سے صاف یہ سمجھ آ رہا ہے کہ بتانا آپ کا کام تھا اور ہدایت دینا خدا کا کام ہے، جیسا کہ دوسری جگہ میں آتا ہے ولكن الله يهدى من يشاء کہ ہدایت اللہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے مگر رضاخانی حضرات اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

آپ ضرور ہدایت دیتے ہیں، ہدایت تقسیم فرماتے ہیں۔

مفہوم قرآن بدلنے کی واردات صفحہ 99

فاضل بریلوی نے یوں اپنے ماننے والوں کو راستہ بتایا کہ دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں۔

برکات الامداد صفحہ 8 فتاوی افریقہ صفحہ 123

اس میں ہدایت دینا بھی آ گیا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کہتے ہیں:

دنیا و آخرت کی ہر چیز کے مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سب کچھ ان سے مانگو عزت مانگو ایمان مانگو جنت مانگو اللہ کی رحمت مانگو۔

رسائل نعیمیہ صفحہ 146

قارئین کرام! آپ دیکھ رہے ہیں کیسے ان لوگوں نے قرآن کے مفہوم کو بدلا؟ {الامان والحفیظ}

(3) استعینوا بالصبر والصلوۃ

صبر و نماز کے ذریعے مدد مانگو۔

یعنی خدا سے مدد طلب کرنی ہو تو ان وسائل کو اختیار کر کے پھر خدا سے مدد مانگو، مگر رضا خانی حضرات نے مفہوم ہی سرا سر بدل دیا اور کہا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر خدا سے بھی مدد لینی جائز ہے دیکھو یہاں صبر و نماز سے مدد لینے کا حکم ہے۔

تفسیر نعیمی جلد 2 صفحہ 77 مولوی ظفر الدین عطاری لکھتے ہیں:

اس آیت میں صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا جا رہا ہے حالانکہ نہ صبر خدا ہے اور نہ نماز خدا ہے لہذا معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز و مستحسن ہے۔

حق پر کون صفحہ 99

اگر رضا خانی حضرات ہماری بات نہیں مانتے تو ہم پیر کرم شاہ صاحب بھیروی کا حوالہ پیش کرتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

مدد طلب کیا کرو صبر اور نماز کے ذریعے سے۔

ضیاء القرآن جلد 1 صفحہ 107

(4) قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیك بہ... الآیۃ

بریلوی حضرات اس آیت کا مفہوم یوں پیش کرتے ہیں:

دیکھو آصف بن برخیا میں اتنی طاقت تھی اور اتنا اختیار تھا اور اتنی قدرت تھی کہ سینکڑوں میل دور سے تخت پلک جھپکنے کی مدت میں لے آئے تو اس دور کے اولیاء میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت کیوں نہیں ہو گی؟ لہذا اولیاء سے ہر وقت، ہر جگہ سے مشکل کشائی، حاجت روائی کے لیے عرض کیا جا سکتا ہے۔

حالانکہ ان کے گھر کے مفسر مفتی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

سیدنا آصف نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا آپ کا رتبہ مجھ سے زیادہ ہے آپ اللہ سے دعا کریں تو تخت حاضر کر دے گا تو اسی طرح انہوں نے دعا کی تو رب نے تخت موجود کر دیا۔

خزائن العرفان تحت ھذہ الایۃ

(5) اذ نسویکم برب العالمین

کیونکہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھتے تھے۔

اب بریلوی اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک اس لیے مشرک تھے کہ وہ بتوں کو خدا کے برابر سمجھتے تھے۔ دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم چونکہ خدا کے برابر نہیں سمجھتے، بلکہ کہتے ہیں کہ خدا کی صفات ذاتی ہیں اور وہی صفات مخلوق میں عطائی ہیں، اللہ بھی دے سکتا ہے ذاتی طور پر، اور بزرگ بھی دے سکتے ہیں عطائی طور پر، اسی طرح دیگر ساری صفات، علم قدرت مشکل کشا وغیرہا ہیں۔

جب کہ ان کے گھر کے مولوی احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

امام رازی اور دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ آج تک کوئی ایسا مشرک نہیں پایا گیا جو اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو برابر سمجھتا ہو۔

التبیان مع البیان صفحہ 79

اب اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ کسی ایک صفت میں غیر اللہ کو اس کے

برابر ماننا گویا اس کی تمام صفات میں برابر ماننا ہے۔ اگر کوئی یوں کہے خدا بھی مشکل کشا، اور یہ بھی ہر طرح کی مشکل کشائی کر سکتے ہیں، خدا بھی بگڑی بنانے والا ہے اور یہ بھی ہر طرح کی بگڑی بنا سکتے ہیں، خدا بھی ہر جگہ موجود اور یہ بھی، یا خدا بھی علم غیب جانتا ہے اور یہ بھی علم غیب جانتے ہیں، کسی ایک صفت میں بھی خدا کے برابر ماننے کی وجہ سے ان کو خدا کے برابر ماننا ہو جائے گا۔ اب رضا خانیوں کا دھوکہ دیکھیں کہ بات تھی کیا اور بنا دی کیا!

(6) لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا

یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے کر یا محمد نہ کہو بلکہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہو۔ اب بریلوی حضرات نے لوگوں کو دھوکہ دیا کہ قرآن مجید اجازت بلکہ حکم دے رہا ہے کہ یارسول اللہ کہا کرو اس لیے اٹھتے بیٹھتے مدد کے واسطے یارسول اللہ کہا کرو۔

حالانکہ یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنی معروضات یوں پیش کیا کرو، یہ نہیں مطلب کہ ہر جگہ ان کو حاظر ناظر سمجھ کر یوں پکارا کرو۔ اگر ہماری بات سمجھ نہ آئے تو اپنے مفتی مسعود صاحب کی سنیے جو لکھتے ہیں:

یارسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بہ نیت حاضر ناظر کہنا موجب شرک ہے۔

فتاوی مسعودی صفحہ 529 مرتب پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب
مصدقہ مولوی عبدالحکیم شرف قادری، مولوی منشاء تابش قصوری

قارئین ذی وقار! یہ چند ایک مثالیں ہم نے عرض کر دی ہیں۔ فاضل

بریلوی نے کنز الایمان میں تحریفِ معنوی کرکے اپنے ماننے والوں کو تحریض وترغیب دی کہ وہ بھی قرآن پاک کو تختۂ مشق بنائیں۔ فاضل بریلوی کی دیکھا دیکھی سارے رضاخانی شروع ہوگئے، کوئی ترجمے میں، کوئی تفسیر میں اپنی پیوند کاری کی مہارت والے کرتب دکھارہاہے۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں فاضل بریلوی کے ترجمہ کنز الایمان کا تقریباً ہر اعتبار سے جائزہ لیاہے۔ یہ میرے اساتذہ کی دعائیں اور انہی کے علوم کا فیضان ہے۔ ہم نے اپنی کتاب کی تیاری میں ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتب سے بھی استفادہ کیاہے جیسے عبقات، مطالعہ بریلویت اور دیگر اکابر کی کتب بھی زیر نظر رہیں جیسے استاذ محترم امام اہل السنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب تنقید متین وغیرہ، اور کچھ ہمارے اکٹھے کیے ہوئے اس مواد سے جو ہم اپنے طالب علم ساتھیوں کے لیے پھیلا رکھتے ہیں اور ان کے استفادہ کے لیے عام کر دیتے ہیں اور بعض ساتھیوں نے ان میں سے کچھ چیزیں اپنی تحریرات میں شائع بھی کی ہیں۔ اللہ کریم اس کو نافع بنائے، امت مسلمہ کو اس سے مستفید فرمائے اور میرے اور میرے اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاھرین اجمعین

کنز الایمان کا اجمالی جائزہ

باسمہ الکریم وصلی اللہ وسلم علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

قارئین گرامی قدر!

یہاں ہم تھوڑی سی گفتگو اس حوالے سے کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مقدس کا ترجمہ و تفسیر کرنے کا حق کس کو ہے؟ اور کوشش کریں گے کہ اس بات کو ہم رضاخانی حضرات کے گھر سے لائیں تاکہ ہمارے ان بھائیوں کو بھی انکار کی گنجائش نہ رہے۔

قرآن مقدس خدا تعالیٰ کی وہ لازوال و بے مثال کتاب ہے جسے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور اللہ کریم نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود ہی لیا۔ جب کتاب اتنی بڑی اور عظیم ہے تو اس کے ترجمہ و تفسیر کرنے کی ہر کس و ناکس کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بریلوی مکتبہ فکر کے شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ احکام اسلام و ہدایات اسلام کا سرچشمہ قرآن کریم ہے جس کی توضیح و تشریح کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپی اور آپ نے حسب فرمان الٰہی اس کی تفسیر و توضیح بھی فرمادی پھر مسلمانوں کو حکم عام دیا گیا کہ: **فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون** اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ہے۔

یعنی اس کے باوجود اگر تمہیں قرآن و سنت سے متعلق کوئی بات دریافت کرنا ہو تو ائمہ مجتہدین کی طرف رجوع کرو جو اپنی علمی واجتہادی فکر اور تحقیقی قوت وصلاحیت وبصیرت سے قرآن کریم کا صحیح ادراک و فہم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ائمہ دین سے سوال کرنے کا حکم صادر فرما کر قرآن کریم میں رائے زنی کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔

تفسیر بالرائے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کے محبوب و پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اپنی رائے کے ساتھ اور من گھڑت طریقے سے قرآن کریم کی تفسیر کرنے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ ایسے شخص کو دوزخی قرار دیا ہے جو قرآن کریم کی تفسیر و تشریح یا اس کے معانی اپنی رائے سے کرے اور جو تفسیر منقول و ماثور چلی آرہی ہے اس کو ترجیح نہ دے بلکہ اس کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کی گئی تفسیر و تشریح کو ترجیح دے، اپنے من گھڑت معنوں کو ہی فروغ دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار

مشکوۃ از ترمذی

جس نے قرآن کریم کے معنوں میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے قرآن کے معنوں میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھے۔

طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ صفحہ 29،30

معلوم ہوا کہ قرآن مقدس کے تراجم و تفاسیر میں یہ بات مد نظر رہے کہ وہ اپنی طرف سے نہ ہوں بلکہ اسلاف کی تشریحات ہی ہوں اور بحمد اللہ یہ بات ہم نے اہل السنت والجماعت دیوبند میں پائی کہ انہوں نے اسلاف کے تراجم کو ہی عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ترجمے کو اردو زبان میں ان کی اولاد نے ہی عام کیا اور ہمارے اکابر دیوبند نے انہی کے تراجم کو امت کے سامنے سہل انداز میں پیش کیا تاکہ قرآن مقدس میں اپنی رائے اور اپنی فہم کو دخل نہ ہو۔

بریلوی کے مصدقہ مقالہ ”کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن“ میں ہے:

صفحہ 65 پر ہے: یہ بات بھی یقینی ہے کہ تفسیر جتنی قدیم ہو گی اتنی ہی زیادہ معتبر و مستند ہو گی کیونکہ اس کا زمانہ نزول قرآن سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کی تفاسیر یا ان کے نقل کیے ہوئے اقوال متأخرین علماء کی تفاسیر سے نہ صرف زیادہ مستند، بلکہ ہمارے لیے حجت ہیں۔ قرون اولی اور عہد وسطی میں علماء کو جو علم حاصل تھا الاماشاء اللہ آج وہ ناپید ہے۔ ان کو اعتقاد ویقین میں درجہ کمال حاصل تھا اور ساتھ ہی ساتھ اہم اور بنیادی اعتقادات میں اہل السنت میں کوئی ٹکراؤ بھی نہ تھا اس لیے ترجمہ قرآن کرتے وقت ضروری ہو گا کہ ان تمام تفاسیر سے مدد لی جائے۔

صفحہ 70 پر ہے: فارسی ترجمہ قرآن میں جو مقبولیت شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمہ قرآن کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نصیب نہ ہو گی۔ اور اکثر مورخین شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمہ قرآن کو اول مکمل فارسی زبان کا ترجمہ قرار دیتے ہیں۔

صفحہ 85 پر ہے: شاہ برادران کے ترجموں نے حقیقت میں برصغیر میں پاک وہند کے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا کیونکہ اس وقت مسلمان بدترین سیاسی حالات سے دوچار تھے اور ان کا علمی میدان بھی زوال آشنا تھا لیکن یہ صوفیاء کرام اور علماء حق کی بصیرت تھی کہ انہوں نے مستقبل کو دیکھ لیا اور قرآن تعلیمات کو جاری رکھنے کی خاطر اس کو اردو کے قلب میں ڈھال کر عوام کے لیے قرآنی تعلیمات کا راستہ کھلا رکھا۔

بریلوی حضرات نے خود ہی شاہ ولی اللہ کے ترجمے اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کو ہندوستان کے مسلمانوں پر احسان عظیم قرار دیا ہے اور بحمد اللہ یہ سعادت ہمیں ملی کہ ہم نے اسی قرآن فہمی کو آگے آسان کر کے منتقل کیا، اپنی طرف سے

تحقیق اور معانی کو اختیار نہیں کیا۔ مگر فاضل بریلوی صاحب تو ایسے نکلے کہ انہوں نے ماسبق تمام تراجم فارسی اردو کو غلط ٹھہرا کر ناقابل التفات قرار دیا۔ حالانکہ بریلوی تحقیق جیسا کہ گذر چکی ہے ترجمے اور تفسیر کے لیے پہلی تفاسیر سے مدد لینا ضروری ہے، تاکہ قرآن مقدس کے معنوں میں اپنی رائے کو دخل نہ ہو، مگر فاضل بریلوی کا ترجمہ قرآن لکھوانے کا انداز کچھ یوں تھا:

مولوی امجد علی نے فاضل بریلوی سے ترجمہ قرآن کی گذارش کی اور قوم کو اس کی جس قدر ضرورت ہے اسے ظاہر کرتے ہوئے اس کے لیے اصرار کیا۔ اعلی حضرت نے وعدہ تو کر لیا لیکن کثرت مشاغل کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو اعلی حضرت نے کہا کہ ترجمہ کے لیے مستقل وقت نکالنا مشکل ہے اس لیے آپ رات کو سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں تو میں املا کرادوں۔ چنانچہ مولوی امجد علی صاحب ایک دن کاغذ اور دوات لے کر اعلی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا حضرت ترجمہ شروع ہو جائے چنانچہ اسی وقت ترجمہ شروع کرادیا۔ ترجمہ کا طریقہ ابتداء میں یہ تھا کہ ایک آیت کا ترجمہ ہوتا اس کے بعد اس کی تفاسیر سے مطابقت ہوتی اور لوگ حیران رہ جاتے کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ و تیاری کے ایسا برجستہ اور مناسب ترجمہ تمام تفاسیر کے مطابق یا اکثر کے مطابق کیسے ہو جاتا ہے۔

انوار کنز الایمان صفحہ 86،87 انوار رضا، براہین صادق وغیرہا

اصلیت تو بتادی گئی کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ اور تیاری کے، یہ ترجمہ کیا جاتا تھا مگر مبالغہ بھی کر دیا کہ وہ تفاسیر کے ساتھ ملایا جاتا تھا اور مطابق تفاسیر نکلتا تھا۔ اس کے جھوٹ ہونے کے لیے ہماری یہ کتاب آپ کی رہنمائی کرے گی، سر دست ہم اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ فاضل بریلوی کو اگر تحقیق و تدقیق کے ترازو میں رکھا جائے تو سوائے جہالت کے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

بہر حال ماسبق کے تراجم اور تفاسیر کو مد نظر رکھے بغیر ترجمہ کیا گیا اسی وجہ سے تو رضا خان صاحب نے جابجا ٹھوکر کھائی ہے۔ بریلوی حضرات نے ماسبق کے تراجم کو نہ صرف ٹھکرایا بلکہ شاہ ولی اللہ کے خاندان پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ہم اپنی کتاب ”حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ“ سے پیش کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ پر بریلوی فتاویٰ جات

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں لکھتے ہیں:

سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین وعبد القادر ہیں۔۔۔ وہی مولوی احمد الضدان یجتمعان کا حیرت انگیز ہیولیٰ تھے اول سُنی پھر نجدی۔

معرکۃ الذنب صفحہ 7،8

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تونسوی فرمایا کرتے تھے شاہ ولی اللہ نے ہگا، شاہ عبد العزیز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

معرکۃ الذنب صفحہ 8

قرآن مجید کا فارسی واردو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد الملقب شاہ ولی اللہ۔

معرکۃ الذنب صفحہ 15

مولوی محمد عمر اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت کے صفحہ 577 پر شاہ صاحب کو وہابی لکھا ہے اور وہابی بریلویوں کی زبان میں گستاخ رسول کو کہتے ہیں جیسا کہ بریلوی عالم جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

جس طرح حنفی شافعی اور رضوی میں نسبت ملحوظ ہے اس طرح وہابی میں

نسبت ملحوظ نہیں بلکہ اب وہ نام ہے گستاخ رسول کا جیسے کہ لوطی میں لوط علیہ السلام کی طرف نسبت ملحوظ نہیں بلکہ وہ نام ہے لواطت کرنے والے کا۔

فتاوی فیض الرسول جلد 3 صفحہ 261

دیکھیے! شاہ ولی اللہ کو گستاخ بناڈالا۔

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں:

لایعنی، لغو اور کذب باتوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی کو معاشرہ علمیہ میں مشکوک بنادیا ہے کہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ لوگ سنی ہیں یا شیعہ یا وہابی؟ ان لوگوں نے اپنی کتب میں کوئی بات شیعہ نوازی میں کہہ کر شیعہ فرقہ کو خوش کردیا کوئی بات وہابیوں کی تائید میں کردی۔ اس کج روی کی بناپر مشکوک لوگ اہل السنت کے لیے قابل سند نہیں رہے۔

تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 148

اور تقریباً یہی بات صفحہ 72 پر بھی لکھی ہے۔

بریلوی جید عالم محمود احمد قادری لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی در ثمین نہیں بچاسکتی اسی طرح شاہ ولی اللہ کو بھی اس کی در ثمین نہیں بچاسکتی۔

ریحان المقربین صفحہ 52

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کی وہابیت کی وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کرچکے ہیں، اب شاہ ولی اللہ کی شیعت کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ریحان المقربین صفحہ 89،90

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 24،25،26)

اب آیئے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی طرف۔ مولوی محمد عمر اچھروی شاہ ولی اللہ پر کئی الزامات لگاتے ہیں:

- اپنے والد کا عطیہ کھو بیٹھے۔
- بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز کلمات کہے۔
- انبیاء و اولیاء کی توہین کی۔
- وہابی ہو گئے تھے۔
- تمام علماء نے فتوی کفران پر صادر کیا۔
- بڑے مذہبی مجرم تھے۔
- ان کے اثرات شاہ عبد العزیز پر بھی تھے۔

ملخصاً مقیاس حنفیت صفحہ 578،577

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

اہل علم حضرات فرماتے ہیں چار حضرات کی باتیں قابل تحقیق ہیں، اکثر غلط ثابت ہوتی ہیں۔ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز

تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 72

ایک جگہ یوں لکھا ہے:

رہا شاہ عبد العزیز کا جواز لکھ دینا تو قرآن و حدیث فقہاء عظام کے مقابل ان چاروں کی حیثیت ہی کیا ہے ان کا تو اپنا کوئی مضبوط نظریہ نہیں۔

تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 23

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

عبد العزیز خود مشکوک شخصیت ہیں۔

تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 180

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 29،28)

ڈاکٹر مجید اللہ قادری شاہ عبد القادر محدث دہلوی کے ترجمہ کے متعلق لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ ان کے اسلاف کے عقائد سے ہٹ کر ہے۔

کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن صفحہ 133

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

ترجمہ شیخ سعدی رحمہ اللہ کے سوا آج تک اردو فارسی جتنے چھپے ہیں کوئی صحیح نہیں۔

فتاوی رضویہ جلد 10 حصہ دوم صفحہ 127 قدیم

ہم آگے چل کر کنزالایمان کی شیخ سعدی کے ترجمہ سے مخالفت بھی ظاہر کریں گے۔ القصہ بریلوی حضرات نے ان تراجم کو جو اسلاف کے علوم کے امین ہیں یکسر ٹھکرادیا۔ وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے من مانے معانی اور مضامین کے لیے قرآن کا سہارا لینا تھا ورنہ ملک رضوی کی گاڑی چل نہ سکتی تھی۔ اس لیے انہوں نے ماسبق اور قبل کی تفاسیر و تراجم کو مد نظر نہیں رکھا اور اپنے خود تراشیدہ عقائد و نظریات کو قرآن سے ثابت کرنے لگے۔ یہ صریحاً سادہ لوح مسلمانوں سے ان کی دھوکہ دہی اور خیانت تھی۔

اب زیادہ سے زیادہ بریلوی حضرات کے گھر میں دو دلائل ہیں جن کی وجہ وہ ماقبل کے تراجم اور مترجمین سے کٹنے لگے کہ تراجم اصل نہیں محرف ہیں۔ تو ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر اصل تراجم تمہارے پاس ہیں تو لاؤ دکھاؤ تاکہ دیکھا جائے۔ اگر کسی بھی کتاب کے کے متعلق یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ محرف ہے تو یہی ترجمہ شیخ سعدی جس کی فاضل بریلوی تائید و تصویب کررہے ہیں کیا وہ اصل ہے؟ کیا وہ محرف نہیں؟ کیا دلیل ہے اس کے اصل ہونے اور محرف نہ ہونے کی؟ ظاہر ہے جو بھی دعوی محرف ہونے کا کرے گا ہم اسے کہیں گے کہ اصل لاکر دکھاؤ تو ہم یہ محرف چھوڑ دیں گے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کی نسبت سے مکر، ہنسی، مذاق، گناہ، بے خبر، وغیرہا الفاظ ہیں جو کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جرم ہیں تو ہماری طرف سے مختصرا عرض یہ ہے کہ مکر، ہنسی، مذاق، فریب، دغا، چال وغیرہ جتنے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں اس کے لیے علم بلاغت کے اصول مشاکلت کو ہی پیش نظر رکھا جاتا تو اعتراض کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ پیر مہر علی شاہ صاحب بھیروی یہی بات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نیز اہل عرب میں یہ عام محاورہ ہے کہ جب کوئی کام کسی فعل کی سزا دینے کے لیے کیا جائے تو اس کی تعبیر بھی اسی لفظ سے کر دیتے ہیں جس لفظ سے اس کی تعبیر کی گئی ہو جس پر سزا یا عتاب کیا جارہا ہے مثلاً جزاء سيئة سيئة مثلها یعنی برے فعل کی جزا بھی اسی طرح بری ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ سزا؛ جو عدل وانصاف کا عین تقاضا ہوتی ہے؛ بری نہیں ہوتی۔ یا نسوا الله فنسيهم انہوں نے خدا کو بھلایا اور خدا نے ان کو بھلا دیا حالانکہ خدا کی ذات بھول سے پاک ہے لیکن ان کے بھلانے پر جو سزا دی گئی اس کو بھلانے سے تعبیر کیا گیا۔ اسی طرح استہزاء پر منافقین کو جو سزا دی گئی اس کو بھی استہزاء سے بیان کر دیا کیونکہ یہ استعمال محاورہ عرب کے عین مطابق تھا۔

ضیاء القرآن جلد 1 صفحہ 36،37

مگر بریلوی حضرات کو یہ علمی باتیں تو سمجھ میں آنے والی نہیں اس لیے ہم کوشش کرتے ہیں ان کو ان کی زبان میں سمجھایا جائے۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی کتاب حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ 41 پر لکھتے ہیں:

مکرِ حق تھا بڑا۔

دیکھیں! خدا کے مکر کو بڑا کہہ رہے ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی ومکروا ومکر الله کی آیت کے تحت

لکھتے ہیں:

رب کے مکر سے بے خوف نہ ہوئے۔

تفسیر نعیمی جلد 3

مولوی عبد الرزاق بھترالوی لکھتے ہیں:

اللہ تعالی کی طرف سے مکر کی نسبت دو وجہ سے ہے۔

تسکین الجنان فی محاسن کنز الایمان صفحہ 179

پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

الہی مکر غالب رہتا ہے۔

مہر منیر صفحہ 248 سیف چشتیائی صفحہ 77

تو اب کیا ان اپنے بزرگوں سے بھی ہاتھ دھو لو گے ؟

اسی طرح استہزاء کی طرف آیئے، گولڑہ شریف کی وظائف چشتیہ میں ہے:

اللہ ان سے ٹھٹھا فرماتے ہیں۔

وظائف چشتیہ مترجم صفحہ 7

مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے مصدقہ ترجمہ میں ہے:

اللہ ان سے مذاق کرتا ہے۔

آسان ترجمہ قرآن صفحہ 7

مولوی ابو الحسنات قادری اللہ یستھزئ بھم کے تحت لکھتے ہیں:

اللہ تعالی تمسخر کرے گا۔

آگے لکھتے ہیں:

اللہ تعالی کا ٹھٹھہ کرنا یہ ہے۔

التفسیر الحسنات جلد 1 صفحہ 149، 150 البقرہ آیت نمبر 15

مولوی عزیز احمد اور مولوی عبد المقتدر بدایونی صاحب لکھتے ہیں:

خدا وہاں ان سے ہنسی کرے گا۔

تفسیر ابن عباس جلد 1 صفحہ 16

کیا ان بریلوی بزرگوں سے ہاتھ اٹھا لیا جائے گا؟ اسی طرح بھول کی طرف آیئے۔ بریلوی علامہ احمد سعید کاظمی الیوم ننساھم کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

آج ہم انہیں فراموش کر دیں گے۔

البیان صفحہ 202 سورۃ الاعراف آیت 51

مفتی مظہر اللہ صاحب دہلوی نسوا اللہ فنسیھم کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اللہ بھی ان کو بھول گیا۔

مظہر القرآن جلد 1 صفحہ 563

ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں:

اللہ نے انہیں بھلا دیا۔

تفسیر الحسنات جلد 2 صفحہ 722

مولوی عزیز احمد اور مولوی عبد المقتدر بدایونی کی مشترکہ تحقیق ہے:

بروز قیامت ہم بھی ان کو بھول جائیں گے۔

تفسیر ابن عباس جلد 1 صفحہ 403

کیا بریلوی ان اکابر بریلویہ کے خلاف بھی بولے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

لیعلم اللہ، اور لنعلم کا ترجمہ

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

لیعلم اللہ {الحدید} تاکہ اللہ جان لے یا فرمایا گیا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا ابھی تک اللہ نے مجاہدوں کو نہ جانا۔

نور العرفان صفحہ 323 سورۃ النحل آیت نمبر 19 حاشیہ نمبر 8

بریلوی جنید زمان مولوی محمد عمر اچھروی لکھتے ہیں:

تاکہ معلوم کرے اللہ تعالی کہ کون ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے۔

مقیاس حنفیت صفحہ 292 المقیاس پبلشرز لاہور

مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے مصدقہ ترجمہ قرآن میں ہے:

تاکہ ہم معلوم کریں۔

آسان ترجمہ قرآن پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 143 صفحہ 53

اب ان بریلوی علماء وزعماء کو معاف کیوں کیا جائے؟ یہ الفاظ اگر ہمارے اکابر استعمال کریں تو وہ گستاخ، اگر بریلوی اکابر استعمال کریں تو وہ پھر بھی سکہ بند عاشق! یہ قوم شعیب علیہ السلام کا عمل کیوں؟ کیا عذاب خداوندی کو دعوت ہے؟

مغفرت ذنب

رضاخانی حضرات کو اس مسئلہ میں بھی ہمارے متعلق کچھ کہنے سے پہلے اپنے گھر کی ضرور خبر لینی چاہیے اور فتوی بازی کرنے سے پہلے اپنے علماء کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اگر اسلاف میں سے کسی نے ترجمہ یوں کیا ہے، تاکہ تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ معاف کرے، تو اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ترجمہ قرآن ہے اور قرآن مقدس میں اللہ کریم نے اپنے محبوب سے خطاب کیا ہے اور وہ جیسے چاہے اپنے محبوب کو خطاب کرے۔ باقی امت میں سے کوئی مسلمان بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا تو درکنار، ایسا سوچنا بھی درست نہیں سمجھتا بلکہ بہت بڑا جرم سمجھتا ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں بات نہ آئے تو ہم رضاخانی حضرات کو پکڑ کر سامنے کیے دیتے ہیں۔

اعلی حضرت **واستغفر لذنبك** کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔

فضائل دعا صفحہ 86 مکتبہ المدینہ

مولوی نقی علی خان جن کو فاضل بریلوی معجزہ من معجزات سید المرسلین کہتے ہیں، وہ

یوں ترجمہ کرتے ہیں:

تاکہ معاف کرے اللہ تیرے اگلے پچھلے گناہ۔

الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح صفحہ 62

مولوی سردار احمد فیصل آبادی کہتے ہیں:

جب نازل ہوئی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مجھے روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔

التصدیقات لدفع التلبیسات صفحہ 250

علامہ فضل حق خیر آبادی واستغفر لذنبك کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

آمرزش بخواہ برائے گناہ خود

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 270

یعنی آپ اپنے گناہ کی معافی مانگیں۔

کیا بریلوی اپنے ان اکابر کو بھی کافر و گستاخ کہنے کی جسارت کر سکتے ہیں؟ کبھی بھی نہیں کہیں گے حالانکہ صراحتًا گناہ کی نسبت نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔ تو جو جواب یہ لوگ اپنے اکابر کا دیں گے وہی جواب اسلاف اور اکابر امت کی طرف سے ہم عرض کر دیں گے۔

اس کے بعد ضرورت تو نہیں رہتی مگر میں سورۃ الضحی کی آیت نمبر 8 کے متعلق بھی کچھ عرض کر دوں تو مفید رہے گا۔ قرآن مقدس نے آکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی اور رہبری کے لیے واضح راستہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام کو لے کر انسانیت پر محنت کی اور امت پھر اس نہج پر پہنچی کہ خدا تعالی کی طرف سے سلام آنے لگے۔

ظاہر بات ہے کہ یہ جو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے احوال کو

دیکھ کر بے قراری و پریشانی تھی، کسی نے اس کیفیت کی وجہ سے بھٹکتا کہا {کیونکہ لغت میں بھٹکتے پھرنا کے معنوں میں حیران و سرگردان پھرنا، جستجو کرنا، تلاش کرنا بھی لکھا گیا ہے، فیروز اللغات صفحہ 232} اور کسی نے اس بات کو مد نظر رکھا کہ چونکہ آپ کی حیرانی اور بے قراری کے بعد آپ کو لوگوں کی ہدایت کا واضح راستہ دیا گیا تو اس آیت میں یہ بات کی گئی کہ آپ اس سے پہلے شریعت کے واضح راستہ سے؛ جو امت کے لیے آپ کو دیا گیا آپ بے خبر تھے یعنی آپ کو یہ بات اس سے پہلے معلوم نہ تھی۔

اگر رضا خانی حضرات کو یہ بات سمجھ آجائے تو بہت اچھا ورنہ ہم ان کے علاج کے لیے الزامی ادویہ بھی رکھتے ہیں تاکہ علاج بالمثل ہو۔ اس سے پہلے ہم اکابرین سے یہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ دیکھیے شیخ سعدی رحمہ اللہ ترجمہ کرتے ہیں:

یافت ترا جائے گم کردہ پس راہ نمود

ترجمہ شیخ سعدی صفحہ 903 جدید، صفحہ 1249 قدیم

تفسیر حسینی میں ہے: {یاد رہے کہ اس کو بریلوی حضرات نے معتبر لکھا ہے}

یافت ترا خدائے تو راہ گم کردہ۔

التفسیر حسینی بر حاشیہ ترجمہ شیخ سعدی صفحہ 1249

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

یافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود

ترجمہ شاہ ولی اللہ بحوالہ انوار کنز الایمان صفحہ 531

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

یافت ترا راہ گم کردہ پس راہ نمود

تفسیر عزیزی بحوالہ تحقیقات اشرف سیالوی صفحہ 181

تقریباً سب نے ایک ہی بات کی ہے۔ اب فارسی عبارت کا ترجمہ بھی بریلوی عالم مولوی اشرف سیالوی صاحب سے سنیے، وہ شاہ صاحب کی عبارت کا ترجمہ کرتے

ہوئے کہتے ہیں:

تمہیں راہ گم کرنے والا پایا پس تمہیں راہ دکھائی۔

تحقیقات صفحہ 183

اور آگے بھی سیالوی صاحب کی زبانی شاہ صاحب رحمہ اللہ کی بات سنیے سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

نہ آپ کو کتاب پڑھنے کی قوت واستعداد تھی تو ناچار آپ ملت ابراہیم علیہ السلام کے احکام کی تلاش و جستجو میں بے تاب اور بے قرار تھے۔ اور جو کچھ اس میں سے معلوم ہو سکا تھا یعنی تسبیحات و تہلیلات اور تکبیرات، اعتکاف، غسل جنابت، مناسک حج کی ادائیگی اور خلوت گزینی وغیرہ قسم کے اعمال وافعال میں آپ مشغول اور مصروف رہنے لگے۔ تا آنکہ اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے ملت حنیفی کے اصول و قواعد سے آگاہ کیا اور اس ملت کے فروعات کو واضح طریقہ پر آپ کے لیے متعین فرمایا۔ اس وقت وہ پیاس اور بے تابی آپ کی زائل ہو گئی جو ان اصول وفروع کے معلوم ہونے سے قبل درپیش تھی گویا آپ کو اپنی گم شدہ متاعِ عزیز دوبارہ دستیاب ہو گئی۔

اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ راہ ابراہیمی پر چلُوں اور وہ راہ آپ کو معلوم نہیں ہو رہی تھی تو اس راہ راست اور صراط مستقیم کو آپ پر آشکارا کر دیا گیا الغرض اس پیاس و جستجو و تلاش اور بے چینی و بے تابی جو راہ راست کے دریافت ہونے سے قبل درپیش تھی اس کو ضلالت اور راہ راست دریافت نہ کر سکنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تفسیر عزیزی بحوالہ تحقیقات صفحہ 183

امید ہے ہمارے تراجم سے الزام تو چھوٹ گیا ہو گا۔ اب بھی اگر رضاخانی غصہ نہ اُترا ہو تو ان کو بھی دیکھ لیجئے:

فاضل بریلوی کے ابا حضور لکھتے ہیں:

ووجدك ضالا فهدی اور پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی یعنی جس راہ سے چلا چاہتے تھے وہ راہ نظر نہیں آتی تھی ہم نے اپنے فضل و کرم سے تم کو اس پر مطلع فرمایا۔ پس یہاں راہ کا نہ پانا ضلالت سے کہ بمعنی راہ گم کرنے کے ہے تعبیر کیا گیا۔ مفسرین اس بات کو اچھی طرح نہ سمجھے کہ نزول وحی سے پہلے احکام شریعت سے جہالت اور حق دین کی طلب اور تلاش منافی مرتبہ نبوت نہیں۔

الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح صفحہ 67

بریلوی محقق پروفیسر عرفان قادری صاحب لکھتے ہیں:

تفسیر تاویلات اہل السنت میں (ووجدك ضالا کی تشریح کرتے ہوئے) اعلم الخلق عالم ما کان وما یکون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ جاہل کا استعمال اور مولانا (اشرف سیالوی بریلوی) کا بالخصوص اس قول کو پسند کرنا بھی ایک تشویش ناک امر ہے۔

نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن ہر لحظہ صفحہ 74

آپ کے سیالوی صاحب نے ضالا کا معنی جاہل پسند کیا ہے کیا یہ نبوت کے شایان شان ہے؟ عرفان صاحب! غصے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس لیے کہ جہالت کا لفظ تو آپ کے اعلی حضرت کے والد نقی علی خان بھی نقل کر چکے ہیں لہذا اگر سیالوی صاحب نے کر دیا ہے تو یہ اکابر بریلویہ کی تحقیق و تدقیق پر عمل ہے ویسے آپ نے عالم ما کان وما یکون لکھ کر کوئی اچھا کام نہیں کیا۔

اور اگر کسی کو اعلی حضرت کے ترجمہ پر ناز ہو کہ "اپنی محبت میں خود رفتہ پایا" یہ ترجمہ بڑا ہی اچھا ہے تو فاضل بریلوی کے والد نے خود اس کو رد کر دیا ہے۔ دیکھیے وہ لکھتے ہیں:

بعض ضلال کو استغراق فی المحبۃ اور ھدایۃ کو مطلوب کی راہ دکھانے

اور ہر بات کی اونچ پنچ سمجھانے سے تفسیر کرتے ہیں اور آیت کریمہ انك لفی ضلالك القدیم سے اس معنی پر استدلال کرتے ہیں۔ اور اس استغراق اور راہ دکھانے اور اونچ پنچ سمجھانے کو مرتبہ بقاو فنا سے تعبیر کرنا بھی ممکن نہیں کہ کمال ہر عمدہ مرتبہ اور مقام کا آپ کی ذات پاک میں منحصر ہے لیکن اصل معنی وہ ہیں جو پہلے مذکور ہوئے (یعنی پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی)۔ ابن عباس وحسن بصری وضحاک وشہر بن حوشب اسی معنی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ آیت کریمہ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان موید ان کی ہے۔

الکلام الاوضح صفحہ 67،68

خان صاحب بریلوی کے والد نے بتادیا کہ "راہ بھولا" یہ معنی موید من القرآن ہے۔اب صاف پتہ چلا کہ فاضل بریلوی نے صرف والد کی مخالفت کی بلکہ قرآن کی بھی مخالفت کی ہے۔

رضاخانی محقق اور قائد بریلویت مولوی اشرف سیالوی زد میں

مولوی اشرف سیالوی جسے قائد بریلویت سمجھا جاتا ہے ؛تفصیل کے لیے دیکھیے "مناظرہ گستاخ کون ؟" جسے مولوی حنیف قریشی صاحب کی ایماپر کتابی سورت میں لایا گیاہے؛ یہ اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علماءدیوبند نے ووجدك ضالا کا ترجمہ یہ کیاہے پایا تجھے گمراہ۔

حاشیہ مناظرہ جھنگ صفحہ 165

دوسری جگہ سیالوی صاحب مولانا حق نواز جھنگوی شہید کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

آپ کے بزرگوں نے گمراہ کے لفظ سے ترجمہ کردیا یعنی اللہ تعالی نے آپ کو گمراہ پایا پس ہدایت دی۔

مناظرہ جھنگ صفحہ 246

کیا میں رضاخانی قوم سے پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ کہاں اہل السنت دیوبند نے ضالا کا ترجمہ گمراہ لکھا ہے؟ یہ جو آپ نے ہمارے سر حوالہ ڈالا ہے کیا آپ دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر بگوش ہوش سنیے۔ آپ کے مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

کسی کی اہانت کرنے کا ایک یہ ہی طریقہ ہے اور بڑا خوبصورت کہ اپنے کو اس کا خیر خواہ اور غم خوار ظاہر کرتے ہوئے دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ فلاں شخص آپ کو ایسی ایسی فحش گالیاں دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ گالیاں دے کر اپنا دل ٹھنڈا کر لیتا ہے اور ظاہر میں اس کا خیر خواہ بھی بنا رہتا ہے۔

فتاوی مظہریہ صفحہ 397

میں بریلویوں رضاخانیوں سے پوچھتا ہوں جب گمراہ کا لفظ اہل السنت دیوبند نے ووجدك ضالا کے ترجمہ میں استعمال نہیں کیا اور تم نے ہم پر الزام لگا کر خود کو لوگوں کی نظروں میں خیر خواہِ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر کیا مگر در حقیقت اپنے اندر کے بغضِ رسالت کو تسکین دی کہ انہیں العیاذ باللہ گمراہ کہہ دیا۔ جب قائد ہی اذا کان الغراب دلیل قوم ہو تو پھر ہلاکت کا گڑھا ہی مقدر بنتا ہے۔

مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کے مصدقہ اور مویدہ ترجمہ میں اس آیت کا ترجمہ یوں ہے:

آپ کو بے خبر پایا تو ہدایت دی۔

آسان ترجمہ قرآن صفحہ 1296

مولوی حشمت علی قادری رضوی لکھتے ہیں:

اور پایا تمہیں راہ سے بھٹکا ہوا پس ہدایت فرمائی راہ دکھائی۔

نصرۃ الواعظین وعظ نمبر 15 صفحہ 88

اور پایا تمہیں بیابان مکہ میں راہ بھولا پس راہ دکھلائی۔

نصرۃ الواعظین صفحہ 90

پایا تمہیں کوہستان مکہ میں حیران و ششدر راہ بھولا پس راہ دکھائی۔

ایضاً

ہاں جی! اب جو سزا اسلاف امت کے لیے تجویز کی گئی تھی کیا اسی پھندے پر رضاخانی اکابر کو لٹکایا جائے گا؟ مگر رضاخانی مولوی یہ نہیں کر سکیں گے۔ اگر فاضل بریلوی اور اپنے دیگر اکابر کو بے ایمان، کافر و گستاخ کہہ کر دکھائیں تو پتہ چلے۔

کنز الایمان کی بریلوی مستند تراجم سے مخالفت

بریلوی حضرات نے کئی کتابوں کے متعلق یہ تاثر دیا ہے کہ یہ کتب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائیں تو ہمارا بریلویوں سے سوال ہے کہ جب کتاب مقبول و منظور ہوئی تو اس میں موجود تراجم بھی مقبول و منظور ہوئے۔ اب ہم ان کتب کو سامنے لاتے ہیں جن کے متعلق زعماء بریلویہ نے یہ خبریں مشہور کی ہیں کہ ان کتب کو جناب رسالت مآب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا ہے۔

ہم ان کے تراجم کو ایک طرف اور فاضل بریلوی کے کنز الایمان کو دوسری طرف رکھیں گے تاکہ دنیا دیکھ لے جن کو بریلوی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول و منظور و پسندیدہ کہہ رہے ہیں فاضل بریلوی کا ترجمہ ان کے خلاف ہے۔ گویا کنز الایمان مشیت و مرضی نبوت کے بھی خلاف ہے۔ القصہ، مولوی اشرف سیالوی صاحب جن کے مرنے کے بعد بریلوی مسلک کے بیسیوں علماء و اکابر نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ کہتے ہیں:

زندگی کا سب سے خوش گوار لمحہ: جب کوثر الخیرات کتاب کی تصنیف کے

بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بالواسطہ قبولیت کا مژدہ سنا۔

مجلہ حجۃ الاسلام کا اشرف سیالوی نمبر صفحہ 49

مولوی ضیاء اللہ سیالوی لکھتے ہیں:

اس کتاب کوثر الخیرات کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سندھ کے ایک سید صاحب کو خواب میں حضرت اشرف العلماء کو سلام کہنے کا حکم دیا اور اس کتاب کو پسند فرمانے کی نوید بھی سنائی دی۔

مجلہ حجۃ الاسلام کا اشرف سیالوی نمبر 269

بریلوی محدث اعظم کے مرید اللہ بخش صاحب نے مولوی اشرف سیالوی صاحب کو خط لکھا:

آپ کی تازہ تصنیف "تحقیقات" میں جس طرح آپ نے تحقیق فرمائی ہے اس کا شکر یہ ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کتاب پڑھ کر دل نے کئی مرتبہ کہا کہ سیالوی صاحب کو مبارک باد دوں لیکن میرے پاس الفاظ نہ تھے۔ اسی کشمکش میں پرسوں مَیں قرآن مجید کی تلاوت کے لیے بیٹھا، دوران تلاوت اونگھ آگئی۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں اللہ بخش! تم کیوں تذبذب میں پڑے ہو محمد اشرف سیالوی کو کتاب تحقیقات پر مبارک باد کیوں نہیں دیتے۔

تحقیقات صفحہ 52

بریلویوں میں مسلمہ عالم مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

وباعث مزید احترام او این است کہ سبع سنابل تصنیف او در جناب رسالت پناہ مقبول افتادہ۔

سبع سنابل فارسی صفحہ 1 مکتبہ قادریہ لاہور

یعنی میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مزید احترام کا باعث یہ بات بھی ہے کہ ان کی کتاب سبع سنابل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہوئی۔ یہی شرف قادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

مولانا الحاج عبد الحمید لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی وجہ کیا ہے؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا میرے اللہ کو میری کتاب سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا۔

عظمتوں کے پاسبان صفحہ 343

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم عوام میں بے پناہ مقبول ہوئی اور بارگاہ الٰہی اور دربار مصطفائی میں حضرت مصنف کے لیے ذریعہ اعزاز واکرام بنی۔

عظمتوں کے پاسبان صفحہ 342

قارئین گرامی قدر! ہم ان چار عدد کتابوں پر ہی اکتفا کرتے ہیں ورنہ یہ سلسلہ بہت لمبا ہے۔ بریلوی حضرات نے اپنے اکابر و اعاظم کی شان و منقبت کو چار چاند لگانے کے لیے جو باتیں لکھیں ہیں ہم ان پر تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں، پھر کسی وقت عرض کریں گے۔ سر دست یہی کہتے ہیں کہ بقول ان کے یہ کتب سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو وہ تراجم جو ان کے اندر موجود آیات کے ہیں وہ بھی پسندیدہ اور مقبول و منظور ہوئے۔ تو فاضل بریلوی کا ترجمہ جب سراسر ان کے خلاف ہوا تو وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہوا! یہ تحقیق ہم نے بریلوی حضرات کے گھر سے کی ہے تاکہ وہ اسے جلدی قبول فرمائیں ورنہ ہم تو کب سے اسے مسترد قرار دے چکے ہیں۔ بہر حال اب آیئے اور دیکھیے بقول بریلویہ یہ

ترجمہ کنزالایمان، مقبولِ بار گاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تراجم کے خلاف ہے۔

(1) بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

کنزالایمان صفحہ 2

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ تاج کمپنی کے صفحہ 109،214،216،217،220،221،222،223،225اور 226پر تسمیہ کا ترجمہ یوں ہے:

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

جب کہ بریلوی مسلک میں اس ترجمہ کو کمال شمار نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے مولوی شیر محمد جمشید کی کتاب "آؤ فیصلہ کیجیے"۔

(2) ذلک الکتاب لاریب فیہ

البقرہ آیت نمبر 2

وہ بلند رتبہ کتاب {قرآن} کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں۔

کنزالایمان

جب کہ کوثر الخیرات میں صفحہ 52 پر ترجمہ یوں ہے:

یہ قرآن ہی وہ کامل کتاب ہے جس میں ریب وشک کی گنجائش نہیں۔

فاضل بریلوی نے فیہ جو کہ ظرف ہے اس کا ترجمہ دو دفعہ کر ڈالا ہے ایک دفعہ "جگہ" کیا اور دوسری دفعہ "اس میں" کر دیا شاید اسی لیے بریلویوں نے اسے مقبول بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا۔

(3) اللہ یستھزئ بھم

البقرہ آیت نمبر 15

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے {جیسا کہ اس کی شان لائق ہے}

کنزالایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں صفحہ 459 پر ترجمہ یوں ہے:

اللہ ہنسی کرتا ہے۔

بریلوی مذہب میں اس ترجمہ پر فتاوی جات کی بھرمار ہے۔ تفصیل کے لیے انوار کنز الایمان دیکھیے۔

(4) وما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم

البقرہ آیت نمبر 33

اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔

کنزالایمان

جب کہ سیرت رسول عربی میں ہے صفحہ 127 پر:

اور نہیں مقرر کیا ہم نے قبلہ اس کو جس پر تو پہلے تھا {یعنی کعبہ} مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا۔

فاضل بریلوی نے "کہ معلوم کریں" کے بجائے "کہ دیکھیں" ترجمہ کیا ہے۔ اس کی وجہ بریلوی حضرات یہ بتاتے ہیں کہ اس ترجمہ سے چونکہ یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے اللہ کو معلوم نہیں اور وہ اب معلوم کرنا چاہتا ہے اس لیے فاضل بریلوی نے "دیکھیں" کا ترجمہ کیا۔

گذارش ہے کہ اس سے تو خداوند تعالی کے دیکھنے کی نفی بھی تمہارے اصول سے ہو گی، وہ بھی تو درست نہیں! سیدھی بات یہ کہو چونکہ اس قسم کی بونگیاں فاضل بریلوی نے ماری ہیں اس لیے یہ ترجمہ دربار رسالت میں مقبول و منظور نہیں۔

(5) الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

آل عمران آیت نمبر 60

اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا۔

کنز الایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 558 پر یوں ہے:

حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے پس مت رہ شک میں۔

فاضل بریلوی نے اس آیت کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پھیر دیا ہے جب کہ بریلوی مسلک کی مقبول و منظورِ بارگاہ رسالت کتاب کہتی ہے کہ اس کا خطاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ اب بریلوی عوام کس کی مانیں؟ ظاہر ہے فاضل بریلوی کو ہی چھوڑنا پڑے گا نہ کہ بارگاہِ رسالت میں پسندیدہ و منظور ترجمہ کو۔

(6) فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

النساء آیت نمبر 65

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

کنز الایمان

جب کہ سبع سنابل میں یوں ہے:

یعنی ایمان ایشان وقتی کامل گردد کہ ترا اے محمد حاکم خویش گردانند

سبع سنابل صفحہ 39

یعنی ان کا ایمان اس وقت کامل ہو گا جب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے اپنا حاکم بنا لیں۔

بریلوی دعوی کے مطابق بارگاہِ رسالت میں پسندیدہ و منظور شدہ کتاب میں

"اے محمد" ہے جب کہ فاضل بریلوی تو "یا محمد" کہنا ناجائز اور حرام سمجھتے ہیں۔

دیکھیے الکوکبۃ الشہابیۃ اور تجلی الیقین

اب فاضل بریلوی تو حرام کہے جب کہ بریلوی مسلک کے ہاں "مقبول ومنظورِ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم" میں "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اب معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی اور ان کا ترجمہ مطرود و مطعون ہے۔

(7) یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری

الانفال آیت 70

اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ۔

کنز الایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 161 پر ہے:

اے نبی کہہ دے ان کو جو تمہارے ہاتھ میں قیدی ہیں۔

اب بقول تمہارے پسند و منظور ترجمہ "اے نبی" ہے اور اس کو چھوڑ کر "اے غیب کی خبریں بتانے والے" کرنا خلاف پسند و قبولیت ہے۔ اب بھی اگر کوئی فاضل بریلوی کے ترجمہ کو یہ کہے کہ یہ اردو زبان میں خدا کا قرآن ہے تو اسے مسلک بریلویہ کے مطابق سزا ہونی چاہیے۔

(8) ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین

الانفال آیت 30

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔

کنز الایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 99 پر ہے:

اور وہ بدسگالی کرتے تھے اور اللہ بدسگالی کرتا تھا اور اللہ اچھا بدسگالی کرنے

والوں کا ہے۔

اب بتاؤ رضا خانیو! اب کیا کروگے؟ جسے مقبول و منظور مانا وہ تو خدا تعالی کے لیے "بدسگالی" کا لفظ استعمال کررہا ہے۔ بہر حال ہم فی الحال اس پر تبصرہ نہیں کرتے اب مقبول و منظور لفظ تو یہ تھا فاضل بریلوی نے "خفیہ تدبیر" ترجمہ کیا جو یقیناً تمہارے اصول سے مقبول و منظور کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

فاضل بریلوی اپنے ہی اصول کی زد میں

فاضل بریلوی نے یہ لفظ خدا کے شایان شان سمجھ کر لکھا ہے مگر دوسری جگہ اپنے اصول سے خود ہی ٹھوکر کھا کر ہٹ گئے ہیں۔

مثلاً دیکھیے:

فالذین کفروا ھم المکیدون

سورہ طور آیت 42

تو کافروں پر ہی داؤ پڑنا ہے۔

کنزالایمان

حاشیہ میں نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

ان کے مکر و کید کا وبال انہی پر پڑا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کر دیا۔

خزائن العرفان، حاشیہ نمبر 55

معلوم ہوا کہ خدا نے جو ان کو ہلاک کیا اس کو فاضل بریلوی یوں ترجمہ میں بتا رہے ہیں کہ کافروں ہی پر داؤ کا پڑنا ہے۔ فاضل بریلوی خدائی عذاب جو ان پر بدر میں اترا اسے "داؤ" قرار دے رہے ہیں۔ کل تک جو لفظ شایان شان نہ سمجھتے تھے آج خود ہی پھنس رہے ہیں۔

(9) حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ

المائدہ آیت 3

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو۔

کنزالایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 447 پر ہے:

حرام ہوا تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور جس چیز پر نام لیا گیا اللہ کے سوا کا۔

معلوم ہوا کہ جو ترجمہ بریلویوں رضاخانیوں میں رائج ہے وہ بقول بریلوی مسلک پسند وقبولیت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ مگر بریلوی تو پہلے سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے میں کوشاں ہیں۔ العیاذ باللہ

(10) ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعك ولا یضرك

سورہ یونس آیت 106

اور اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا۔

کنزالایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا کرے تیرا۔

بریلوی "تدع" کا معنی بندگی کرتے ہیں تاکہ بزرگوں، پیروں، فقیروں سے مانگنا اور ان کو مشکل میں پکارنا جائز ہو جائے۔ اسی لیے فاضل بریلوی نے بھی بریلوی مسلک بنانے کے لیے یہ انداز اختیار کیا۔ مگر بقول رضاخانیت بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ اس کا معنی "پکار" کیا جائے تاکہ غیر اللہ کو پکارنے کا دروازہ بند ہو جائے اور ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس خدا سے مانگنے کی ترغیب دیتے رہے اسی سے مانگا جائے۔

(11) وما علمناه الشعر

یس آیت نمبر 69

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا۔

کنز الایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 670 پر ہے:

اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھائے۔

اور کوثر الخیرات کے صفحہ 381 پر ہے:

ہم نے انہیں شعر نہیں سکھائے۔

فاضل بریلوی کے ترجمہ سے شعر کہنے کی نفی ہو رہی ہے علم شعر کی نفی تو نہیں ہو رہی۔ جب کہ بقول مسلکِ رضاخانی، نبوت کی پسند یہ ہے کہ علم شعر ہی کی نفی ہو تو معلوم ہوا کہ مرادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ترجمہ خلاف ہے۔

(12) لئن اشركت ليحبطن عملك

سورۃ الزمر آیت 65

اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا۔

کنز الایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 687 پر ہے:

یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے یعنی اگر بر سبیل فرض وتقدیر تو شرک کرے گا؛ اگرچہ یہ محال ہے؛ تیرا عمل باطل ہو جائے گا۔

اب دیکھیے! فاضل بریلوی کا ترجمہ پسند رسالت کے مطابق نہیں ہے بلکہ الٹ ہے۔

(13) واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات

سورہ محمد آیت 19

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

کنزالایمان

جب کہ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ 801 پر ہے:

اور تو اپنے گناہ کے لیے اور مومنوں اور مومنات کے لیے بخشش مانگ۔

اور سبع سنابل میں صفحہ 145 پر ہے

آمرزش خواہ خودرا وجمیع مومناں را

یعنی بخشش مانگیے اپنے لیے اور سارے مومنوں کے لیے۔

اور کوثر الخیرات کے صفحہ 265 پر ہے:

اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان کے مطابق جن امور کو گناہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مجھ سے بخشش طلب کریں۔

اب دیکھیں کیا نبوت کی پسند کے مطابق فاضل بریلوی کا ترجمہ ہے؟ نہیں! بالکل خلاف! اگر ایسا ترجمہ کرنا گناہ، جرم، کفر، گستاخی اور توہین ہے تو ان سب کے متعلق بریلوی مسلک کیا کہے گا؟ ذرا سوچ کر بولیے گا!

(14) لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر

الفتح آیت 2

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

کنزالایمان

جب کہ کوثر الخیرات میں ہے:

تاکہ اللہ تعالی تمہارے خیال میں جتنے گناہ بھی تمہارے ہیں سابقہ یا آئندہ

ان تمام کی مغفرت فرمادے۔

اب رضاخانی ملت کا امتحان ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

(15) ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان

الشوری آیت 51

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکامِ شرح کی تفصیل۔

کنز الایمان

جب کہ تحقیقات کے صفحہ 320 پر ہے:

اے محبوب کریم تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے۔

اب واضح فرق دیکھیں۔ کیا بریلوی حضرات فاضل بریلوی کو مراد نبوت کا دشمن قرار دیں گے؟

اب میرا رضاخانیوں سے سوال ہے کہ ایک طرف تو رضاخان کا ترجمہ اور دوسری طرف تمام ملت بریلویہ کا فیصلہ کہ یہ کتب سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقبول ومنظور وپسندیدہ ہیں۔ اب بتائیں یہ تراجم جو بقول تمہارے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں، ان کے خلاف جو تراجم رضاخان نے کیے ہیں تم ان کا ساتھ دیتے ہو؟ کیا تم سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں رضاخان کو پسند کروگے؟

کنز الایمان اور ترجمۂ شیخ سعدی

فاضل بریلوی صاحب شیخ سعدی کے ترجمہ قرآن کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ترجمۂ شیخ سعدی رحمہ اللہ کے سوا آج تک اردو فارسی جتنے ترجمے چھپے ہیں

کوئی صحیح نہیں۔

فتاوی رضویہ جلد 10 حصہ دوم صفحہ 127 قدیم، مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

فاضل بریلوی اس ترجمہ کو درست قرار دے رہے ہیں تو ہم فاضل بریلوی کے ترجمہ کنزالایمان کو اس کے مقابل لاتے ہیں تا کہ پتہ چل جائے کہ رضاخانی ترجمہ اپنے اصول کے بھی خلاف ہے اوروں کے اصول کے خلاف ہونا تو اگلا مرحلہ ہے۔

(1) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام خدائے بخشندہ مہربان

ترجمہ سعدی صفحہ 2

یعنی نام خدا سے {شروع} کرتا ہوں جو بخشنے والا مہربان ہے۔

جب کہ کنزالایمان میں ہے: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

رضاخانی حضرات کہتے ہیں تسمیہ کا وہ مترجم جھوٹا ہوتا ہے جو اللہ کے لفظ کو شروع میں نہ لائے جیسا کہ رضاخانی کتب کو دیکھنے والا جانتا ہے۔

تفصیل کے لیے انوار رضا، انوار کنزالایمان، آؤ فیصلہ کیجیے ملاحظہ فرمائیں

ہماری طرف سے ان کی خدمت میں عرض ہے تسمیہ میں خود لفظ بسم پہلے ہے، اللہ کا لفظ پہلے نہیں ہے۔ اب خدا تعالی کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ اور جس ترجمہ کو رضاخان صاحب درست کہہ رہے ہیں اس میں لفظ "خدا" سے ترجمہ شروع نہیں ہوتا بلکہ "بنام" کے لفظ سے شروع ہوتا ہے۔ اب اگر رضاخانی سچے ہیں تو فاضل بریلوی صاحب جھوٹے ہیں اور اگر وہ سچے ہیں تو یہ سب جھوٹے ہیں۔ خود فیصلہ کرلیں کہ کس کو جھوٹ پر اترنے والی لعنت کی ضرورت ہے، مقتدا کو یا اندھے پیروکاروں کو؟

(2) اھدنا الصراط المستقیم

فاتحہ 5

راہ نمائی مارا راہ راست

ترجمہ سعدی

یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

جب کہ کنزالایمان میں ہے:

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔

اب بریلوی خود دیکھیں کہ فاضل بریلوی نے اپنے قول سے اپنے کنزالایمان کو خود ہی رد کر دیا ہے۔ کیا اب بھی یہ ترجمہ قبول کرنے کے لائق ہے؟

(3) ولا یقبل منہا شفاعۃ

البقرہ آیت 48

و پذیرفتہ نشود از اں درخواستے

ترجمہ سعدی

یعنی اور قبول نہ کی جائے گی کسی نفس سے درخواست۔

جب کہ رضاخانی ترجمہ ہے:

اور نہ {کافر کے لیے} کوئی سفارش مانی جائے گی۔

اب فرق تو واضح ہے شیخ سعدی کے ترجمہ میں بات مطلق ہے ہر ایک کے لیے اور فاضل بریلوی نے مقید کر دیا تو فاضل بریلوی نے چونکہ ترجمہ سعدی کی تصویب اور تائید کی ہے اس لیے خود ہی اپنے ترجمہ پر نقد کر دیا۔

(4) وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

البقرہ آیت 49

و درین شمارا آزمودن از پروردگار شما بزرگ

ترجمہ سعدی

یعنی اس میں تمہاری آزمائش ہے تمہارے بزرگ و برتر پروردگار کی طرف سے۔
جب کہ کنزالایمان میں ہے:

اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی {یا بڑا انعام}

دیکھیں! ایک مرتبہ پھر فاضل بریلوی اپنے مصدقہ ترجمہ کے خلاف چلے۔ بلاء جس کا معنی آزمائش تھا اسے بچوں کو ڈرانے والی "بڑی بلا" کہہ دیا۔ حیرت ہے اس اعلیٰ حضرت پر جس کو دنیائے بریلویت مجدد کہتی ہے۔ جسے قرآن فہمی سے مس نہیں وہ تجدید دین کیا کرے گا!

(5) ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین

آل عمران آیت 142

وہر گاہ کہ نہ دانستہ است خدائے آناں را کہ کارزار کردند از شماء و نادانستہ است صبر کنند گان را

ترجمہ سعدی

یعنی اور ابھی تک اللہ نے نہیں جانا ان لوگوں کو جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ ان کو جانا ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔
جب کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔

فاضل بریلوی یہ ترجمہ کرکے اپنے اصول و فتویٰ کی زد میں خود آگئے۔ دنیا خود سمجھ لے گی کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ تو اپنے اصول کے بھی خلاف ہے۔

(6) قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلك فلیفرحوا

یونس آیت 58

بگو بفضل خدائے و برحمت او پس بایں باید کہ شاد شوند

ترجمہ سعدی

یعنی آپ کہہ دیجیے کہ خدا کے فضل و رحمت سے پس ان کو چاہیے کہ وہ خوش ہو جائیں۔

جب کہ فاضل بریلوی نے کنزالایمان میں لکھا:

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

فاضل بریلوی نے "خوش ہونے" کو بدل کر "خوشی کرنا" کر دیا ہے تا کہ وہ اس سے دلیل لے کر میلاد کا جشن منا سکیں۔ یہ فاضل بریلوی کی تحریفات کا ایک نمونہ ہے، ہم اس پر آگے چل کر تفصیل سے کلام کریں گے ان شاء اللہ العزیز۔

(7) فان کنت فی شك مما انزلنا الیك

سورہ یونس آیت 94

پس اگر ہستی تو در شک از آنچه فرد فرستادیم بسوئے تو

ترجمہ سعدی

پس اگر تو شک میں ہے اس میں جو ہم نے تیری طرف بھیجی ہے۔

جب کہ رضاخانی ترجمہ یوں ہے:

اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ہے۔

اب دیکھیے مصدقہ ترجمہ میں تو شك کا روئے سخن سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھا گیا ہے مگر کنزالایمان میں اس کو پھیر کر عام کر دیا، جو رضاخانی اصول کے سراسر خلاف ہے۔ شاید کوئی رضاخانی یہ کہے کہ ایسا ادب واحترام کی وجہ سے کیا ہے۔ تو ہم اس کا جواب آگے چل کر "کنزالایمان کا تفصیلی جائزہ" میں دیں گے۔

(8) قل انما انا بشر

الکھف آیت 110

بگو جز ایں نیست کہ من آدمی ام مانند شما

ترجمہ سعدی

آپ کہہ دیجیے کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں جیسے کہ تم آدمی ہو۔

جب کہ رضاخان ترجمہ کرتا ہے:

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

دیکھیں اب خود ہی اپنے خلاف جا رہا ہے، مزید اس آیت پر تفصیلی کلام ہم آگے عرض کرنے والے ہیں ان شاء اللہ۔

(9) فلا تدع مع اللہ الھا آخر

الشعراء آیت 213

و مخوان اے محمد با خدائے بحق خدائے دیگر را

ترجمہ سعدی

اور نہ پکار اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدائے برحق کے ساتھ دیگر خدا کو۔

مگر فاضل بریلوی کی سنیے:

تُو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج

اب دیکھیے فاضل بریلوی اپنی ہی باتوں کی زد میں کیسے آگیا! باقی اس پر تفصیلی کلام ہم آگے نقل کرتے ہیں ان شاء اللہ۔

(10) ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لا یشعرون

النمل آیت 50

ومکر کردند اینہا مکر کردن ومکر کردیم مکر کردن و اینہا نمی دانند

ترجمہ سعدی

انہوں نے مکر کیا مکر کرنا اور ہم نے مکر کیا مکر کرنا اور وہ اس کو نہیں جانتے۔

اور دوسری جگہ میں اسی طرح آیت ذیل:

فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون

الاعراف آیت 99

پس ایمن نشود از مکر خدائے مگر گروہ زیان کاراں

ترجمہ سعدی

پس بے پرواہ نہیں ہوتے خدا کے مکر سے مگر خسارہ پانے والا گروہ۔

جب کہ فاضل بریلوی نے دونوں جگہ ترجمہ یہ کیا ہے:

انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی۔

کنزالایمان

یعنی کنزالایمان میں دونوں جگہ "خفی تدبیر" اور "خفیہ تدبیر" معنی کیا ہے مگر ترجمہ سعدی میں لفظ مکر کی تائید وتصویب فرمادی۔ اگر رضوی کہیں کہ ادب کی وجہ سے یہ ترجمہ نہیں کیا تو ہم ادب رضاخانیوں کا عرض کر آئے ہیں وہ دیکھ لیا جائے۔ کچھ تو فالذین کفروا ھم المکیدون کے ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اور کچھ مکر کے اعتراض کے جواب میں۔ القصہ، یہ تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ اپنے ہی فتوے کے خلاف ہے۔

(11) یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا

الاحزاب آیت نمبر 45

اے پیغمبر بدرستیکہ ما فرستادیم ترا گواہ

ترجمہ سعدی

یعنی اے پیغمبر بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر۔

جب کہ رضوی ترجمہ میں یوں ہے:

اے غیب کی خبریں بتانے والے {نبی} بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر۔۔۔

اس میں کئی طرح سے کلام ہے ایک تو النبی کا ترجمہ غلط کیا اور دوسرے شاھد کا ترجمہ۔ تو اپنے ہی فتوی کے زد میں خان صاحب خود ہی آگئے۔ تفصیلی کلام آگے چل کر کریں گے۔

(12) لئن اشرکت لیحبطن عملك

الزمر آیت 65

اگر شرک آری بر آئینہ نابود شود عمل تو

ترجمہ سعدی

اگر آپ نے شرک کیا تو ضرور بالضرور آپ کے عمل نابود ہو جائیں گے۔

جب کہ فاضل بریلوی کے ترجمہ میں ہے:

اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا۔

اب دیکھیے یہاں بھی رضا خان اپنے فتوے کی زد میں ہیں۔

(13) واستغفر لذنبك

المومن آیت نمبر 55

واستغفار گو برائے گناہان خود

ترجمہ سعدی

یعنی استغفار کیجیے اپنے گناہوں کے لیے۔

اور دوسری جگہ ہے:

واستغفر لذنبك

سورہ محمد آیت نمبر 19

و آمرزش خواہ برائے زلت خود

ترجمہ سعدی

بخشش طلب کیجیے اپنی لغزش پر۔

جب کہ رضاخانی ترجمہ کا موجود ایڈیشن دیکھیے تو معلوم ہو گا کہ دونوں جگہ اس آیت کا روئے سخن سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھیر کر امت کی طرف کر دیا گیا ہے۔ ویسے ہمارے پاس کنزالایمان کا پرانا نسخہ ہے اس میں سورہ مومن کی آیت کا ترجمہ یوں ہے:

اور آپ اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔

کنزالایمان صفحہ 684 تاج کمپنی طبع اول

اب رضاخانی حضرات کو چاہیے کہ فاضل بریلوی کی بھی تکفیر کریں ورنہ اپنی کریں۔

(14) ما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان

الشوری صفحہ 52

نمے دانستی تو کہ چہ چیز است قرآن ونہ آنکہ چیست ایمان

ترجمہ سعدی

آپ نہیں جانتے تھے کہ قرآن کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔

جب کہ رضاخانی ترجمہ میں یوں ہے:

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔

اب رضاخانی ہی فیصلہ کریں گے کہ رضاخان دوغلا تھا یا پھر سچا انسان؟

(15) لا اقسم بهذا البلد

البلد آیت 1

سوگند می خورم بایں شہر

ترجمہ سعدی

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔

جب کہ ترجمہ رضوی میں ہے:

مجھے اس شہر کی قسم

رضاخان صاحب نے بقول رضاخانی حضرات اس لیے کھانے کا لفظ استعمال نہیں کیا کہ وہ ذات کھانے پینے سے پاک ہے۔ مگر رضاخانی حضرات کی بھول ہے کہ رضاخان صاحب نے ترجمہ سعدی کی تصدیق و تصویب کرکے اس "جرم" میں شریک ہونا منظور کیا ہے۔ اگر رضاخانی حضرات کو یاد ہو تو اپنے رضاخان کے حدائق بخشش کے اس مصرع کو بھی دیکھ لیں:

کھائی قرآن نے خاک گذر کی قسم

تو اب کیا بنے گا رضاخان کا؟ رضاخانی حضرات کو سوچنے کی مہلت دی جاسکتی ہے جتنی وہ مانگیں مگر فیصلہ انصاف کا ہو۔

(16) ووجدك ضالا فهدى

الضحی آیت نمبر 7

ویافت ترا جائے گم کردہ پس راہ نمود

ترجمہ سعدی

اور پایا تجھے راہ گم کیا ہوا تو راہ دکھائی۔

جب کہ رضا خان صاحب؛ جن کا ترجمہ ان کا اپنا باپ بھی نہیں مانے گا اگر اس کو دکھا دیا جائے؛ یوں کرتے ہیں۔

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

یہ ترجمہ خود رضاخانی فتوی کی زد میں ہے۔

(17) ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك

الم نشرح آیت نمبر 3،2

ودور کردیم از تو بار ترا کہ گراں ساخت پشت ترا

ترجمہ سعدی

یعنی دور کر دیا ہم نے تجھ سے تیرے بوجھ کو جس نے تیری پیٹھ کو بوجھل کر دیا۔

جب کہ رضا خان صاحب سے سنیے وہ لکھتے ہیں:

اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی۔

واہ، واہ خان صاحب! کیا ہی عظمت واحترام کیا ہے! کیا کہنے! قرآن نے تو صرف پیٹھ مبارک پر بوجھ کی بات کی ہے مگر آپ نے تو العیاذ باللہ پیٹھ توڑنے کی بات کی ہے۔ یہ بھی تو نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کے دور میں اردو نے ترقی نہیں کی تھی ہاں شاہ رفیع الدین وغیرہ اکابر کے متعلق تو یہ بات بنتی ہے کیونکہ وہ اردو کی ابتدا تھی اور الفاظ بہت کم وضع ہوئے تھے۔

المختصر ہم نے چند آیات پیش کی ہیں ورنہ سینکڑوں آیات پیش کی جاسکتی ہیں کہ رضا خان کا ترجمہ اپنے ہی فتوی کی زد میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم جو شروع میں کہہ آئے ہیں کہ رضا خان نے اسلاف کو ترک کیا ہے۔ اگر شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ وغیرہ حضرات سے اختلاف کیا تھا تو شیخ سعدی کے پیچھے تو چلتے مگر رضا خان نے ان کے بھی خلاف ترجمہ کیا، کیونکہ ان کو علیحدہ مسلک بنانا تھا۔

ترجمہ کنز الایمان کرنے کی وجہ

ہم اس عنوان کو شروع کرنے سے پہلے بطور لطیفہ یہ بات بھی عرض کرتے جائیں کہ فاضل بریلوی شاید دنیا کا وہ واحد آدمی ہے جو اپنے باپ کی بھی نہیں مانتا اور علامہ فضل حق خیر آبادی جن کے افکار و نظریات کا اپنے آپ کو حامل وحامی وناشر کہلاتا رہا ان کی بھی نہیں مانتا، اس نے تراجم ان دونوں حضرات کے خلاف کیے ہیں۔ بطور نمونہ چند تراجم پیش کیے جاتے ہیں:

(1) یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

البقرہ آیت نمبر 183

مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسا کہ فرض ہوا اگلوں پر تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

جواہر القرآن صفحہ 72،73

جب کہ رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

باپ الصیام کا معنی "روزہ" کرتا ہے اور بیٹا "روزے"! بریلوی تحقیق یہ ہے کہ یہ صیام جمع نہیں بلکہ مصدر ہے قیام کی طرح، تفصیل آگے آرہی ہے۔ القصہ، رضا خان نے باپ کی بھی نہ مانی تو ٹھوکر کھائی اور دوسری بات یہ ہے کہ لعلکم تتقون "تاکہ تم تقوی اختیار کرو" لیکن فاضل بریلوی نے "کہ کہیں" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ جناب فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کسی معتزلی کا ہے اور پھر اس سے اللہ تعالی کی گستاخی کا بین ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں سے عبادت کی امیدوں میں ہے {تا کہ کا معنی امید ہے} حالانکہ مسلمان مدعی ہیں کہ اللہ تعالی کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی عبادت کا محتاج ہے۔ اور دوسری گستاخی یہ ہو گی کہ امید کی وابستگی لاعلمی ثابت کرتی ہے۔

سیدنا اعلی حضرت صفحہ 20

یعنی اس کا معنی "تا کہ" کرنے سے یہ مفہوم بنے گا کہ تم یہ روزے رکھو امید ہے کہ تمہیں تقوی ملے، اس لیے فاضل بریلوی نے یہ ترجمہ نہیں کیا۔ اویسی صاحب! ہم معذرت سے عرض کرتے ہیں کہ اگر یہ معتزلی کا ترجمہ ہے تو پھر یہ تو معلوم ہو گیا کہ رضا خان صاحب معتزلی کا نطفہ تھے اور معتزلہ کے عقائد کے حامی وناشر تھے۔ ویسے رضا خان صاحب نے جو "کہ کہیں" کا لفظ استعمال فرمایا ہے آپ لغت کی کتب دیکھیں "کہیں" کا معنی "شاید" بھی آتا ہے۔

فیروز اللغات صفحہ 1051

بات تو پھر وہیں آ پہنچی! "شاید" بھی تو امید کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے اب جو فتوی باپ پر ہے وہی بیٹے پر کیوں نہیں لگتا؟

اویسی صاحب! اگر امید پائی جاتی ہے تو اس کا تعلق بندوں کی طرف سے ہے نہ کہ خدا کو امید ہے کیونکہ خدا تعالی تو علام الغیوب ہے۔ ہاں بندے عبادت کریں یہ امید کر کے کہ ہمیں تقوی نصیب ہو گا۔ آپ کے جید عالم مولوی غلام رسول صاحب لکھتے ہیں کہ عربی میں لعل کا لفظ امید کے لیے آتا ہے اردو میں اس کا معنی شاید کیا جاتا ہے اور یہ اس شخص کے کلام میں متصور ہے جس کو مستقبل کا علم نہ ہو اور اللہ تعالی تو علام الغیوب ہیں اس لیے یہاں اس لفظ کا معنی یہ نہیں ہے کہ اللہ کو امید ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم یہ امید رکھو کہ عبادت کرنے سے تم متقی بن جاؤ گے، دوسرا جواب یہ

ہے کہ یہاں لعل بہ معنی گی ہے یعنی تمہیں عبادت کرنے کا حکم دینے کی حکمت یہ ہے کہ تم متقی بن جاؤ اور فوز و فلاح دارین حاصل کر لو۔

اویسی صاحب! یہ دوسرا جواب ہماری طرف سے قبول فرمالیں کیونکہ ہمارا ترجمہ "تاکہ" کا ہے جو کہ گی کا معنی ہے۔ مگر اعلی حضرت نے "کہیں" کا لفظ استعمال کیا جو شاید کا معنی دیتا ہے اب اعتراض اگر ہے تو تم پر نہ کہ ہم پر۔

بات دوسری طرف نکل گئی، ہم تو یہ ثابت کر رہے تھے کہ فاضل بریلوی نے ترجمہ اپنے باپ کے بھی خلاف کیا ہے۔

(2) یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا

اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ۔

سرور القلوب صفحہ 109، الکلام الاوضح صفحہ 116

جب کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے، جو صاف اپنے والد کے خلاف ہے، فاضل بریلوی نے پوری کوشش کی کہ پہلوں سے الگ تھلگ کام کیا جائے۔

(3) ایاك نعبد و ایاك نستعین

تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

الکلام الاوضح صفحہ 350

جب کہ رضا خان صاحب کے ترجمہ میں "تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں" ہے جو کہ بالکل باپ کے خلاف ہے۔ باپ کہہ رہا ہے کہ اس میں خبر ہے کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانتے ہیں مگر بیٹا کہتا ہے کہ نہیں یہ دعا ہے کہ ہمیں یہ ہمت و توفیق دے کہ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں۔ ہم کچھ نہیں کہتے، بریلوی حضرات خود ہی باپ بیٹے میں سے سچے جھوٹے کا انتخاب کر لیں۔

(4) لا اقسم بهذا البلد

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

سرور القلوب صفحہ 197

اور علامہ فضل حق خیر آبادی ترجمہ یوں کرتے ہیں:

یعنی قسم می خورم بایں شہر

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 289

یعنی میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

اور فاضل بریلوی صاحب کا ترجمہ گذر چکا ہے تو یہ اپنے اکابر کے بھی خلاف ہے۔

(5) سورہ فتح کی آیت نمبر 2 لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر کا ترجمہ والد صاحب یوں کرتے ہیں:

تاکہ معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ

الکلام الاوضح صفحہ 62

اور علامہ فضل حق خیر آبادی صاحب لکھتے ہیں:

واستغفر لذنبك، آمرزش بخواہ برائے گناہ خود

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 270

یعنی بخشش طلب کیجیے اپنے گناہ کی۔

دوسری جگہ علامہ صاحب حدیث شریف نقل کرکے فیأتون عیسی فیقول لست لها ولکن علیکم بمحمد صلی الله علیه وسلم عبد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ترجمہ یوں کرتے ہیں:

پس بیایند بر عیسی علیه السلام پس بگوید برائے شفاعت

نیستم لیکن بر شما لازم است کہ بروید بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بندہ است کہ آمر زیدہ است خدائے تعالی مرا را از گناہان پشین وپسین او۔

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 320، 321

یعنی لوگ سیدنا عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس وہ کہیں گے میں شفاعت کے لیے نہیں ہوں مگر تم پر لازم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ خدا نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔

جب کہ رضا خان صاحب کا ترجمہ اس کے بالکل الٹ ہے وہ امت کے افراد کو معاف کروا کے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس لیے تو عبادت وریاضت، نماز روزہ وغیرہ کو فروعات سمجھتے ہیں جیسا کہ حدائق بخشش میں ہے۔ تبھی تو بریلویت نماز وغیرہ عبادات کی ضرورت نہیں سمجھتی کہ بخشش تو ہو چکی ہے اب عبادات کی کیا ضرورت!

(6) ووجدك ضالا فهدى

اور پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی۔

الکلام الاوضح صفحہ 67

جب کہ رضا خان صاحب کا ترجمہ تو بالکل اور ہے۔ جس کو باپ نے مرجوح قرار دیا ہے وہ بیٹے نزدیک راجح ہے۔ معلوم ہو گیا کہ باپ کے عقائد کو بیٹا غلط قرار دے رہا ہے جیسا کہ ایک رضاخانی مولف نے فاضل بریلوی کے باپ سے ہٹ کر نیا ترجمہ بنانے پر جو فوائد ومناقب لکھے ہیں وہ سنیے۔

اویسی صاحب اس آیت کا 'ادارہ اشاعت القرآن والحدیث' کا ترجمہ نقل کر کے لکھتے ہیں:

" اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی" لہذا ان آیات سے ابراہیم علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب گناہ گار وگمراہ ثابت

ہوئے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

سیدنا اعلیٰ حضرت صفحہ 24

یعنی یہ ترجمہ کرنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہ کہنا ہے العیاذ باللہ۔ یہی ترجمہ تو اعلیٰ حضرت کے باپ نقی علی خان کا ہے۔ فاضل بریلوی نے شاید اسی وجہ سے ترجمہ یہ نہیں کیا۔ چلو ایک بات تو پتہ چلی کہ فاضل بریلوی اس کا بیٹا ہے جو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ گمراہ کہتے تھے۔ اب فاضل بریلوی کے چاہنے والے فاضل بریلوی کے والد صاحب کو کافر کب لکھیں گے؟ ہمیں انتظار رہے گا!

(7) النبی اولی بالمومنین من انفسهم یعنی پیغمبر بہتر است بمومنان از جانہائے ایشاں۔

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 400 از فضل حق خیر آبادی

یعنی پیغمبر بہتر ہیں مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے۔ مگر فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

الاحزاب آیۃ نمبر 6

چونکہ فاضل بریلوی کو ایک نیا ملک بنانا تھا اس لیے تختہ مشق قرآن مجید کو بنایا، اور ایسے مضامین و معانی تراشے جو کہ قرآن کریم پر جھوٹ کے مترادف ہیں۔ اسی کو دیکھ لیجیے 'مالک' کا لفظ اولی کا معنی بنا دیا حالانکہ اس جگہ موزوں و مناسب معانی اور بھی تو ہو سکتے ہیں جیسے بہتر، زیادہ حق دار وغیرہ مگر 'مالک' نہیں۔

فاضل بریلوی ایسا کرنے پر مجبور تھے کیونکہ ان کو ایک علیحدہ مسلک بنانا تھا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شے کے مالک ہیں یعنی مالکِ کل ہیں اور فاضل بریلوی نے حدائق بخشش میں اپنے اشعار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کل کہا ہے۔ تو یہ عقیدہ دینا تھا کہ مالک کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لیے سب کچھ

آپ سے مانگا جائے۔ جب مالک کل ہیں تو پھر ہر جگہ بھی ہونا چاہیے، جب مالک کل ہیں تو علم غیب بھی ہونا چاہیے، جب مالک کل ہیں تو مختار کل بھی ہونا چاہیے۔ تو ان جیسے کئی مقاصد کے لیے فاضل بریلوی نے ترجمہ قرآن کنز الایمان لکھوایا اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے کہ کئی جاہل ان کو مل گئے جو ان کے مؤید وحامی بن بیٹھے اور ان کے حق میں کتابیں لکھنے لگے۔

یہاں ہم ایسی چند مثالیں ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

(1) قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا

اس کا ترجمہ فاضل بریلوی یہ کرتے ہیں:

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

حالانکہ اس کے معنی خوش ہونے کے ہیں نہ کہ خوشی کرنے کے جیسا کہ ہم نے ترجمہ شیخ سعدی سے عرض کر دیا۔ فاضل بریلوی نے یہ اس لیے کیا تاکہ میرے مسلک اور میرے ماننے والے جب ان کو میلاد شریف پر دلیل کی ضرورت ہوگی تو وہ اسی آیت کو سہارا بنائیں گے کہ خوشی کا حکم تو آیا ہے حالانکہ قرآن شریف نے خوش ہونے کی بات کی ہے نہ کہ خوشی کرنے کی۔ ورنہ لازم آئے گا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج، اعلان نبوت، غزوات میں فتح، نزول قرآن وغیرہ دیگر واقعات پر جو مسلمان ہیں وہ ضرور خوشی کریں، جھنڈیاں لگائیں، ناچ گانا کریں، ڈھول بجائیں، کیک کاٹا جائے، رقص کیا جائے۔ اگر ان موقع پر یہ کام نہ کریں تو بھی کوئی آدمی بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ان کو نہیں کہتا تو جشن میلاد نہ کرنے پر کیوں گستاخ قرار دیا جاتا ہے؟

اور یہ بات بھی ہم کہتے چلیں کہ رضاخانی حضرات جو فضل و رحمۃ سے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لینے پر زور دیتے ہیں اگر ہم مان بھی لیں تو ہماری

طرف سے تفصیلی جواب ہو چکا ہے۔ مگر ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ رضا خانی حضرات بڑے زور و شور سے کہتے ہیں کہ "سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں" یعنی جو کیک نہ کاٹے، جلوس نہ نکالے، جھنڈیاں نہ لگائے، جشن نہ منائے، وہابی ہے اور گستاخ ہے۔ جب کہ یہ بات بھی اٹل ہے کہ فاضل بریلوی اور اس کے والد وغیرہ سے یہ امور قطعاً ثابت نہیں انہیں تو ابلیس کوئی نہیں کہتا۔ یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی بریلویوں سے گذارش ہے کہ یہ ہمیں سمجھا دیں کہ کہیں فاضل بریلوی صاحب ابلیس تو نہیں؟

مزید عرض خدمت ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہوئیں۔ کوئی انسان نہیں جو مسلمان بھی ہو اور پھر سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر خوش نہ ہو۔ مگر خوشیاں منانے کا یہ طرز ہمیں اسلاف سے نہیں ملا اس لیے ہم اس پر معذرت خواہ ہیں۔

ہم بریلوی حضرات سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ میلاد کا معنی تو پیدائش ہے اور وہ تو بشر کی ہوتی ہے نہ کہ نور کی اور تمہارے بریلوی حضرات تو زور و شور سے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے انکاری ہیں اور محض نور ماننے پر زور دیتے ہیں تو پھر میلاد کیسا؟ اور حیرت اس بات پر ہے کہ خود ہی اپنی کتب میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں:

میلاد و اذکار جو ہمارے ہاں کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر نیکی پر اور برائی بلکہ برائیوں پر مشتمل ہیں۔ اگر صرف عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا ہو تو یہی برائی کافی ہے۔ اور ان میں سے بعض میں کوئی برائی نہیں مگر ایسے میلاد قلیل و نادر ہیں۔

رسائل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 518

یعنی صحیح میلاد تو نادر ہے اور القلیل کالمعدوم کے حکم میں ہے، تو اس

وقت صحیح میلاد نہ تھے اب کہاں سے آئیں گے؟ بہر حال رضا خانی حضرات برائیوں پر مشتمل میلاد انجام دیتے ہیں اور امت کو تباہ کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

(2) ولا تدع من دون اللہ

اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا۔

حالانکہ تَدۡعُ کا معنی شیخ سعدی سے ہم عرض کر چکے ہیں کہ پکارنا ہے، چونکہ فاضل بریلوی نے ایک نیا مسلک تیار کرنا تھا اور اس میں اس کی بھی ضرورت تھی کہ غیر اللہ کو ہر جگہ سے پکارا جائے تو فاضل بریلوی نے مسلک کی لاج رکھنے کے لیے قرآن پاک کے ترجمہ میں اپنا کام کر دکھایا کہ لا تدع کا معنی ہے بندگی نہ کرو۔ فاضل بریلوی ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ غیر اللہ کو پکارنے سے چونکہ روکا نہیں گیا لہذا یہ شرک نہیں۔ اب اتنی بڑی جسارت تو فاضل بریلوی ہی کر سکتے ہیں اگر غیر اللہ کو پکارنے، ندا دینے کی تفصیل سے تردید دیکھنی ہو تو استاذ محترم امام اہل السنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ کی کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(3) یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر۔

فاضل بریلوی نے شاھدا کا معنی حاضر ناظر کیا ہے حالانکہ یہ لفظ شاھد یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والے بچے کے لیے سورہ یوسف میں اور حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے سورہ حم میں استعمال ہوا ہے مگر ان کو تو کوئی بھی حاضر و ناظر کے منصب سے نہیں نوازتا حالانکہ وہی لفظ ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مگر حاضر و ناظر کا معنی اِدھر کیا ہے اُدھر نہیں کیا بریلوی حضرات کو جب ہم کہتے ہیں معنی گواہ کرو تو ہمیں یہ کہتے ہیں کہ گواہی دیکھے بغیر تو نہیں ہوتی۔ جواباً جب ہم یہ کہتے ہیں کہ موذن کا اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان

محمد رسول اللہ کہنا گواہی ہے اور یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی بھی قرآن میں موجود ہے۔ مگر یہ گواہی تو دیکھے بغیر ہے تو پھر یہ گواہی کیا معتبر نہ ہو گی؟ اگر روزانہ کئی دفعہ موذن گواہی دیتا ہے جو معتبر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی گواہی دینا بروز قیامت بن دیکھے بھی معتبر ہے۔

اور ہمارا یہ نظریہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن گواہی دینا اس بنا پر ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو عرض اعمال کی بنیاد پر امت کے احوال سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ بہر حال فاضل بریلوی نے جو نیا مسلک تراشا ہے اس کو ثابت کرنے کے لیے اپنے دوستوں کو اور مریدوں کو قرآن پاک میں بھی نقب لگانے کی ترکیب سمجھائی ہے۔

میں ایک جگہ بیان کر رہا تھا مجھے ایک آدمی نے فون کیا، جی ہمیں لوگ کہتے ہیں تم گستاخ رسول ہو، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں مانتے۔ میں نے اسے کہا کہ پتہ ہے کہ یہ لوگ کہاں تک حاضر و ناظر منوانا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا جی نہیں۔ میں نے کہا ان کا مقصد یہ ہے کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو ہم کام کرتے ہیں نگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی پوشیدہ نہیں۔

جاء الحق صفحہ 72

یہ تو یہاں تک منوانا چاہتے ہیں۔ وہ کہنے لگا استغفر اللہ اس عقیدے سے تو اللہ کی پناہ! میں بریلوی سے کہوں گا کہ لوگوں کی شرمگاہ اور لوگوں کو اس حالت میں دیکھنا تم اپنے لیے تو عار اور شرم کی بات سمجھو مگر رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمہیں یہ عیب کیوں نہیں محسوس ہوتا؟ اللہ سمجھ عطا فرمائے۔

کسی آدمی نے بریلوی عالم سے سوال کیا کہ رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بقول ہر جگہ موجود ہیں تو پھر نظر کیوں نہیں آتے؟ وہ کہنے لگے کہ اللہ بھی تو

ہر جگہ ہے اور وہ بھی نظر نہیں آتا۔ اس آدمی نے کہا مولانا! اللہ تو دنیا میں کبھی بھی کسی کو نظر نہیں آیا جبکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو تریسٹھ سال دنیا میں رہے اور لوگوں کو نظر آتے رہے، اس لیے آپ کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ بے چارہ بریلوی عالم خاموش ہو گیا۔

اب دو باتیں ہیں، یا ان کا عقیدہ ٹھیک نہیں یا پھر یہ کفار سے بھی برے ہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تریسٹھ برس تھے دنیا میں تو لوگوں کو نظر آتے رہے اور اگر ہر جگہ اب بھی ہیں تو آپ کو نظر آنے چاہییں۔ معلوم ہوا کہ یا تو عقیدہ ٹھیک نہیں یا پھر یہ کفار سے بھی بُرے ہیں، اس لیے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرما تھے تو کفار کو بھی نظر آتے تھے تو کیا یہ رضاخانی ان کفار سے بھی بُرے ہیں جو ان کو ہر جگہ حاضر ہونے کے باوجود نظر نہیں آتے۔ باقی رہی یہ بات کہ بریلوی حضرات نے کہاں کہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ناظر لکھا ہے تو اس پر بے شمار حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں جیسے مفتی امین کی کتاب حاضر ناظر رسول، مقیاس حنفیت وغیرہا۔

ہم یہ بات پوری جرأت سے کہتے ہیں کہ بریلویوں سے پہلے پوری امت مسلمہ میں کوئی ایک معتبر عالم پیش نہیں کیا جاسکتا کہ جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود ہیں زوجین کے جفت کے وقت بھی حاضر ناظر ہیں اور تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاتے ہیں اس کو بھی دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ مقیاس حنفیت کے صفحہ 282 اور جاء الحق کے صفحہ 72 پر موجود ہے۔ تو بات چل رہی تھی مولوی احمد رضا خان نے ایک نیا مسلک بنانے کے لیے قرآن پاک کو تختہ مشق بنایا اس کی ایک اور مثال دیکھیے۔

(4) قل انما انا بشر مثلکم

تم فرماؤ کہ میں ظاہری صورت بشری میں تم جیسا ہوں۔

کنزالایمان

حالانکہ اس کا ترجمہ یہ تھا کہ میں بشر ہوں جیسے تم بشر ہو۔ مگر رضا خان نے ترجمہ اس لیے بدلا کہ اپنی قوم کو یہ عقیدہ دے سکے کہ نبی بشر نہیں ہوتے صرف ظاہری صورت بشری میں ہوتے ہیں۔ اسی بات کو دیکھتے ہوئے رضاخانی حضرات نے یہ عقیدہ بنایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے اور بشریت ایک لباس ہے۔ حالانکہ اگر ہم رضا خانیوں سے کہیں کہ رضا خانی اہل السنت کے لباس میں ہیں تو رضاخانی حضرات آپے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ جی آپ ہمیں سُنی نہیں سمجھتے! حالانکہ ہم نے یہ تو کہا نہیں کہ آپ سنی نہیں ہیں مگر وہ یہی کہیں گے کہ یہ کہنا تم اہل السنت کے لباس میں ہو اس کا مطلب ہی یہ بنتا ہے کہ تم سنی نہیں ہو تو پھر ہم کہیں گے کہ تم انبیاء علیہم السلام کو لباس بشریت میں مان کر بشریت کے قائل کیسے ٹھہرے؟

بریلوی حضرت دھوکہ دینے کی خاطر کہہ دیتے ہیں کہ ہم بشر مانتے ہیں جب آپ تفصیل پوچھیں گے تو اوپر والی بات بتائیں گے کہ لباس بشریت میں ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔

ملخصاً تحفظ عقائد اہل السنت صفحہ 675

اور آج رضاخانی حضرات کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ہیں تو خدا کے نور کا ٹکڑا مگر آئے انسانی لباس میں جیسا کہ ان کی کتب سے ظاہر ہے:

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

حدائق بخشش حصہ اول صفحہ 62

لباسِ آدمی پہنا جہاں نے آدمی سمجھا
مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

دیوان محمدی صفحہ 149، مواعظ نعیمیہ صفحہ 118

بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بانسری ہر دم
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

دیوان محمدی صفحہ 149، شہد سے میٹھانام محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 205

ہم اہل علم کی خدمت میں عرض کریں گے کہ بریلویوں سے پہلے گفتگو اس بات پر ہونی چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں؟ اگر منکر ہوں تو بات ختم اور اگر قائل ہوں تو پھر ان سب اور دیگر ان کے اکابرین کے متعلق پوچھ لیا جائے کہ وہ تو مخلوق ماننے کے لیے تیار نہیں۔ جہاں تک ہماری تحقیق ہے بریلوی رضاخانی حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق تسلیم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ خدا اور محمد ان کے نقطہ نظر سے ایک ہی ہیں۔ اسی لیے تو کہتے ہیں کہ آپ لباس انسانی میں آئے، وگرنہ مخلوق مانتے تو افضل واعلیٰ، احسن واشرف مخلوق تو حضرت انسان تھی وہ کیوں نہ مانا؟ یا پھر رضاخانی اقرار کریں کہ ہم سے گستاخی ہوئی کہ ہم نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان نہ مان کر غلطی کی ہے اور بے ادبی کی ہے۔

اگر نہیں تو پھر ہم یہ سمجھیں گے کہ جان بوجھ کر مخلوق ہونے کا انکار کرکے یہ خالق مانتے ہیں اسی لیے تو صفات مختصہ بخالق یعنی خدا کی صفات کو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانتے ہیں۔

القصہ فاضل بریلوی نے ظاہری صورت بشری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے۔ پھر اسی سے ترقی کرکے ان کے خلاف یہ لکھ دیا:

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صورت بشری میں ظاہر اگافروں کے ہم شکل تھے۔

فیصلہ بشریت صفحہ 11

اور مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

اے کافرو میں تمہاری جنس سے بشر ہوں۔ شکاری جانوروں کی آواز نکال کر شکار کرتا ہے۔

جاء الحق صفحہ 176

خیر ہم اہل بدعت کو دعوت دیں گے کہ اہل السنت والجماعت کے عقیدے کی طرف آئیں کہ مادہ خلقت تو مٹی تھا، مگر صفات کے اعتبار سے نور علی نور تھے۔ ویسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور حسی سے بھی حصہ عطا فرمایا گیا کہ آپ کے دندان مبارک چمکدار تھے پیشانی مبارک پر نور چمکتا تھا اور پسینہ مبارکہ بھی موتی کی طرح چمکتا تھا۔ اس بات کو مان لو! مگر رضاخانی تیار نہیں۔

ہم حیران ہیں کہ ہم مادہ خلقت مٹی ماننے کے باجود یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ عام مٹی نہ تھی بلکہ جنت الفردوس کی مٹی تھی مگر رضاخانی ہماری تو نہیں مانتے اور یہ لکھ جاتے ہیں کہ، خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے کہ اس پر گندگی وغیرہ رہتی ہے، سب سے نیچی ہے، اس میں سکون ہے، اضطراب نہیں، اس پر گناہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ تو چاہیے تو یہ تھا کہ اس ادنی چیز سے ادنی مخلوق پیدا ہو گی مگر ہماری قدرت تو دیکھو ایسی ادنی مخلوق سے اشرف المخلوق حضرت انسان، اس پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بسایا، اسی سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

معلم التقریر صفحہ 93

مفتی صاحب نے پہلے زمین کے اوصاف گنے کہ عاجز و کمزور ہے، اس پر گندگی رہتی ہے، اس پر گناہ ہوتے ہیں، ادنی چیز ہے، پھر آگے نتیجہ یہ نکالا کہ اس زمین پر جو مذکورہ اوصاف والی ہے مکہ ومدینہ طیبہ کو بسایا اور اسی زمین سے ؛جو مذکورہ اوصاف والی ہے؛ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا العیاذ باللہ۔

ہم جنت الفردوس کی مٹی سے تخلیق مانیں تو غلط اور خود جناب کیا کچھ کہہ

رہے ہیں! اس سب کچھ کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اسلاف کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے عقائد تراشنے میں لگے ہوئے ہیں اور ہم یہ بات بڑی جرأت و دلیری سے کہیں گے کہ اسلاف میں ایسا کوئی معتمد و معتبر عالم نہیں ہے جو یہ کہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک نور سے بنایا گیا اور آپ انسانی لباس میں تشریف لائے۔ یہ صرف اور صرف رضاخانیت ہے جو یہ عقیدہ تراشے بیٹھی ہے اور اس سب میں بنیادی کردار فاضل بریلوی کا ہے کہ انہوں نے قرآن مقدس کو تختہ مشق بنایا۔ الامان والحفیظ

اگر یہی ترجمہ اسلاف کے مطابق کیا جاتا تو اتنی بڑی جسارت بریلوی نہ کرتے جو آج کر رہے ہیں۔ ایک اور مثال دیکھیے:

(5) یا ایھا النبی انا ارسلناک

فاضل بریلوی نے نبی کا ترجمہ یہاں غیب کی خبریں بتانے والا کیا ہے حالانکہ تھوڑی سی بھی سوجھ بوجھ رکھنے والا سمجھتا ہے کہ نبی کا لفظ یا تو نبوت سے بنا ہے جس کا معنی بلند و بالا شان والا یا نبی کا لفظ نباء سے بنا ہے جس کا معنی ہے خبر دینے والا یا خبر دیا گیا۔ اب اگر نبی کا ترجمہ نبی ہی کیا جاتا یا پیغمبر کر دیا جاتا تو دونوں معنوں پر اطلاق ہوتا اور دونوں معنی پائے جاتے کہ نبی بلند و بالا شان والا بھی ہوتا ہے اور خبر بھی دیا جاتا ہے اور آگے خبریں بھی دیتا ہے مگر فاضل بریلوی نے غیب کی خبریں دینے والا ترجمہ کر کے باقی معنوں کو چھوڑ دیا ہے۔

حیرت ہے کہ بریلوی اس کو عشق رسول کہتے ہیں حالانکہ جو ترجمہ اسلاف نے کیا وہی ترجمہ بہتر تھا تاکہ دونوں باتوں کا لحاظ اس لفظ نبی میں ہو سکے۔ مگر فاضل بریلوی نے تو الگ ایک مسلک بنانا تھا اسی لیے انہوں نے یہ ترجمہ کر ڈالا تاکہ ان کے چاہنے والوں کو عقیدہ بناتے اور تراشتے ہوئے آسانی سے قرآن کا سہارا مل جائے کہ نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو غیب کی خبریں دے اور غیب کی خبریں وہ دے گا جس کے پاس

علم غیب ہو گا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ علم غیب خدائے وحدہ لاشریک لہ کی صفت خاصہ ہے یعنی اس کو صرف اسی کے پاس مانا جائے۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے پسند نہیں فرماتے کہ علم غیب میرے لیے مانا جائے مثلاً مشکوۃ شریف جلد 2 کتاب النکاح باب اعلان النکاح میں روایت موجود ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس نکاح میں تشریف لائے وہاں چھوٹی چھوٹی بچیاں یہ شعر پڑھ رہی تھیں:

وفینا نبی یعلم مافی غد یعنی ہم میں ایک نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھذہ اس کو چھوڑ دو۔ شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لایعلم الغیب الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب مااعلمہ او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منھبہ عن ذلك

مرقاۃ شرح مشکوۃ لملا علی قاری رحمہ اللہ

ترجمہ: منع اس لیے فرمایا کہ آپ کو علم غیب کی نسبت اپنی طرف پسند نہ آئی کیونکہ علم غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور رسول وہی غیب کی بات جانتے ہیں جو خدا انہیں بتاتا ہے یا اس وجہ سے کہ آپ کا ذکر دف بجانے کے دوران انہوں نے کیا یا مقتولین کے مرثیہ کے درمیان کیا جبکہ آپ کا درجہ اس سے بہت بلند ہے۔

یہ سب وجہیں درست ہیں معلوم ہوا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کی نسبت اپنی طرف کرنا ناپسند ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

و گفتہ اند کہ منع آں حضرت ازیں قول بحیثیت آں است کہ در

وے اسناد علم غیب است بہ آں حضرت را ناخوش آمد و بعضے گویند کہ بجہت آں است کہ ذکر شریف وے در اثناء لہو مناسب نہ باشد۔

شارحین نے کہا ہے حضور علیہ السلام کا اس کو منع فرمانا اس لیے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور کی طرف ہے لہذا آپ کو ناپسند آئی، اور بعض نے فرمایا کہ آپ کا ذکر شریف کھیل کود میں مناسب نہیں۔

اور یہ دونوں باتیں ہی درست ہیں، نہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت درست ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کھیل کود کے دوران مناسب ہے۔ فاضل بریلوی نے ترجمہ کنز الایمان میں بریلویوں کو اس مسئلے پر بھی کئی طرف سے آسانیاں دیں، خواہ ترجمہ تمام اسلاف سے ہٹ کر ہی کیوں نہ ہو تا کہ ایک الگ مسلک بنایا جائے۔ قاری احمد پیلی بھیتی صاحب، جو بریلوی محدث وصی احمد پیلی بھیت کے نبیرہ ہیں، فرماتے ہیں:

اعلی حضرت بریلوی مسلسل 50 برسوں سے اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ دو مستقل مکتبۂ فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی یا وہابی۔

سوانح حیات اعلی حضرت بریلوی صفحہ 8

معلوم ہوا فاضل بریلوی نے آکر نیا دین و مسلک تیار کیا۔ اب اس کے عقائد و نظریات تراشنے کے لیے قرآن پاک کو تختہ مشق بنایا۔ ہمارے اس قول پر یہ بھی دلیل ہے کہ فاضل بریلوی نے مرنے سے کچھ دیر قبل وصیت میں فرمایا میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

وصایا شریف صفحہ 9

شاید کوئی کہے ان کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و سنت والا دین میری کتابوں میں ہے اس پر قائم رہنا مگر شاید یہ حضرات بھول گئے اس سے قبل متصل عبارت ہے کہ حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ یعنی شریعت کی اتباع کرنا

مگر جہاں تک میرے دین ومذہب کی بات ہے اس پر تو قائم رہنا بہت ہی بڑا فرض ہے۔ اگر شریعت کی بات متصل پہلے نہ کرتے تو ہم مان لیتے کہ واقعی رضاخان صاحب کی کتابوں میں شریعت محمدی ہے مگر جب انہوں نے شریعت محمدیہ صلوات اللہ علی صاحبھا الف الف تحیۃ وسلام کا پہلے ذکر کر دیا تو بعد میں ظاہر ہے وہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت کے متعلق فرمایا حتی الامکان یعنی جہاں تک ہو سکے اس کو نہ چھوڑنا۔ مگر جب اپنی باری آئی تو فرمایا میری کتب سے ظاہر دین ومذہب پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ شریعت محمدیہ صلوات اللہ وسلامہ علی صاحبھا اگر چھوٹے تو چھوڑ دینا مگر میرا دین ومذہب نہ چھوڑنا۔ معلوم یہ بھی ہوا کہ اس نئے مسلک میں چونکہ نئی باتیں نئے عقائد ونظریات بھی ہوں گے اس لیے اس پر اتنا زور دیا کہ کتاب وسنت سے بھی اس کو بڑھا کر دکھایا۔ یہی وجہ تھی کہ فاضل بریلوی نے کنز الایمان میں نئے عقائد ونظریات سہارا دینے کے لیے تراجم کو اپنی مرضی سے کیا اور اسلاف سے الگ راستہ چلنے لگے۔

اتنی گفتگو کو پڑھ کر آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی ہو گی کہ فاضل بریلوی ترجمہ قرآن کرنے کے اہل نہ تھے۔ ہم اسی بات کی طرف اپنی گفتگو کو مزید بڑھانا چاہتے ہیں کہ قرآن پاک کے ترجمہ وتفسیر کے لیے کئی علوم پر دسترس ہونا ضروری ہے۔ اس بات کو بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب یوں لکھتے ہیں:

علماء اسلام نے مفسر کے لیے درج ذیل علوم میں مہارت لازمی قرار دی ہے۔ لغت، صرف، نحو، بلاغت، اصول فقہ، علم التوحید، قصص، ناسخ منسوخ، علم وہبی، اسباب نزول کی معرفت، قرآن کریم کے مجمل اور مبہم کو بیان کرنے والی احادیث۔ وہبی علم عالم باعمل کو عطا کیا جاتا ہے۔ جس شخص کے دل میں بدعت، دنیا کی

محبت یا گناہوں کی طرف میلان ہو اسے علم وہبی سے نہیں نوازا جاتا۔

انوار کنز الایمان صفحہ 42

ہم اگر ہر ایک نمبر پر گفتگو کریں تو بہت لمبی ہو جائے گی زندگی رہی تو اس پر پھر کبھی تفصیل سے کلام کریں گے۔ جس بندے کی ساری زندگی گالیاں دیتے گزر گئی اور ساری عمر بدعات کے پہاڑ کھڑے کرتے گذر گئی اور جس آدمی نے کسی بھی مدرسے میں نہ پڑھا ہو کیا وہ اس لائق ہے کہ ترجمہ کرے؟

اعلی حضرت کا قلم کیسا تھا؟ گھر کی گواہی ملاحظہ ہو:

ایک بار حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے آپ کی خدمت میں عرض کی حضور آپ کی کتابوں میں وہابیوں دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں ان میں تو گالیاں بھری ہیں۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 275

با قاعدہ علم تو فاضل بریلوی نے کہیں سے پڑھا نہیں، فاضل بریلوی خود فرماتے ہیں:

میرا کوئی استاد نہیں۔

سیرت امام احمد رضا صفحہ 12 شاہ جہان پوری

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی نے کسی مدرسہ میں علوم کے حصول کے لیے داخلہ نہیں لیا جیسا کہ مولوی سبحان رضا خان سجادہ نشین خانقاہ اعلی حضرت لکھتے ہیں:

آپ نے حصولِ تعلیم کے لیے کسی مدرسہ میں داخلہ نہیں لیا۔

خیابان رضا صفحہ 18

بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد گرامی سے تمام علوم و فنون

حاصل کیے۔ یہ بھی جھوٹ ہے اس لیے کہ فاضل بریلوی خود فرماتے ہیں:

والد صاحب سے دو قاعدے میں نے سیکھے ہیں جمع تفریق اور ضرب تقسیم کا۔

دیکھیے سیرت امام احمد رضا صفحہ 12

تو فاضل بریلوی جو بقول مفتی مظہر اللہ شاہ دہلوی چلبلی طبیعت کے مالک تھے ان پڑھ اور بقول بعضے جاہلوں کے پیشوا تھے۔

فاضل بریلوی اور ترک موالات صفحہ 5 از پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب

باقی رہا یہ سوال کہ فاضل بریلوی نے جو اتنی کتب لکھی ہیں یہ کدھر سے آگئی ہیں؟ بھائی! اکثر کتب و رسائل فاضل بریلوی کے خطوط کے جواب ہیں اور خطوط کا جواب کون دیتا تھا؟ اس کی تفصیل سنیے:

اعلی حضرت کی عادت کریمہ یہ تھی کہ استفسار {سوالات} ایک ایک کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کر کے جوابات مرتب کرتے پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر ساعت میں ہر ایک سے پہلے استفتاء پھر فتوے ساعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سنتے۔ اسی مختصر وقت میں مصنفین اپنی تصنیف دکھاتے۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 223

اعلی حضرت کے خدام میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں:

چونکہ میں نے حساب کی تعلیم سکولی طور پر پائی تھی لہذا فرائض {علم المیراث} کے حساب کی مشق بڑھی ہوئی تھی اور ایسے استفتاء میرے سپرد فرماتے تھے۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 224

ایک جگہ یوں ہے:

استفتاء ہوتا تو حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، مولانا ظفر الدین یا مولانا سید شاہ غلام محمد صاحب بہاری کے حوالے فرماتے۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 110

فاضل بریلوی جب کسی مدرسہ میں مولوی ظفر الدین بہاری کو بطور مدرس بھیجنے لگے تو اس مدرسہ کے مہتمم کو لکھتے ہیں:

فقیر آپ کے مدرسہ کو اپنے نفس پر ایثار کرکے انہیں آپ کے لیے پیش کرتا ہے اگر منظور ہو فوراً اطلاع دیجیے کہ اپنے ایک اور دوست کو میں نے روک رکھا ہے کہ ان کی جگہ مقرر کروں اگرچہ یہ دو عظیم کام یعنی افتاء وتوقیت اور ان سے اہم تصنیف میں وہ (نئے صاحب) ابھی ہاتھ نہیں بٹا سکتے۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 217

اتنا تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی فتاوی وغیرہ کی کتب اپنے رکھے ہوئے ملازمین سے لکھوایا کرتے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہو گا کہ سن لیتے ہوں گے۔ میں تو سمجھتا ہوں وہ صرف نام کے ہی عالم و مجدد ہیں حقیقت کچھ نہیں۔ ہمارے بریلوی بھائیوں نے جو ان کتابوں اور فتاویٰ جات کی نسبت فاضل بریلوی کی طرف کی ہے وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ کتب ان کی طرف منسوب ہیں ورنہ حقائق وہی ہیں جو ہم نے عرض کر دیے ہیں۔

مزید سنیے فاضل بریلوی کی جہالت کی داستان! فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

وہی پوریاں کباب کھائے، اسی دن مسوڑھوں میں ورم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور منہ بند ہو گیا۔ مشکل سے تھوڑا سا دودھ حلق سے اترتا تھا اور اسی پر اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کر سکتا تھا یہاں تک کہ قراءۃ بھی میسر نہ تھی۔ سنتوں میں بھی کسی کی اقتدا کرتا۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 133

کیا احناف کے ہاں یہ اجازت ہے کہ سنتیں بھی کسی امام کی اقتداء میں پڑھی جائیں؟ یہ فاضل بریلوی کے جاہل ہونے پر مہر ہے۔

فاضل بریلوی کی جہالت پر ایک اور مہر

اعلی حضرت کی زندگی میں احقر مسجد میں نماز پڑھنے گیا حضرت کی مسجد کے کنویں پر ایک نابالغ بہشتی پانی بھر رہا تھا۔ میں نے جب لڑکے سے وضو کے لیے پانی مانگا تو اس نے جواب دیا مجھے پانی دینے میں کوئی عذر نہیں لیکن بڑے مولوی صاحب نے مجھے کسی بھی نمازی کو پانی دینے سے منع فرما دیا ہے اور بتایا ہے کہ جو وضو کے لیے پانی مانگے اس سے صاف صاف کہہ دینا کہ میرے بھرے ہوئے پانی سے آپ کا وضو نہیں ہو گا کیونکہ میں نابالغ ہوں۔

سیرت امام احمد رضا صفحہ 31

کیا نابالغ پانی بھر کے لے آئے تو اس سے وضو جائز نہیں؟ یہ ہے فاضل بریلوی کی جہالت کی داستان!

آخری کیل

رضاخانیوں نے جب یہ دیکھا کہ فاضل بریلوی صاحب تو بالکل جاہل ہیں۔
اب ان کی تعریفوں کے پل باندھے اور ان کی علمی کمی کو یوں پورا کیا:

اعلی حضرت کا علم کسبی و تحصیلی نہ تھا بلکہ محض وہبی اور لدنی ماننے کے سوا چارہ نہیں۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 558

معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس دعوے میں سچے ہیں کہ اعلی حضرت جاہل تھے۔
اب اس کمی کو پورکرنے کے لیے علم وہبی ولدنی کا قول اختیار کیا گیا۔
بلکہ فاضل بریلوی کو تلمیذ رحمان بنایا گیا۔

دیکھیے: حیات امام احمد رضا از پروفیسر ڈاکٹر مسعود صفحہ 153

الامن والعلی ص 21، حیات مولانا احمد رضا خان صاحب ص 30

حالانکہ یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں چند ایک ہم عرض کردتے ہیں:

(1) فاضل بریلوی ظفر الدین بہاری کو لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عبارات تفاسیر آئیں، مابقی بھی درکار ہیں۔ تفسیر جمل وجلالین یہاں ہیں۔ یہ روح المعانی کیا ہے؟ یہ آلوسی بغدادی کون ہے؟ بظاہر کوئی نیا شخص ہے اور آزادی زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہے۔

بدعات کے خلاف 100 فتوے صفحہ 94 زاویہ پبلشرز

لو جی علم لدنی اور کسبی کا دعوی نرا جھوٹ ثابت ہوا کہ ایک اہم تفسیر، علوم و معارف پر مشتمل اور جاندار وشاندار تفسیر کا فاضل بریلوی کو علم ہی نہیں بلکہ آلوسی رحمہ اللہ کی درگت بھی بنادی۔ علامہ آلوسی کی شہرہ آفاق تصنیف روح المعانی جس کو اللہ کریم نے عرب وعجم میں مقبولیت نصیب کی فاضل بریلوی اس کو جانتے تک نہیں، باقی رہا علم لدنی اور علم وہبی، تو اس کے ملنے کی شرائط ہیں جن کو عبدالحکیم شرف قادری نے لکھا ہے:

وہبی علم عالم باعمل کو عطا کیا جاتا ہے جس شخص کے دل میں بدعت، تکبر، دنیا کی محبت یا گناہوں کی طرف میلان ہو اسے علم وہبی سے نہیں نوازا جاتا۔

انوار کنز الایمان صفحہ 42

شرط اول تھی کہ عالم باعمل ہو تو یہ تو سرے سے ہی مفقود ہے کیونکہ آں جناب علم سے بہرہ ور نہیں تھے دوسری شرط یہ تھی کہ دل میں بدعت نہ ہو تو اس بارے میں عرض یہ ہے کہ ہمیں تو بریلوی مانتے ہی نہیں ہم بدایوں والے حضرات سے ہی حوالہ عرض کر دیتے ہیں کہ وہ فاضل بریلوی کو بدعتی سمجھتے تھے۔ تفصیل یہ ہے کہ فاضل بریلوی جمعہ کی دوسری اذان کو مسجد میں دلوانا مکروہ سمجھتے تھے۔ ان کا اختلاف

بدایوں والے علماء سے چلا اس عنوان پر۔ تو ان میں سے مولانا عبد الغفار رامپوری صاحب نے انتہائی کدو کاوش سے ایک رسالہ لکھا اور سرورق پر کتاب کا نام حبل اللہ المتین لھدم آثار المبتدعین اللہ کی مضبوط رسی سے بدعتیوں کے آثار کا انہدام، دائرے میں لکھوا دیا۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 208

یہ رسالہ فاضل بریلوی کے خلاف لکھا گیا جس میں ان کو بدعتی ثابت کیا گیا ویسے حقیقت تو اس سے بھی اوپر ہے کہ فاضل بریلوی، بریلوی علماء کی تحقیق سے مسلمان ہی نہیں رہتے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے اپنے دوست مولانا عبد الباری فرنگی محلی کو حفظ الایمان کی عبارت دکھائی تو انہوں نے اس عبارت کو بے غبار کیا۔ فاضل بریلوی نے مثال دے کر بات کی تو تب بھی انہوں نے عبارت کو بے غبار کہا مگر فاضل بریلوی نے اپنے دوست سے دوستی برقرار رکھی اور اسے کافر نہ کہا۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب "حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ" دیکھیے۔

تقریباً یہی مولوی عبد الباری فرنگی محلی جیسا واقعہ پیر کرم شاہ صاحب کا ہے انہوں نے "تحذیر الناس میری نظر میں" لکھ کر قاسم العلوم والخیرات کی عبارات تحذیر الناس کو کفریہ نہیں کہا۔ چنانچہ بریلوی عالم محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں:

کرم شاہ نے اکابرین اہل السنت {یعنی بریلوی} کی مخالفت کی ہے۔ اس کے متعلق ان کے سوانح نگار حافظ پروفیسر احمد بخش کی گواہی بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ فیصلہ کرتے وقت آسانی رہے۔ لکھا ہے: تحذیر الناس کی الجھی ہوئی متنازعہ بحث کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایسی عبارات انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہیں۔ جبکہ حضور ضیاء الامت نے نانوتوی موصوف کی عبارت کو قضیہ فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے۔ (جمال کرم

جلد 1 صفحہ 695) روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بھیروی صاحب نے اکابرین اہل السنت {بریلویہ} کی نہیں دیوبندیوں کے موقف کی تائید کی ہے۔

جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ صفحہ 53

معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کے دجل و فریب والے فتوی تکفیر کو پیر کرم شاہ صاحب بھیروی نے قبول نہیں کیا بلکہ ٹھوکر سے اڑادیا اور ایک مرتبہ جب ان کو بریلویوں نے بہت ہی مجبور کیا تو انہوں نے کہا تم سے جو ہوتا ہے کرلو میں کسی مسلمان {مولانا نانوتوی} کو کافر نہیں کہہ سکتا۔

کرم شاہ کی کرم فرمائیاں

تو معلوم ہوا کہ مولانا عبد الباری فرنگی محلی اور کرم شاہ کا درجہ ایک ہے دونوں ہی حسام الحرمین کے منکر ہیں مگر کرم شاہ صاحب کے متعلق تو لکھا جائے کہ:

من شك في كفره وعذابه فقد كفر

علمی محاسبہ صفحہ 290

اور یہ بھی لکھا ہے:

لہذا یہ شخص بھی کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا جو بھی اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

علمی محاسبہ صفحہ 275

اب ہمارا سوال رضاخانیوں سے یہ ہے کہ کرم شاہ کو جو کافر نہ کہے وہ بریلوی تو کافر ہے اور جب کرم شاہ اور مولانا فرنگی محلی کا جرم ایک ہے تو دونوں کو سزا بھی تو ایک جیسی ملنی چاہیے۔ تو اب نتیجہ یہ نکلا کہ چونکہ فاضل بریلوی مولانا فرنگی محلی کی تکفیر نہیں کرتا۔

فتاوی مظہریہ حصہ سوم صفحہ 499

تو وہ فاضل بریلوی بھی پیر کرم شاہ پر لگے ہوئے فتوے کی رُو سے کہ "جو اس

کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے" وہ بھی کافر ٹھہرا۔ اب جب رضاخانی تحقیق میں فاضل بریلوی کافر ٹھہرا تو اب مسئلہ بدعتی سے بھی اوپر چلا گیا۔ ہم اس پر چند ایک نظائر اور بھی پیش کرتے ہیں کہ فاضل بریلوی کبھی اپنے فتووں کی زد میں آتے ہیں اور کبھی دوسروں کے یعنی اپنے ہم مسلک لوگوں کے فتاوی کی زد میں چنانچہ دیکھیے۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

بے شک حضرت عزت عظمت نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا، شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک سب ماکان ومایکون انہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 24

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ زمین و آسمان کا کوئی ذرہ آپ کے علم سے خارج نہیں سب ماکان ومایکون کا انہیں علم ہے۔ دوسری طرف دیکھیں کہ فلاسفہ کا عقول عشرہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ ان سے ذرات عالم میں سے کوئی ذرہ بھی مخفی نہیں۔ اس نظریہ کا رد کرتے ہوئے فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

یہ خاص صفت حضرت عالم الغیب والشہادۃ جل وعلی کی ہے۔ قال تعالی: لا یعزب عنه مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء نہیں چھپی تیرے رب سے ذرہ برابر چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اس کا غیر خدا کے لیے ثابت کرنا قطعاً کفر ہے۔

فتاوی رضویہ جلد 27 صفحہ 144

فلاسفہ یہ نظریہ غیر خدا کے لیے مانیں تو کافر فاضل بریلوی مانیں تو مسلمان تو نہیں رہیں گے! اب دیکھیے یہ فاضل بریلوی اپنے اوپر ہی فتوی کفر لگا رہے ہیں کیا اب بھی علم وہبی کا دعوی کیا جا سکتا ہے؟

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

عطاء الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

خالص الاعتقاد صفحہ 23

دوسری جگہ فاضل بریلوی علم شعر پر بحث کر کے کہتے ہیں:

ملکہ شعر گوئی حضور کو عطا نہ ہوا۔

ملفوظات جلد 2 صفحہ 209 مشتاق بک کارنر لاہور

جب کہ بریلوی کہتے ہیں کہ اگر کسی بھی نبی علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ قائم کر لیا جائے کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو ایسا فاسد و باطل عقیدہ اس امر کو مستلزم ہو گا کہ اس نبی کا عقیدہ توحید ناقص ہے چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے متعلق یہ کفریہ عقیدہ ہو کہ عالم ماکان ومایکون کو فلاں چیز کا علم نہیں۔

تحفظ عقائد اہل السنت صفحہ 850،849 از مولوی ظہیر احمد قادری برکاتی انڈیا

اب دیکھیے فاضل بریلوی کیا مومن ثابت ہو سکتے ہیں؟

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہر گز وسیع تر نہیں۔

خالص الاعتقاد صفحہ 6

یعنی باقی سب سے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک زیادہ ہے مگر شیطان کا علم صرف وسیع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے وسیع تر نہیں العیاذ باللہ۔ یہ ہے فاضل بریلوی کی محبت کا راز، عبارت کا آسان مطلب ہم نے بیان کر دیا ہے جیسے کوئی کہے باقی سب سے تو زید کے پیسے زیادہ ہیں مگر جو بکر ہے اس کا مال و دولت زید سے وسیع تر نہیں یعنی برابر ہے یا بس تھوڑا سا زیادہ ہے بہت زیادہ نہیں ہے۔ یہی کچھ فاضل بریلوی کہہ رہے ہیں۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی کو بریلوی کیا سناتے ہیں مفتی احمد یار گجراتی نعیمی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ساری خلقت سے زیادہ ہے حضرت آدم وخلیل علیہما السلام اور ملک الموت وشیطان بھی خلقت ہیں۔ یہ تین باتیں ضروریات دین میں سے ہیں ان کا انکار کفر ہے۔

جاءالحق صفحہ 43

کیا فاضل بریلوی مسلمان رہے؟

فاضل بریلوی کی مصدقہ کتاب انوار ساطعہ میں ہے:

تماشا یہ ہے کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعوی کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

انوار ساطعہ صفحہ 359 مصدقہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی

جب کہ بریلوی اس حاضر وناظر کو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و فضائل سے بھی گنتے ہیں تو فاضل بریلوی مولوی عبدالسمیع رامپوری نے شیطان کو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمالات میں بڑھا کر توہین کی ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیے الحق المبین صفحہ 70

ہم ان چند مثالوں پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ اب یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ فاضل بریلوی علم وہبی ولدنی کے لائق نہ تھے یہ بات بریلوی اصولوں سے ہی مبرہن ہوئی۔ باقی رہی بدعتی ہونے کی تو کچھ تو ہم عرض کر آئے ہیں کچھ مزید عرض کر دیتے ہیں۔

سعودی عرب کے وزارۃ الحج والاوقاف کی طرف سے کنز الایمان پر جو

پابندی لگائی گئی تھی اس میں یہ لکھا ہوا تھا چونکہ اس ترجمہ و تفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں۔

اتحاد بین المسلمین صفحہ 58

لو جی سعودیہ والوں نے بھی فاضل بریلوی کو گمراہ قرار دیا ہے۔ اور متحدہ عرب امارات کی وزارت قانون، اموراسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے بھی حکم یہ شائع ہوا تھا کہ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات جیسی بنیادی غلطیوں سے بھرا پڑا ہے۔

اتحاد بین المسلمین صفحہ 60

عرب کے علماء نے بھی فاضل بریلوی کے بدعتی ہونے پر مہر ثبت فرمادی اہل السنت دیوبند تو پہلے ہی سے اس کو بدعتی کہتے آرہے ہیں اور رہ گئے تھے بدایوں والے انہوں نے بھی فاضل بریلوی کو بدعتی کہہ دیا۔ حوالہ پیچھے گذر چکا ہے۔ تو فاضل صاحب علم وہبی ولدنی کے لائق نہ رہے۔

اعلیٰ حضرت کا گناہوں کی طرف میلان

شرائط علم لدنی میں ایک یہ بھی تھی کہ گناہوں کی طرف میلان نہ ہو مگر فاضل بریلوی کو دیکھیے کہ ان کی بچپن سے عادت تھی کیا:

آپ کی بچپن ہی سے یہ عادت رہی کہ اجنبی عورتیں اگر نظر آجائیں تو کرتے کے دامن سے اپنا منہ چھپالیتے۔

فیضان اعلیٰ حضرت صفحہ 87

اب بچپن ہی سے عادت رہی ہے کہ جملے پر غور کیا جائے تو بات سمجھ جاتی ہے بڑی عمر تک رہی ہے۔ ویسے بھی محاورہ ہے کہ بچپن کی عادت پچپن تک جاتی ہے گویا فاضل بریلوی ساری عمر اس طرز پر زندگی گزارتے رہے اور خان صاحب نے

ملفوظات حصہ سوم میں یہ واقعہ مزے لے کر بیان کیا ہے کہ گاؤں میں لڑکی تھی 18 یا 20 سال اس کی عمر تھی وہ بازار میں جاتے ہوئے ماں کو باوجود منع کرنے کے گراتی اور اس کا دودھ پینا شروع کر دیتی اور محمد صدیق خان کی تحقیق یہ ہے کہ فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

دیکھیے آئینہ اہل السنت

قاین ذی وقار! سوچیے کہ یہ سب کچھ ہونے میں کتنا وقت لگا ہو گا؟ اس تمام وقت کو فاضل بریلوی بغور ملاحظہ فرمارہے ہیں کیا یہ بد نظری میں داخل نہیں ہو گا؟

آگے آیئے! فاضل بریلوی نے ایک عجب تحقیق کی۔ اس تحقیق کو پڑھ کر ہمیں بھی داد دینی پڑی کہ واقعتہ ایسا محقق دنیا میں نہیں گزرا۔ وہ کیا تحقیق تھی آپ بھی پڑھ لیجیے:

عضو شرم گاہ پر دلائل ثبت فرماکر کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ کے اعضاء نو ہیں۔

انوار رضا، المیزان کا احمد رضا نمبر صفحہ 212

شرم گاہ سے جب اتنا لگاؤ تھا تو پھر یہ بھی سنیے کہ نماز کے قعدہ اخیرہ میں بیٹھے بیٹھے کیا کِیا فاضل صاحب نے؟ فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں:

قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد حرکتِ نفس سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا۔

ضیائے حرم کا اعلی حضرت نمبر ص 25، انوار رضا

اب بھی کہیں کہ گناہوں کی طرف میلان نہ تھا؟ تو علم وہبی کے لائق تو نہ رہے!

فاضل بریلوی کی جہالت کا ایک اور ثبوت

ڈاکٹر پروفیسر مسعود کہتے ہیں:

فاضل بریلوی اپنے عہد کے جلیل القدر عالم تھے مگر علمی حلقوں میں اب

تک صحیح تعارف نہ کرایا جاسکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو بڑی حد تک نابلد ہے چنانچہ ایک مجلس میں یہ راقم بھی موجود تھا کہ ایک فاضل نے فرمایا کہ مولانا احمد رضا خان کے پیرو تو زیادہ تر جاہل ہیں۔ گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے۔

فاضل بریلوی اور ترک موالات صفحہ 5

لوگوں میں یہ جو تاثر ہے کہ فاضل بریلوی جاہلوں کے پیشوا ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ ابو کلیم صدیق خان لکھتے ہیں:

آخر عام لوگوں میں جو شہرت ہوتی ہے اس کی کوئی بنیاد ضرور ہے۔

انوار احناف صفحہ 63

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مشہور محاورہ ہے زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

انوار احناف صفحہ 64

جو عام طور پر ایک تاثر پھیلا ہوا ہے بقول رضاخانی صاحب کے یہ نقارہ خدا ہے کہ واقعۃً فاضل بریلوی جاہل تھے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ جاہل ہی نئے فرقے نکال سکتا ہے اور وہی شرک و بدعت پھیلا سکتا ہے۔

تقدیم البریلویہ کا تحقیقی جائزہ صفحہ 23

معلوم ہوا کہ یہ سب کارستانی فاضل بریلوی نے جہالت کی بنیاد پر کی ہے۔

گھر کی گواہی

شاھد کا لفظ قرآن پاک کی سورۃ یوسف آیت نمبر 26 میں بھی استعمال ہوا ہے، فاضل بریلوی نے ترجمہ 'گواہ' کیا ہے اور دوسری جگہ سورہ احقاف آیت نمبر 10 میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے وہاں بھی فاضل بریلوی نے ترجمہ کیا ہے 'گواہ'۔

دیکھیے کنزالایمان ترجمہ قرآن

مگر مولوی محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

باقی رہا تمہارا اعتراض کہ شاہد کا معنی گواہ کے ہیں یہ کسی ان پڑھ کا ترجمہ ہے۔

مقیاس مناظرہ صفحہ 210

لو جی یہ فاضل بریلوی کو ان پڑھ ہم نے تو نہیں کہا یہ ان کے اپنے گھر کے افراد کہہ رہے ہیں۔ کیا ان پڑھ آدمی ترجمہ قرآن کر سکتا ہے؟ کیا اس کو اجازت دی جا سکتی ہے؟

ایک اور دلیل

فاضل بریلوی نے "انما عند الله هو خير لكم" النحل، آیت نمبر 94 کا ترجمہ کیا ہے بے شک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے۔

فاضل بریلوی نے انما کلمہ حصر کا ترجمہ بے شک کیا ہے جب کہ مولوی عبد المجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

انما کلمہ حصر ہے جس کا ترجمہ 'بے شک' کرنا درست نہیں، قبیح جہالت ہے۔

علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا قلع قمع صفحہ 70

اب جاہل ہم ہی تو نہیں کہہ رہے یہ تو اپنے بھی کہنے لگے ہیں۔

ایک اور دلیل

فاضل بریلوی سے پوچھا گیا کہ حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نہیں جائز، اس لیے کہ غیر مقلدین اہل ہوا سے ہیں اور اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

عرفان شریعت حصہ سوم صفحہ 25

کون ہے جو اس کو فاضل بریلوی کے علم پر دلیل بنائے؟ یہ تو فاضل بریلوی کی جہالت کی ہی دلیل بنے گی!

القصہ، ہم نے قدرے تفصیل سے عرض کیا ہے کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ کنز الایمان بہت ساری خامیوں سے بھرا ہوا ہے جو آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے اب تک ہم نے یہ باتیں گوش گذار کی ہیں کہ یہ ترجمہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے کیونکہ یہ علم سے کورے تھے۔ جاہل وجہالت کے لفظ آپ ملاحظہ فرما چکے انہی گھر سے مل گئے۔ اس لیے کنز الایمان سے بجائے استفادہ کے بچنے ہی میں خیر ہے۔ اگرچہ بریلوی حضرات تو ان کو بڑھا چڑھا کر یہاں تک لکھ رہے ہیں:

ان سے نقطہ برابر خطا نا ممکن تھی۔

احکام شریعت مکتبہ ضیاء القرآن مکتبہ نظامیہ صفحہ 27

سید الانس والجان، فتاوی رضویہ جلد 17 صفحہ 177

ان کو دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

وصایا شریف طبع اول صفحہ 24

لفظ محمد کی شکل بنا کر سوتے سر میم کہنیاں ح اور کمر دوسری میم اور پاؤں دال بن جاتے تھے اس طرح سونے کا فائدہ یہ تھا کہ ساری رات 70 ہزار فرشتے اس نام پاک درود پڑھتے رہتے تھے۔

سیرت امام احمد رضا صفحہ 45

ان کے چہرہ سے حسن مصطفی کی جھلک نظر آتی تھی۔

دو عظیم رہنما ابو حنیفہ ورضا صفحہ 159

فاضل بریلوی کا بچپن میں طوائف کو کرتا اٹھا کر دکھانے والا جو واقعہ ہے اس کو بریلوی حضرات نے من جانب اللہ لکھا ہے۔

فیضان اعلی حضرت صفحہ 87

یہ سب کچھ فضائل ومناقب تراشنے کے باوجود وہ جاہلوں کے پیشوا ہی رہے، جو یہ سب جھوٹ تراش کر بھی فاضل بریلوی سے جہالت کی سیاہی نہ دھو سکے۔

کنز الایمان کا تفصیلی جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اہل السنت والجماعت ! اعلی حضرت فاضل بریلوی نے ایک ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' لکھا جس میں غلطیوں کی بھرمار ہے اور یہ ترجمہ تحریف کا شاہکار ہے۔ اعلی حضرت نے اس میں مختلف اعتبار سے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ کبھی تو کسی لفظ کا بالکل ترجمہ ہی نہیں کرتے، کبھی کرتے ہیں تو ڈبل ڈبل ترجمہ کر دیتے ہیں، کبھی ایسا ترجمہ کر دیتے ہیں جو بالکل غلط ہوتا ہے، اور کبھی ایسے مشکل الفاظ سے ترجمہ کرتے ہیں جو اردو لغت میں بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملتے، اور کبھی ایسا ترجمہ کرتے ہیں جو فصاحت وبلاغت اور قرآن کریم کے شایان شان بالکل بھی نہیں ہوتا۔

اور بھی کئی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ''کنز الایمان'' کو عرب و عجم میں مسترد کر دیا گیا ہے۔ کہیں پابندی لگا دی گئی ہے اور کہیں اسے جلا دینے کا فتوی دیا گیا ہے۔ جیسا کہ انوار رضا، جمال کرم، ضیاء حرم کے اعلی حضرت نمبر وغیرہ میں یہ بات درج ہے۔ بہر حال کنز الایمان کو مسترد کرنے کی کئی وجوہات ہیں ان میں منجملہ یہ بھی ہے کہ اعلی حضرت نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ سابقہ تراجم کو پیش نظر رکھا اور نہ سابقہ مفسرین کی تفاسیر کو دیکھا بلکہ برجستہ اور بغیر سوچے سمجھے ترجمہ لکھوا دیتے اور یہ لکھوانا بھی قیلولہ اور آرام کے وقت ہوتا۔ جیسا کہ انوار رضا اور براہین صادق وغیرہا میں مذکور ہے۔ اب آپ سوچیں کہ جب پہلوں کے ترجمہ اور ان کی تفاسیر کو دیکھ کر ترجمہ بھی نہیں کرنا اور پھر کرنا بھی آرام کے وقت جب آدمی تھک کر چور چور ہو جاتا ہے تو ظاہر ہے پھر ایسے ہی گل کھلیں گے جیسا کہ کنز الایمان میں کھلے۔ شاید بریلوی حضرات کہیں کہ چلو دنیا نے اگر اس ترجمہ کو مسترد کر دیا تو کیا ہوا ہم نے تو مسترد نہیں کیا تو عرض ہے کہ بریلوی حضرات میں سے بھی کتنوں نے اسے رد کیا اور اس کی اغلاط

نکالی ہیں، بلکہ ہماری کتاب کا اصل موضوع بھی اعلی حضرت کی وہ اغلاط ہیں جن پر ان کے ادنی حضرات جابجا رد کرتے نظر آتے ہیں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے اس وقت کی ضرورت یہ ترجمہ بالکل بھی نہیں ہے جیسا کہ خود بریلویوں نے لکھا کہ:

(1) پیر کرم شام کے بیٹے حفیظ البرکات صاحب لکھتے ہیں:

"اس کے کچھ الفاظ موجودہ دور میں عام مروج نہیں ہیں عوام کو ان کے سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔

کنز الایمان: ص1142:ضیاء القرآن پبلیشرز

(2) مفتی عزیز احمد قادری بدایونی لکھتے ہیں:

"چونکہ اعلی حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کے ترجمے میں کچھ الفاظ فارسی عربی اور ایرانی اردو ترکیب پر مشتمل تھے جو پاکستان کے عام مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتے اس وجہ سے لوگ پوری طرح ترجمہ سمجھ نہیں پاتے"۔

مقدمہ ترجمہ قادری المعروف مقدمہ تفسیر ابن عباس اردو

(3) مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

اس میں ایسے الفاظ موجود ہیں جن کا استعمال آج کل محاورات میں متروک ہے۔

اعتذار البیان ترجمہ قرآن

خلاصۃ الکلام

کنز الایمان کئی جگہ

- ظاہر نظم قرآنی سے ہٹ کر ہے۔
- شان نزول سے مطابقت نہیں رکھتا۔
- فہم رسول ﷺ کے خلاف ہے۔

- وحی الٰہی کے خلاف ہے۔
- فہم صحابہؓ کے خلاف ہے۔
- غلط ترجمہ ہے۔
- احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔
- عقلاً مخدوش ہے۔
- صحیح نہیں۔
- ہر اعتبار سے نامناسب ہے۔
- قرآن مجید میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔
- ضعیف ہے۔
- سیاق وسباق کے خلاف ہے۔
- ترجمہ دشوار ہے۔
- برصغیر کی عوام کو سمجھ نہیں آتا۔
- پرانی اردو پر مشتمل ہے۔

جیسا کہ آپ کو آگے چل کر معلوم ہو گا۔

شاید یہی وجہ تھی کہ پروفیسر مسعود صاحب کو اپنے ہم مسلک ساتھیوں کے ساتھ شکوہ کناں ہونا پڑا وہ لکھتے ہیں:

"ساٹھ سال ہوئے ہیں کہ فاضل بریلوی نے قرآن کریم کا جیتا جاگتا اردو ترجمہ پیش کیا۔ ضرورت تھی کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جاتی مگر نہ معلوم کیوں یہ اتنی سست رفتاری سے چلا کہ بعد والے آگے بڑھ گئے۔ تعمیر پاکستان کے بعد تو ایسے جواہر پارے برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے ہیں مگر حقوق طباعت کی ہوس نے ہمارے بہت سے شہ پاروں کو دفن کر دیا، ممکن ہے اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا

ہو۔ خدا خدا کر کے چند سال ہوئے ہیں یہ پوری طرح منظر عام پر آیا۔ ایک عزیز نے اس کا مطالعہ کیا تو فرمایا ایک نیا ترجمہ شائع ہوا ہے مترجم کوئی مولوی احمد رضا خان صاحب ہیں۔ راقم نے عرض کیا یہ ترجمہ 1330ھ، 1911ء میں شائع ہو چکا تھا۔ مولانا محمود حسن کا ترجمہ 1338ھ، 1919ء میں مکمل ہوا اور 1342ھ، 1923ء میں منظر عام پر آیا۔ مولانا ابو الکلام آزاد، مودودی اور مولانا عبد الماجد دریا آبادی کے تراجم (مع تفسیر قرآن) تو بہت بعد کی چیزیں ہیں۔ لیکن یہ تراجم اس شان سے شائع کیے گئے کہ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ سابقین اولین پر شہرت میں سبقت لے گئے۔"

فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں: ص21

برادران اہل السنۃ والجماعۃ! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اعلی حضرت فاضل بریلوی کا ترجمہ موجودہ دور کے اندر مسترد اور مطعون ہوا ہے اس کی ایک وجہ ہم نے عرض کر دی تھی اب دوسری وجہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں اسلاف سے ہٹ کر غلط ترجمے کیے گئے ہیں۔

کنز الایمان میں غلط ترجموں کی نشاندہی بریلوی علماء کی زبانی

(1) لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

الفتح: آیت 2

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

کنز الایمان

یہ جو ترجمہ اعلی حضرت نے کیا ہے مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی نے لکھا ہے کہ یہ ترجمہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

شرح مسلم: ج7: ص325

پروفیسر محمد ابو الخیر زبیر حیدر آبادی نے بھی اس کو غلط ٹھہرایا ہے۔

خلاف اولی کے رد میں: ص311

اور سید محمد مدنی اشرفی جیلانی صاحب نے تو اعلی حضرت کے اس ترجمہ کو شان نزول، وحی الٰہی، فہم رسالت مآب ﷺ، فہم صحابہؓ کے خلاف قرار دیا ہے۔

التصدیقات لدفع التلبیسات: ص59

(2) اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا

البقرۃ: آیت 61

کے ترجمہ میں خان صاحب نے "مصرا" سے مراد خاص مصر کا قول بھی لکھا ہے جس کو مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے رد کرتے ہوئے اسے ضعیف قول لکھا ہے بلکہ آیت کریمہ اُدۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰۤى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ کے خلاف قرار دیا ہے۔

تفسیر نعیمی: ج1: ص374

(3) اعلی حضرت نے "رب العالمین" کا ترجمہ "مالک سارے جہاں والوں کا" کیا ہے، جبکہ پیر کرم شاہ الازہری فرماتے ہیں:

"جب میں نے ترجمہ شروع کیا تو بعض مقامات پر دوسرے مترجمین سے میرا اختلاف ہو گیا اللہ تعالی نے سورہ فاتحہ میں ارشاد فرمایا رب العالمین اس کا ترجمہ اکثر حضرات نے پالنے والا اور مالک وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ کیا ہے لیکن در حقیقت لفظ "رب" مصدر ہے اس کا معنی تربیت اور تربیت عربی میں کہتے ہیں کسی چیز کو اس کی ازلی استعداد اور فطری صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا اس لغوی مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے اب لفظ رب کا ترجمہ کریں تو پالنے والے یا مالک کے نہیں بلکہ ترجمہ ہو گا مرتبہ کمال تک پہنچانے والا"۔

جمال کرم: ج2: ص23

غور فرمائیں پیر صاحب نے اعلی حضرت کے ترجمہ کو ناقص قرار دیا۔

(4) قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡکِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ

سورہ قصص: آیت 27

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو۔

کنزالایمان

اس ترجمہ کے متعلق مفتی اقتدار خان نعیمی لکھتے ہیں:

"یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے نہ تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش ہے نہ کسی لفظ کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔ مہر زوجہ کے جو اصول وضوابط ہیں یا شرائط ہیں یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہے۔ علاوہ ازیں فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے"۔

تنقیدات علی مطبوعات: ص29

آگے لکھتے ہیں:

"بلکہ اس طرح کا مہر تو باقی ائمہ ثلاثہ کے بھی خلاف ہے"۔

تنقیدات علی مطبوعات ص:30

اور اقتدار خان صاحب کے والد مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

"موسیٰ علیہ السلام کا شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانا مہر نہ تھا بلکہ شرط نکاح تھی، شرط نکاح کچھ اور ہے مہر کچھ اور ہے اس لیے انہوں فرمایا تھا۔ علیٰ شرط کے لیے آتا ہے نہ کہ معاوضہ کے لیے نیز مہر مال ہو تا ہے نہ کہ خدمت بہر حال وہ شرط نکاح تھی"۔

تفسیر نعیمی: ج4:ص556، آل عمران آیت 19

باپ بیٹے نے اپنے اعلیٰ حضرت خان صاحب بریلوی کی جو خبر لی ہے اس پر ہمیں کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔

(5) وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ

البقرہ: آیت 259

ترجمہ: ”اور اپنے گدھے کو دیکھ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں۔

کنز الایمان

جبکہ پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

”اور اس کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں“۔

ضیاء القرآن: ج1: ص182

ڈاکٹر غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

”اس میں ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا“۔

عمدۃ البیان: ص166

صحیح بات بھی یہی ہے کہ ہڈیاں سلامت تھیں لیکن بکھری پڑی تھیں جیسا کہ اس آیت میں آگے آتا ہے کہ دیکھو ان ہڈیوں کی طرف کہ کیسے ہم ان کو جوڑتے ہیں۔

پیر کرم شاہ اس آیت **وانظر الی العظام کیف ننشزھا** کا ترجمہ کرتے ہیں:

”اور دیکھ ان ہڈیوں کو کہ ہم کیسے جوڑتے ہیں“۔

ضیاء القرآن: ج1: ص182

معلوم ہوا کہ سلامت تو تھیں لیکن بکھری ہوئی تھیں۔ اب دیکھیے کہ اعلی حضرت کا یہ کہنا کہ ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں یہ بات غلط ہوئی یا نہیں؟

(6) وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ

نحل: آیت 53

ترجمہ: اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی طرف پناہ لے جاتے ہو“۔

کنز الایمان

قارئین کرام ”تجئرون“ کی لغوی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں:

”تجئرون، جائر جؤار ای صاح یعنی چیخنا چلانا، جئر الرجل الی اللہ ای تضرع بالدعاء، تجئرون کا معنی رونا گڑ گڑنا“۔

ضیاء القرآن: ج2: ص576

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

”اس آیت میں فریاد کے لیے لفظ ہے تجئرون۔ اس کا معنی ہے چلا کر فریاد کرنا“۔

تبیان القرآن: 6: ص464

ابو الحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں:

”تجئرون جؤار سے ہے اور جؤار اصل میں صیاح الوحش یعنی جنگلی جانور کی چیخ کو کہتے ہیں اس کا استعمال محاورہ عرب میں رفع صوت بالدعا میں ہو گیا جس کا حاصل معنی تضرع وزاری کے ہو گئے“۔

تفسیر الحسنات: ج3:516

قارئین کرام! ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کنز الایمان والا ترجمہ ”پناہ لیتے ہو“ کسی طرح بھی درست نہیں اصل میں خان صاحب کو ایک دھوکا لگا ہے اور وہ یہ کہ وہ سمجھے کہ شاید اس لفظ کا معنی بھی وہی ہے جو ”اجار، یجیر“ کا ہے اس لیے پناہ لینے کا معنی کر دیا جو کہ ہر طرح سے غلط ہے کنز الایمان کے گن گانے والوں کو باہوش ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ ان کے اپنے ہی علماء خان صاحب کی تحقیق کو رد کر رہے ہیں۔

(7) وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ

النساء: آیت 157

ترجمہ: اور ان کے اس کہنے پر ہم نے مسیح عیسی بن مریم اللہ کے رسول کو

شہید کیا۔

کنزالایمان

قارئین ذی وقار! آپ اس بات کو سوچیے کہ قرآن پاک نے تو یہودیوں کا قول نقل کیا ہے اور دشمن کبھی بھی اپنے مقابل کے لیے اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ بھلا دشمن بھی کبھی اپنے مقابل کو شہید کہتا ہے؟ یہ خان صاحب کی کم فہمی ہے وہ بے تکی عقیدت میں فہم قرآن سے خود بھی محروم ہیں اور دوسروں کو بھی محروم کرنے کی پوری کوشش کنزالایمان میں کررہے ہیں (اعاذنا اللہ منہ) اس آیت کے متعلق مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

(8) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

توبہ آیت: 34

ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک بہت پادری اور جوگی۔

کنزالایمان

یہاں فاضل بریلوی نے "رہبان" کا معنی "جوگی" کیا ہے جو عقلاً و نقلاً درست نہیں ہے۔ نقلاً تو اس وجہ سے کہ:

آپ کے علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

"رہبان کا لفظ ان علماء نصاری کے ساتھ خاص ہے جو گرجوں میں رہتے ہیں"۔

تبیان القرآن: ج5: ص122

مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"رہبان عیسائیوں کے راہب تارک الدنیا گوشہ نشین"۔

تفسیر نعیمی: ج10: ص278

پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

”صحیح قول یہ ہے کہ اس میں اہل کتاب اور مسلمان سب داخل ہیں“۔

ضیاء القرآن: ج2: ص200

بہر کیف ان تمام اقوال کی روشنی میں ”جوگی“ جو کہ ہندو فقیر ہوتے ہیں وہ اس آیت کا مصداق کیسے ہوئے؟ اور عقلاً اس وجہ سے یہ ترجمہ غلط ہے کہ بقول بریلوی حضرات کے صحیح یہی ہے کہ اس لفظ میں اہل کتاب اور مسلمان سب شامل ہیں تو گویا خان صاحب جوگیوں کو یا تو اہل کتاب سمجھتے ہیں یا مسلمان سمجھتے ہیں اور یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

(9) فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ

الشوریٰ: آیت 24

ترجمہ: اور اگر چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے۔

کنزالایمان

قارئین کرام! خان صاحب بریلوی نے مہر سے مراد ”رحمت و حفاظت“ کی مہر مراد لی ہے جو کہ عقلاً و نقلاً مردود ہے۔ نقلاً تو اس وجہ سے کہ پہلے کے مفسرین نے اس قسم کی کوئی بات نہیں لکھی۔ بلکہ خان صاحب کی اس جدید تحقیق کو تو بریلویوں نے بھی ٹھکرادیا:

پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

”کفار عموماً ہرزہ سرائی کرتے کہ حضور علیہ السلام کا یہ کہنا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہے محض غلط و بہتان ہے۔ اللہ تعالی ان کی اس بے باکی پر اظہار حیرت کرتے ہیں اور اس کی تردید فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ہر آن اپنے رب سے ڈر رہا ہے جس کا دل اس کے خوف سے ہر وقت لبریز رہتا ہو کیا ایسی ہستی سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے خداوند ذو الجلال کی طرف غلط بات منسوب کرے گا؟ ہاں اگر آپ کا دل اے محبوب! اللہ تعالی کے خوف سے معمور نہ ہوتا بلکہ اللہ تعالی نے اس پر مہر لگادی ہوتی تو

پھر ایسا ممکن تھا"۔

ضیاء القرآن: ج4: ص379

بریلوی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ نے جو نبوت کا دعوی کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات تلاوت کر کے یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام ہے سو آپ کا یہ کہنا جھوٹ ہے اور اللہ تعالی پر افتراء ہے اللہ تعالی نے ان کے اس قول کو رد کرتے ہوئے فرمایا پس اگر اللہ چاہے تو وہ آپ کے دل پر مہر لگادے گا یعنی اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر ایسی مہر لگادیتا کہ آپ کسی چیز کا ادراک نہ کرسکتے نہ کسی حرف یا لفظ کا تلفظ کرسکتے حتی کہ آپ کوئی بات نہ کرسکتے۔۔۔ الخ"۔

تبیان القرآن: ج10: ص590

معلوم ہو گیا کہ یہ مہر حفاظت ورحمت کی نہیں تھی کیونکہ وہ تو ہر دم آپ پر تھی یہ مہر تو اور ہے خان صاحب کا اس مہر کو رحمت و حفاظت کی مہر سمجھنا قرآن فہمی سے بے خبری کی دلیل ہے۔ بریلوی مسلک کے دو ذمہ دار حضرات خان صاحب کی بات کا رد کررہے ہیں، اور عقلاً یہ ترجمہ اس وجہ سے غلط ہے کہ اعلی حضرت کا ترجمہ پڑھنے سے یہ سمجھ آتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے قلب اطہر پر رحمت و حفاظت کی مہر نہیں لگائی گئی تھی جبکہ یہ بات انتہائی غلط ہے۔ اس پر شاید کسی پڑھے لکھے کو اشکال ہو کہ یہ تو مفہوم مخالف ہے اور مفہوم مخالف کا اعتبار کرنا ناجائز ہے تو جواباً عرض ہے کہ یہ ترجمہ صرف اہل علم ہی نہیں پڑھتے بلکہ عوام الناس بھی پڑھتے ہیں اور وہ اس سے یہی کچھ مراد لیتے ہیں جو ہم نے عرض کیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ مفہوم مخالف خان صاحب بریلوی کے ہاں معتبر ہے ملاحظہ ہو:

"مفہوم مخالف حنفیہ کے نزدیک عبارت شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں معتبر

نہیں کلام صحابہ و من بعد ھم میں معتبر ہے"۔

فہارس فتاوی رضویہ: ص105

بہر حال یہ ترجمہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح سے سلف صالحین مفسرین کرام کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

(10) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ

مریم: آیت 4

ترجمہ: عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی۔

کنزالایمان

یہاں خان صاحب نے العظم کا ترجمہ "ہڈی" کیا ہے جبکہ انہی کے گھر کے ذمہ دار حضرات کچھ اور کہتے ہیں۔ چنانچہ:

پیر ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں:

"العظم" ہڈیاں۔

تفسیر الحسنات: ج4:ص38

مفتی اقتدار خان نعیمی لکھتے ہیں:

"واحد جنسی ہے ترجمہ ہے تمام ہڈیاں"۔

تفسیر نعیمی: ج16:ص118

خان صاحب چونکہ مستقل کسی سے پڑھے نہیں اس لیے الف لام جنسی کو پہچانا نہیں۔

(11) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

الضحیٰ: آیت 3

ترجمہ: تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

کنزالایمان

"مکروہ" کا لفظ اگرچہ خان صاحب نے نفی کے ساتھ لکھا ہے لیکن نفی کے ساتھ بھی اس قسم کے الفاظ آپ ﷺ کے شایان شان نہیں۔ اس قسم کے الفاظ میں آپ علیہ السلام کے لیے حوصلہ افزائی تصور نہیں ہو سکتی کم از کم عشق و محبت کے ببانگ دہل دعوے کرنے والوں کو یہ زیبا نہیں۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے کیسا عمدہ ترجمہ کیا:

"نہ وہ ناخوش ہوا"۔

(12) اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ

الم شرح: آیت 3

ترجمہ: جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی۔

کنز الایمان

آپ دیکھیں کہ عشق و محبت کے دعویدار کیسے ہچکولے کھا رہے ہیں اور آپ ﷺ کے شایان شان بہترین لفظ بھی ان کو نہیں مل رہا۔ ساری زندگی جو اللہ و رسول اور صحابہ و اسلاف کی توہین کرے اسے کیسے اچھے الفاظ نظر آسکتے ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"جس نے تیری کمر کو جھکا دیا تھا"

کنز الایمان میں نبی ﷺ کو "تو" کہہ کر مخاطب کرنا

(1) جناب ابن پیر کرم شاہ حفیظ البرکات شاہ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حضور ﷺ کو صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی لفظ استعمال کیے جائیں اردو زبان میں "تو" کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے"۔

کنز الایمان: ص1100: ضیاء القرآن پبلیشرز

(2) مفتی اقتدار خان نعیمی لکھتے ہیں:

”حضور اقدس ﷺ کو صرف نام لے کر یا ”تو“، ”تا“ کر کے یا بشر، انسان، بھائی، بیٹا، چچا، تایا کہہ کر ہی پکارنا ہے تو تجھ میں اور ابو جہل اور ابو لہب دیگر کفار و خبثاء میں کیا فرق رہے گا؟

فتاوی نعیمیہ: ج5: ص158

(3) حفیظ البرکات شاہ لکھتے ہیں:

”اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔ ہاں اللہ کے لیے تو، تُو استعمال کیا جاسکتا ہے کہ وہ مالک اور خالق اور بندے کا راز دار ہے لیکن حضور ﷺ فداہ امی وابی کے لیے تو استعمال کرنا اردو ادب و زبان کے خلاف ہو گا“۔

کنزالایمان: ص1100: ضیاء القرآن پبلشرز

(4) فاضل بریلوی کے والد مولوی نقی علی خان لکھتے ہیں:

”ان دیار (برصغیر پاک وہند) میں کسی معظم کو ”تو“ کہنا گناہ اور ہمسر کو بھی اس طرح خطاب کرنا بے جا ہے“۔

اصول الرشاد: ص168، 169

(5) ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

”عرب میں باپ اور بادشاہ سے کاف کے ساتھ (جس کا ترجمہ تو ہے) خطاب کرتے ہیں اور اس ملک میں یہ لفظ کسی معظم بلکہ ہمسر سے بھی کہنا گستاخی اور بے ہودگی سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو ”تو“ کہے گا شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور تعزیر و تنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا“۔

اصول الرشاد: ص228

(6) مولوی محمد حنیف خان رضوی بریلوی نے اس کتاب کے مقدمہ میں اس کی تلخیص کی ہے وہ لکھتے ہیں:

”ہمارے دیار میں کسی معظم و بزرگ بلکہ ساتھی اور ہمسر کو بھی ”تو“ کہنا خلاف ادب اور گستاخی قرار پائے گا“۔

مقدمہ اصول الرشاد

اب ذرا دیدہ عبرت سے ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تمام فتوے کس طرح خان صاحب کے گلے میں فٹ ہوتے ہیں کیونکہ وہ کئی مقامات پر نبی کریم ﷺ کے لیے ”تو“ کا لفظ اپنے ترجمہ میں استعمال کر رہے ہیں صرف چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(1) تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ

البقرۃ: آیت 273

ترجمہ: تُو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا۔

کنزالایمان

(2) فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِيْنَ

یونس: آیت 106

ترجمہ: پھر اگر ایسا کیا تو اس وقت تُو ظالموں میں سے ہو گا۔

کنزالایمان

(3) وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ...الخ

آل عمران: آیت 75

ترجمہ: اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تُو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دیگا اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے۔

کنزالایمان

(4) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا

السبا: آیت 51

ترجمہ: کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے۔

کنز الایمان

(5) وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

المائدہ: آیت 41

ترجمہ: اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے گا

کنز الایمان

(6) لَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ

انفال: آیت 50

ترجمہ: کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں۔

کنز الایمان

(7) اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ۔ ۔الخ

الروم: آیت 48)

ترجمہ: اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان پر جیسا چاہے اور اسے پارہ پارہ کر دیتا ہے تو تُو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے۔

کنز الایمان

(8) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

الزمر: آیت 21

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔

کنز الایمان

اس کے علاوہ القارعۃ: آیت 3، الانفطار آیت 19، المرسلات آیت 14، الدھر آیت 19، المنافقون آیت 4، الھمزہ آیت 5، القارعۃ آیت 10 میں بھی نبی

کریم ﷺ کو "تُو" کہہ کر مخاطب کیا۔

قارئین کرام نمونے کے طور پر چند جگہوں کے ترجمے ہم نے پیش کر دیے ہیں جن میں اعلی حضرت نے نبی پاک ﷺ کے لیے "تُو" کا لفظ استعمال کیا اور بقول حفیظ البرکات خان صاحب نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اور بقول مفتی اقتدار احمد کے، خان صاحب بریلوی اور ابو جہل وابو لہب میں کوئی فرق نہیں اور بقول مولوی نقی علی خان ان کے بیٹے مولوی احمد رضا خان صاحب قابل تعزیر ہیں۔ کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس ترجمہ میں نبی کریم ﷺ کی ناموس کا مکمل تحفظ کیا گیا ہے؟

ترجمہ کنز الایمان میں ذو معنی الفاظ کا استعمال

قارئین کرام! بریلوی علماء نے ایک اصول لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

(1) پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"ہر ایسے لفظ کا استعمال بارگاہ رسالت میں ممنوع ہے جس میں تنقیص اور بے ادبی کا احتمال ہو"۔

ضیاء القرآن: ج1: ص83

(2) مفتی احمد یار صاحب نعیمی لکھتے ہیں:

"اللہ تعالی اور حضور ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ بولنا حرام ہیں جن میں بے ادبی کا ادنی شائبہ بھی ہو"۔

تفسیر نعیمی: ج1: ص537

(3) پیر ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں:

"جس کلمہ میں ان کی شان میں ترک ادب کا وہم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے"۔

تفسیر الحسنات: ج1: ص245

(4) بریلوی صدر الافاضل مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

”جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے“۔

خزائن العرفان: ص29۔ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

(5) بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

”جس لفظ میں توہین کا معنی نکلتا ہو اس لفظ کو نبی ﷺ کی جناب میں استعمال کرنا جائز نہیں“۔

تبیان القرآن: ج1: ص474

(6) مولوی حسن علی رضوی میلسی لکھتا ہے:

”جن الفاظ کا ایک معنی صحیح اور ایک معنی غلط اور بے ادبی و گستاخی پر مبنی ہو ایسا ذو معنی الفاظ بھی سخت ممنوع ہے۔ للکفرین میں واضح اشارہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی شان ارفع میں ادنی بے ادبی بھی کفر قطعی ہے“۔

محاسبہ دیوبندیت

قارئین کرام! بڑا لمبا سلسلہ ہو جائے گا اگر ہم نے تمام حوالہ جات نقل کرنا شروع کیے تو، سر دست یہی کافی ہے۔ اب آیئے اعلی حضرت کی طرف:

(1) اعلی حضرت نے ”سورہ الضحی“ کی آیت نمبر7 ووجدك ضالا فهدى کا ترجمہ کیا ہے:

”اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی“۔

کنز الایمان

اور دوسری طرف اعلی حضرت ”زلیخا“ کے لیے بھی یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

یوسف: آیت 30

ترجمہ: ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں۔

کنز الایمان

قارئین کرام! نبی پاک ﷺ کی اللہ کے لیے جو محبت اور تڑپ تھی وہ کتنی عمدہ اور اچھی تھی اس کے اچھا ہونے میں کسی کو کلام نہیں نہ اپنے اس کا انکار کرتے ہیں نہ بیگانے۔ خان صاحب نے اس محبت و تڑپ کو بھی خود رفتہ کہا اور جو تڑپ زلیخا کو سیدنا یوسف علیہ السلام کے لیے تھی وہ اچھی تو نہ تھی کیونکہ اس نے اس تڑپ و محبت میں آکر اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے غلط طریقہ اپنایا۔ اعلی حضرت نے اس تڑپ اور اس سوچ کو جو وہ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی اس کو بھی خود رفتہ کہا۔

اب بتائیے کیا یہ کلمہ صرف صحیح لفظ یا صرف صحیح معنی کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے؟ اعلی حضرت کی اپنی تصریح سے معلوم ہوا کہ یہ لفظ "خود رفتہ" ایک گندی تڑپ اور سوچ اور غلط قسم کے پروگرام کے لیے بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ اعلی حضرت نے بولا ہے تو کیا ایسا لفظ نبی پاک ﷺ کی عظمت و شان کے مناسب ہے؟ ہرگز نہیں اب وہ سارے فتوے اعلی حضرت پر لگتے ہیں یا نہیں؟ اس کا فیصلہ کرنا مشکل نہیں۔

سعیدی صاحب کے نزدیک یہ کفر ہے جبکہ حسن علی رضوی کے نزدیک تو یہ کفر قطعی ہے اور کفر کو کون احمق درست کہہ سکتا ہے؟

(15) مولوی غلام رسول سعیدی کا نقطۂ نظر کہ جس لفظ میں توہین کا معنی نکلتا ہو اس لفظ کو نبی ﷺ کی جناب میں استعمال کرنا جائز نہیں اور نبی ﷺ کی توہین کفر ہے اور احمد یار نعیمی کے الفاظ بھی ذہن میں رکھیں کہ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالی اور حضور ﷺ کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقعہ نہ ملے۔

نور العرفان: ص24 مطبوعہ گجرات

اور حسن علی رضوی کا اصول تو بالکل مت بھولیے۔ اب اس اصول پر ذرا اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ ہم پرکھ لیتے ہیں:

(1) وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ

البقرۃ: آیت 263

ترجمہ: اور اللہ بے پروا حلیم والا ہے۔

کنز الایمان

قارئین کرام! پیر محمد افضل قادری نے "فیروز اللغات" سے استدلال کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں معتبر ہے اس لیے آیئے اس لغت کو دیکھتے ہیں کہ اس میں "بے پرواہ" کا کیا معنی کیا گیا ہے:

"بے پروا: غافل، بے فکر، مستغنی، دولت مند، سست، کاہل، توجہ نہ کرنے والا، دھیان نہ دینے والا، بے غرض، توکل"۔

جامع فیروز اللغات: ص244

کیا غافل اور سست و کاہل وغیرہا اللہ کی شان کے لائق ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اعلیٰ حضرت کے متعلق اور ان کے کنز الایمان کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

(2) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

البقرۃ: آیت 267

ترجمہ: اور جان رکھو اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

کنز الایمان

قارئین کرام! "سراہا گیا" کا لفظ اعلیٰ حضرت نے استعمال کیا ہے، اب آیئے اسی فیروز اللغات کو دیکھیے اس میں لکھا ہے کہ:

"سراہنا: تعریف کرنا، قدر کرنا، داد دینا، چاپلوسی یا خوشامد کرنا"۔

جامع فیروز اللغات: ص754

کیا چاپلوسی یا خوشامد کرنا جیسے عامیانہ الفاظ ذات خدا کے لیے مناسب ہیں؟

ہرگز نہیں! بریلویوں کے اپنے اصول سے یہ درست نہیں۔

(3) فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْکُفْرَ

آل عمران: آیت 52

ترجمہ: پھر عیسیٰ نے ان سے کفر پایا۔

کنزالایمان

یہاں اعلیٰ حضرت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے "پایا" کا لفظ استعمال کیا ہے اور بریلوی ملاؤں کے نزدیک مشہور و معتبر کتاب "فیروز اللغات" میں لکھا ہے کہ:

"پانا:، کھانا نوش کرنا، وصول کرنا، ہاتھ آنا، معلوم ہونا، جاننا، بھوگنا، بھرنا، اٹھانا، برداشت کرنا، سہنا"۔

جامع فیروز اللغات: ص267

ان میں کئی معنی ایسے ہیں جن کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اس آیت میں استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرمالیں لہٰذا بریلوی اصول میں یہ لفظ نبی عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔

(4) لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ

الاحزاب: آیت 60

ترجمہ: تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہہ دیں گے۔

کنزالایمان

یہاں اعلیٰ حضرت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے "شہہ دیں گے" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بریلویوں کے ہاں مشہور و معروف اور معتبر لغت جامع فیروز اللغات میں اس کا معنی لکھا ہے:

"شہ دینا: اکسانا، بہکانا، شطرنج کے بادشاہ کو کشت دینا وغیرہ"۔

کیا ان میں بہکانا وغیرہ جو معنی ہیں ان کو نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب کرنا درست ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بریلوی اصول کے تحت ایسے ذو معنی الفاظ نبی پاک ﷺ کی شان میں استعمال کرنے پر خان صاحب قطعی کافر ہوئے یا نہیں؟

(5) فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰی

عبس: آیت 6

ترجمہ: تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو۔

کنز الایمان

یہاں اعلی حضرت نے نبی پاک ﷺ کے لیے پیچھے پڑتے ہو لفظ استعمال کیا ہے یہ کتنا عامیانہ لفظ ہے! فیروز اللغات میں اس کا معنی لکھا ہے:

"پیچھے پڑنا: لپٹنا، سر ہونا، ستانا، دق کرنا، دشمنی کرنا، رسوائی چاہنا"۔

جامع فیروز اللغات: ص 327

تو جناب ان میں ستانا، دق کرنا، دشمنی کرنا وغیرہم الفاظ کا استعمال نبی پاک ﷺ کے لیے بالکل جائز نہیں تو پھر بریلوی اصول میں یہ لفظ پیچھے پڑنا سرکار طیبہ ﷺ کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔ خان صاحب نے تو یہ لفظ استعمال کیا ہے کیا پھر خان صاحب کے متعلق کیا فتوی ہے؟

(6) وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

سورہ الضحی: آیت 8

ترجمہ: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

کنز الایمان

اعلی حضرت نے یہاں نبی پاک ﷺ کے لیے "خود رفتہ" کا لفظ استعمال کیا اور بریلویوں کی محبوب لغت میں اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"خود رفتہ: بے خبر، بے خود، جسے اپنے آپ کی خبر نہ ہو"۔

جامع فیروز اللغات: ص599

اور بے خبر کے معانی اسی لغت میں:

"غافل، بے ہوش، ناسمجھ، بے وقوف، جاہل وغیرہا"۔

جامع فیروز اللغات: ص244

لکھے ہیں۔ کیا یہ لفظ آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنا درست ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر لفظ خود رفتہ جب ایسے برے معنی کا احتمال رکھتا ہے تو تمہارے اصول کے تحت اسے نبی ﷺ کے لیے استعمال کرنا نہ صرف گستاخی بلکہ قطعی کفر ہے۔ لہٰذا ماننیے کہ اعلیٰ حضرت نے جگہ جگہ اپنے اس ترجمے میں ٹھوکریں کھائی ہیں اور عظمت نبوی ﷺ کو بالکل پیش نظر نہ رکھا۔

(7) قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ

الشعراء: آیت 20

ترجمہ: موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔

کنز الایمان

یہاں خان صاحب بریلوی نے نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے "راہ کی خبر نہ تھی" کا جملہ استعمال کیا اس لفظ کا معنی کیا بنتا ہے "نمبر6" میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

(8) نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ۔۔ الخ

توبہ: آیت 67

ترجمہ: وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انھیں چھوڑ دیا۔

کنز الایمان

یہاں خان صاحب بریلوی نے کافروں کے لیے بھی "چھوڑ بیٹھے" کا لفظ

استعمال کیا ہے اور اللہ کے لیے بھی ”چھوڑ دیا“ کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ کافروں کا چھوڑنا برا ہے اور انتہائی قبیح فعل ہے۔ اب اسی چھوڑنے کو جو قبیح فعل کا احتمال رکھتا ہے تو یہ اللہ تعالی کے لیے استعمال کرنا کیسے مناسب ہو گا؟ جبکہ تمہارے اصول میں یہ بات طے شدہ ہے جیسا کہ ڈاکٹر طاہر القادری بریلوی لکھتے ہیں:

”جن کلمات کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہو یعنی وہ ایسے ذو معنی لفظ ہوں کہ ان میں اچھے مفہوم کے علاوہ برا مفہوم بھی ہو معلوم ہو اور متعارف ہو ان کا استعمال صریح گستاخی ہو گا“۔

تفسیر منہاج القرآن: ج1: ص393

کیا اعلی حضرت اس گستاخی کے زمرہ میں نہیں آتے؟ کیا اعلی حضرت نے ذو معنی الفاظ اللہ تعالی کی ذات اور اس کے محبوب نبی کریم ﷺ کے لیے استعمال نہیں کیے؟ ضرور کیے ہیں تو پھر ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ اعلی حضرت گستاخ خدا اور گستاخ رسول ﷺ ہیں۔

(9) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِ اَنْ يَّضْرِبَ۔۔الخ

البقرہ: آیت 26

ترجمہ: بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے“۔

کنز الایمان

خان صاحب بریلوی نے یہاں اللہ تعالی کے لیے ”حیا“ کا لفظ استعمال کیا ہے اور حیا کے معانی ملاحظہ فرمائیں:

”شرم و غیرت، جب بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اس رکاوٹ کا نام حیا ہے“۔

تفسیر نعیمی: ج1: ص198: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور

قارئین کرام! ماقبل میں ذکر کردہ بریلوی اصولوں کی روشنی میں دیکھیں کہ حیا کے یہ معانی بالخصوص تیسرا معنی خدا تعالی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر خان صاحب جو بریلویوں کے اعلی حضرت ہیں ان کے متعلق کم از کم گستاخ رسول اور گستاخ خدا کا فتوی تو صادر ہونا چاہیے یا یہ ٹکے ٹکے کے فتوے بریلویوں نے ہم مظلوموں کے لیے چھوڑ رکھے ہیں؟

خان صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں بہت سے مقامات پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ایسے الفاظ بطور ترجمہ استعمال کیے ہیں جو اگرچہ صحیح معنی بھی رکھتے ہوں مگر لغت میں ان کے دوسرے انتہائی قبیح معنی بھی موجود ہیں جو ہرگز اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شایان شان نہیں۔ جیسا کہ ابھی گذرا ہے بریلوی اصول کے تحت ایسے الفاظ استعمال کرنا صریح گستاخی ہے اور خود بریلویوں نے تسلیم کیا ہے کہ صریح گستاخی کا وبال کفر ہے۔ لہذا ہم یہ اصول وضع کرنے والے رضاخانیوں اور ان کی جماعت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ باہمی مشورہ کرکے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے خان صاحب کی تکفیر کا کوئی ٹھوس فتوی شائع کیا جائے۔

ترجمہ کنز الایمان اور دو قومی نظریہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحاً اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

المومنون: آیت 23

ترجمہ: اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو۔

کنز الایمان

قارئین کرام! یہاں ترجمہ میں "اے میری قوم" سے ایک شبہ ہوتا ہے

جس کو بریلویوں کے غزالی زماں جناب احمد سعید کاظمی شاہ صاحب ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"لفظ قوم سے متحدہ قومیت کے نو ایجاد نظریے کی طرف ذہن بھٹک سکتا تھا اور یہ وہم پیدا ہو سکتا تھا کہ جب کفار و مشرکین انبیاء علیہم السلام کی قوم قرار پا سکتے ہیں تو ہندو اور مسلم ایک قوم کیوں نہیں ہو سکتے؟ یہ حقیقت ہے کہ متحدہ قومیت کا تصور پاکستان سے متصادم ہی نہیں بلکہ پاکستان کی اساس کو منہدم کر دینے کے مترادف ہے"۔

مقدمہ ترجمہ البیان

قارئین کرام! اس سے ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ کنز الایمان پاکستان کی اساس کو منہدم کرتا ہے لہٰذا ایسے ملک دشمن ترجمہ پر فوراً پابندی لگنی چاہیے۔ بقول کاظمی صاحب اس ایہام و اشتباہ سے بچنے کے لیے لفظ قوم کا ترجمہ موقع محل کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسب الفاظ سے کیا جائے گا۔ اور کاظمی صاحب نے ترجمہ کیا ہے:

"اے میرے (مخاطب) لوگو"۔

البیان

تو ثابت ہوا کہ کاظمی صاحب کے نزدیک ترجمہ اعلیٰ حضرت درست نہیں۔

کنز الایمان ترجمہ کا حق ادا نہیں کرتا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَات

البقرہ: آیت 154

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔

کنز الایمان

علامہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"لفظ خدا سے اس کا ترجمہ کرنا ترجمہ اور تعریف کا حق ادا نہیں کرتا"۔

مقدمہ ترجمہ البیان

تو اعلی حضرت کا ترجمہ نہ ہی ترجمے کا حق ادا کرتا ہے اور نہ ہی تعریف کا۔

قارئین کرام! ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ کاظمی صاحب کی تنقید نقل کی ہے وہ اس لفظ کو لفظ اللہ کا مناسب ترجمہ خیال نہیں کرتے تو ثابت ہوا کہ ترجمہ کنزالایمان جگہ جگہ کمزوریوں سے پر ہے جس کا اقرار درپردہ خود بریلویوں کو بھی ہے۔

بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"خدا رب کا نام نہیں بلکہ اس کی صفت یعنی مالک کا ترجمہ ہے۔ خدا کی صفت کا ترجمہ ہر زبان میں کرنا جائز ہے مگر نام کے لیے ضروری ہے کہ وہ عربی یا عبرانی زبان کا ہو"۔

رسائل نعیمیہ: ص387

قارئین کرام! خان صاحب بریلوی لفظ اللہ جو کہ نام ہے اس کا ترجمہ خدا کیا ہے تو نعیمی صاحب کے نزدیک خان صاحب بریلوی نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اگر لفظ اللہ کا ترجمہ کیا ہے تو بھی ٹھوکر کھائی ہے اور اگر لفظ اللہ تعالی کا نام نہیں بلکہ صفت سمجھ کر ترجمہ خدا کیا ہے تب بھی ٹھوکر کھائی ہے۔

حاظر ناظر اور کنزالایمان

وَ كُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شَاهِدِيۡنَ

الانبیاء: آیت 78

ترجمہ: اور ہم ان کے حکم کے وقت حاظر تھے۔

کنزالایمان

قارئین کرام! یہاں اعلی حضرت احمد رضا خان صاحب نے اللہ تعالی کے لیے "حاضر" کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ بریلوی اصول اور فتاوی کے مطابق اللہ تعالی

کے لیے حاضر کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ گستاخی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں چند حوالے:

(1) مولوی ابو کلیم محمد صدیق فانی بریلوی لکھتے ہیں:

"اہل علم غور فرمائیں کہ معانی منقولہ کے اعتبار سے کیا اللہ تعالی پر لفظ حاضر کا اطلاق ممکن ہے نہیں اور ہر گز نہیں"۔

آئینہ اہلسنت: ص87

(2) مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

"حاضر کا مطلب یہ ہے کہ حاضر وہ ہے جو مکان میں ہو اور ناظر وہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے دیکھے اس معنی پر اللہ تعالی کے لیے ماننا صریح کفر ہے"۔

ندائے یا رسول اللہ: ص35،36

کیا اویسی صاحب مولوی احمد رضا خان صاحب پر صریح کفر کا فتوی لگائیں گے؟

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو گئی

اعلی حضرت نے امت میں کسی کو معاف نہیں کیا ہر ایک کو کافر کہا اللہ نے اعلی حضرت کے گھر سے ہی ان پر کفر کا فتوی لگا دیا۔

(3) مفتی وقار الدین صاحب لکھتے ہیں:

"حاضر کے معنی جو لغت میں ہیں ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالی کی ذات پر ان الفاظ کا اطلاق جائز نہیں ہے۔ حاضر کے معنی عربی لغت کی معروف و معتبر کتاب المنجد، مختار الصحاح وغیرہ میں یہ لکھے ہیں نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ۔ جو چیز کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں"۔

وقار الفتاوی: ج1: ص66

ان بریلوی فتاوی جات کی روشنی میں اعلی حضرت کا ترجمہ بالکل بھی درست

نہیں ہو سکتا۔

کنزالایمان ترجمے کی دیگر کمزوریاں

(1) قَالَ لَاَقۡتُلَنَّكَ

المائدہ: آیت 27

ترجمہ: بولا قسم ہے میں تجھے قتل کروں گا۔

کنزالایمان

قارئین کرام! شریعت میں قسم کے لیے الفاظ مقرر ہیں لیکن خان صاحب کی ٹھوکر کو ملاحظہ فرمائیں کہ لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کو قسم سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیا اگر کوئی کہے کہ ضرور بالضرور کل روزہ رکھوں گا لیکن رکھ نہ سکا تو کیا یہ قسم کہلائے گی؟ پھر اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ قسم نہیں مگر خان صاحب کو دیکھیے کہ اس کو قسم بنا کر کیسے امت مسلمہ کا دامن چھوڑ رہے ہیں۔

(2) مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ وَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ

المائدہ: آیت 66

ترجمہ: ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔

کنزالایمان

کیا اس ترجمہ سے یہ نہیں واضح ہو رہا ہے کہ اگر کوئی گروہ اعتدال پر ہے تو اس میں بھی اکثر لوگ برے کام کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ ان میں ایک جماعت اعتدال پسند بھی ہے۔ لیکن خان صاحب نے اس کا مفہوم جمہور امت سے کٹ کر مختلف کیا ہے۔ اگر خان صاحب لفظ "اگر" نہ لاتے تو مفہوم درست ہو سکتا تھا لیکن خان صاحب کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

(3) مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيۡهِ وَ جَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَ عَبَدَ

الطَّاغُوتَ

المائدہ: آیت 60

ترجمہ: وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیے بندر اور سور اور شیطان کے پجاری۔

کنزالایمان

اعلی حضرت نے یہاں یہ ٹھوکر کھائی کہ "عَبَدَ" کو اسم سمجھ کر اس کا ترجمہ اسم والا کیا اور اس کو مضاف سمجھا اور پھر اس کو معمول جَعَلَ کا بنایا جس کا مطلب صاف سمجھ آرہا ہے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بندر، سور اور شیطان کا پجاری بنادیا معاذ اللہ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔

عَبَدَ الطَّاغُوتَ جو جملہ ہے یہ "جَعَلَ" کا معمول نہیں بلکہ اس کا "جَعَلَ" پر عطف ہے اور مطلب یہ ہے:

"جن لوگوں کا اللہ کے ہاں بدترین درجہ ہے ان میں پہلا طبقہ وہ ہے جس پر اللہ نے لعنت کی دوسرا جس پر اللہ نے غضب کیا تیسرا جن کو بندر اور خنزیر بنادیا اور چوتھا طبقہ وہ ہے جنہوں نے شیطان کی عبادت کی"۔

اب دیکھیے اور اعلی حضرت کی اس تحریف قرآن پر ان کو داد دیجیے اور یقین جانیے کہ تحریف قرآن کے سلسلے میں خان صاحب نے اپنے سے پہلوں کو بالکل مات دے دی ہے۔

(4) وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

المائدہ: آیت 95

ترجمہ: اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔

کنزالایمان

قارئین کرام! احناف کے ہاں جزاء قیمت کے لحاظ سے ہی مقرر ہو سکتی ہے لیکن خان صاحب بریلوی کو دیکھیے جن کو بریلوی امام شامیؒ سے بلند مرتبہ ابن ہمامؒ کا استاد کہتے ہیں کیسے حنفیت کا رد کر رہے ہیں "ویسا ہی جانور مویشی دے" تو اب بھی کسی کو شک ہے خان صاحب کے حنفیت سے علیحدہ ہونے پر؟۔ خان صاحب حنفی ہونے کا دعوی کرنے کے باوجود بھی احناف کا رد کر رہے ہیں تو یہ حنفیت کو چھوڑنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اس آیت کے ترجمہ کی تفصیل "اصول فقہ" کی ابتدائی کتاب "اصول الشاشی صفحہ 13" میں دیکھیے جہاں خان صاحب کا رد ہے۔ کہ اس نص سے نظیر واجب نہیں ہوتی کہ مثل صوری ہی دینی پڑے۔ یہ درست نہیں۔

(5) قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ

انعام: آیت 66

ترجمہ: تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا نہیں۔

کنزالایمان

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

غاشیہ: آیت 22

ترجمہ: تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں۔

کنزالایمان

بریلی کے اعلی حضرت نے "وکیل" اور "مصیطر" دونوں کا ترجمہ "کڑوڑا" جیسے بھاری بھر کم الفاظ سے کیا ہے گویا ان کے نزدیک یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے دونوں جگہ علیحدہ لفظ ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ضرور ان دونوں کے معنی میں کچھ فرق ہے وگرنہ ایک ہی لفظ استعمال کیا جاتا۔

(6) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ

البقرہ: آیت 143

ترجمہ: اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔

کنزالایمان

جبکہ علامہ سعیدی بریلوی لکھتے ہیں:

"اس عبارت میں دیکھنے سے متبادر جاننا ہے اس لیے یہ عبارت محل اشکال ہے کیونکہ اس قسم کی عبارت میں دیکھنے کا لفظ جاننے کے معنی میں بولا جاتا ہے"۔

تبیان القرآن: ج1: ص575

اگر جاننے کا معنی مراد ہو تو اس پر سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"یہ لازم آتا ہے کہ تحویل قبلہ سے پہلے اللہ تعالی کو یہ علم نہیں تھا کہ رسول کی پیروی کرنے والے اور دین سے پھر جانے والے کون ہیں"۔

تبیان القرآن: ج1: ص574

تو قارئین کرام آپ نے دیکھ لیا کہ ترجمہ رضوی کو خود رضوی ہی مطعون و مجروح ٹھہرا رہے ہیں۔ جب ترجمہ کے ساتھ خود اپنوں کا یہ رویہ ہو تو دوسرے اس کے ساتھ کیا کچھ نہ کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترجمہ کنزالایمان ہے ہی اتنا غلط کہ پرائے تو پرائے اپنے بھی اس پر جرح و اعتراض کرنے پر مجبور ہیں۔

(7) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ

البقرۃ: آیت 26

ترجمہ: بے شک اللہ اس بات سے حیا نہیں فرماتا۔

کنزالایمان

قارئین کرام! علامہ کاظمی لکھتے ہیں:

"یستحی حیاء سے ماخوذ ہے حیاء کے معنی ہیں انقباض نفس کے باعث کسی کام کو ترک کر دینا اللہ تعالی انقباض نفس سے پاک ہے اس لیے یہاں یستحی کے معنی

ہیں لا یترك (ترک نہیں فرماتا)"۔

التبیان مع البیان: ص87

تو کاظمی صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہاں حیاء کا ترجمہ کرنا درست نہیں جبکہ خان صاحب بریلوی نے حیاء ہی ترجمہ کیا ہے جس کو کاظمی صاحب نے سے رد کر دیا۔

کنز الایمان نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طہارت نسبی پر حملہ کرنے والا ترجمہ ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ

الحج: آیت

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا۔

کنز الایمان

یہاں اعلی حضرت نے "آزر" کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا باپ کہا۔ جبکہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"چونکہ اردو محاورے میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے"۔

شرح مسلم: ج1: ص328

معلوم ہوا کہ صحیح ترجمہ بریلویوں کے ہاں "چچا" ہے تو پھر خان صاحب کا ترجمہ غلط ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی یہاں کچھ تحقیق عرض کر دی جائے کہ بریلوی کیا ذوق رکھتے ہیں۔ سعیدی صاحب کا اصول پیش نظر رہنا چاہیے۔ کہ اردو محاورے میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا یعنی اردو میں چچا کو باپ نہیں کہتے تو پھر احمد رضا خان کا ترجمہ جو کہ مرادی و تفسیری ترجمہ ہے لفظی نہیں اور اس کو اگر انہوں نے بقائمی ہوش و حواس سے لکھوایا ہے تو وہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد ہی

سمجھتے ہوں گے۔

علامہ کاظمی، پروفیسر مسعود کے والد مفتی مظہر اللہ دہلوی، سید ابو الحسنات قادری، اور مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کا مصدقہ ترجمہ جو کہ حافظ نذر احمد نے لکھا ہے سب نے ترجمہ: ”اپنے باپ آزر سے“ کیا ہے۔ تو جناب سعیدی صاحب کہتے ہیں کہ اردو میں چچا کو باپ نہیں کہتے بلکہ باپ والد کو کہا جاتا ہے تو پھر معلوم ہوا کہ ان سب کے نزدیک آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں نہ کہ چچا۔

بریلوی مسعود ملت پروفیسر مسعود کے والد صاحب مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

”ابراہیم علیہ السلام جب سات برس کے ہوئے تو آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا میرا رب یعنی پالنے والا کون ہے؟ انہوں نے کہا میں، پھر فرمایا تمہارا رب کون ہے؟ انہوں نے کہا تمہارا باپ، پھر فرمایا ان کا رب کون ہے؟ اس وقت والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر کو یہ واقعہ سنایا“۔

تفسیر مظہر القرآن: ج1: ص391

سید ابو الحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں:

”ما کان لنبی والذین امنوا۔۔الخ کا شان نزول حضرت علی المرتضی سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی لاستغفرن لك تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لیے دعا مغفرت کر رہا ہے اور اس کے والدین مشرک تھے تو میں نے اسے منع کیا اور بتایا کہ مشرکوں کے حق میں دعا مغفرت ممنوع ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے لیے دعا فرمائی حالانکہ آزر بت تراش اور مشرک تھا۔ میں یہ سن کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ سنایا تو اس پر یہ آیت

نازل ہوئی جس میں جواب دیا گیا کہ دعا ابراہیم بامید اسلام تھی جس کا وعدہ آپ سے آزر کر چکا تھا اور آپ آزر سے وعدہ فرما چکے تھے ساستغفر لك ربی تو جب آپ پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزاری کا اظہار فرما دیا"۔

تفسیر الحسنات: ج3:ص51

مفتی محمد خلیل خان برکاتی مترجم لکھتا ہے:

"ابراہیم خلیل اللہ آزر بت پرست سے پیدا ہوئے"۔

سبع سنابل: ص94

اس کتاب کی تصحیح مولوی عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری نے کی ہے۔ اور سبع سنابل فارسی نسخہ کی تصدیق و تعریف عبدالحکیم شرف قادری نے بھی کی ہے بلکہ اس کو بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور لکھا ہے۔

بریلوی کتب خانہ "مکتبہ زاویہ" سے چھپنے والی کتاب "قصص الانبیاء" میں ہے:

"یہ نص قرآنی و اذا قال لابیہ۔ ۔الخ بالکل واضح کہتے ہیں کہ آزر ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے"۔

قصص الانبیاء: ص52

شیخ یحیٰ منیریؒ کے مکتوبات کا ترجمہ بریلویوں نے شائع کیا ہے اور بریلوی حضرات کے کتب خانہ سیرت فاونڈیشن لاہور سے چھپا ہے اس میں ہے کہ:

"کبھی تو آزر کے بت خانہ سے خلیل پیدا کرتا ہے"۔

مکتوبات: ص ؟؟؟

مولوی سید اسد اللہ فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور لکھتے ہیں:

ابن جریر فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے"۔

دوصدی: ص281، مکتوب:16

فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا۔ جمہور علماء نسب جن میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی بھی آتا ہے فرماتے ہیں کہ آپ کے باپ کا نام تارخ تھا۔ اہل کتاب بھی آپ کے باپ کا نام تارخ بتاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آزر اس کا لقب تھا، کیونکہ یہ آزر نامی بت کی پوجا کرتا تھا اسی نسبت سے اسے آزر کہا جاتا ہے۔ ابن جریر فرماتے ہیں کہ صحیح قول یہ ہے کہ اس کا نام آزر تھا اور ہو سکتا ہے اس کے دو نام ہوں جو بطور علم استعمال ہوتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے ایک لقب ہو اور دوسرا نام ہو، بہرحال یہ احتمال صحیح ہے اور اسے بالکل رد نہیں کیا جا سکتا۔

قصص الانبیاء مترجم بترجمہ فیض احمد اویسی، ص186

اویسی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں :

حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ہیں جنہوں نے خداوند تعالی کی عبادت کے لیے کعبہ کی بنیادیں رکھیں آپ اس (آزر) کے بیٹے ہیں اور آزر کا پیشہ بت پرستی اور بت تراشی تھا۔

شرح قصیدہ نور، ص469

بریلوی جید عالم مولوی شمس بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کہتے ہیں تارخ ابن ناحور ہی کو آزر کہتے ہیں۔

نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ص132

آگے لکھتے ہیں:

امام بخاری نے حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی جو حدیث بطور استدلال پیش کی ہے اس میں وضاحت کے ساتھ آپ کے والد کا نام آزر مذکور ہے۔

نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ص133

ان تمام حوالوں بشمول ترجمہ کنزالایمان سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام کے والد کا نام ''آزر'' تھا۔

اب اس بات پر فتوی کیا لگتا ہے تو وہ بھی راولپنڈی کے مولوی حنیف قریشی رضاخانی کی زبانی ملاحظہ فرمالیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک شخص آزر کا بیٹا ثابت کرکے نبی پاک ﷺ کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا ہے''۔

آزر کون تھا؟: ص 7

دوسری جگہ یہ رضاخانی لکھتا ہے:

''آزر کو نسب رسول اللہ ﷺ میں داخل کرنے سے آپ ﷺ کے نسب پاک کی طہارت برقرار نہیں رہتی''۔

آزر کون تھا؟ ص: 13

اور ذرا مولوی اشرف سیالوی کی بھی سن لیں وہ لکھتا ہے:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر اور مشرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے''۔

گلشن توحید و رسالت: ج 1: ص 154

کہیے قریشی اور سیالوی صاحب! آپ حضرات میں اتنی جرأت ہے کہ آپ اپنے ہی ان فتووں کا ایک طوق بنا کر اپنے ان کابرین کے گلوں میں ڈالیں اور نبی ﷺ کی طہارت نسبی کا دفاع کرتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ کنز الایمان اس لائق ہے کہ اسے بھرے چوک میں نذر آتش کر دیا جائے۔

لیکن ہمیں یقین ہے کہ آپ ایسا کبھی نہیں کریں گے کیونکہ آپ کا عشق رسالت کا یہ دعوی محض منافقت پر مبنی ہے تاکہ اس خوشنما نعرے کی آڑ میں علمائے دیوبند کو جی بھر کر گالیاں دی جاسکیں۔

ترجمہ کنز الایمان اور شیخ جیلانیؒ کی مخالفت

مولوی احمد رضا خان ترجمہ کرتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات

محمد: آیت 19

ترجمہ: اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگ۔

کنز الایمان

جبکہ پیران پیر روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ لکھتے ہیں:

واستغفر لذنبك۔ ۔ای۔ ۔لذنب وجودك

سر الاسرار: ص74: فصل الخامس العارفین

"یعنی آپ اپنے وجود کے ذنب کی بخشش مانگیے"۔

قارئین کرام! یہاں مولوی احمد رضا خان نے حضرت پیران پیر کی مخالفت کی ہے اور خود احمد رضا خان لکھتا ہے کہ جو حضرت شیخ کی مخالفت کرے اس کی دنیا و آخرت برباد ہے۔ ایک جگہ شیخ کے متعلق لکھتے ہیں:

ان کی نظر لوح محفوظ پر لگی ہوئی ہے اور وہ تم سب پر حجت الٰہی ہیں"۔

الامن والعلی: ص 147

اور دوسری جگہ یہ لکھتے ہیں:

"میرے ارشاد کے خلاف بتانا تمہارے دین کے لیے زہر قاتل اور تمہاری دنیا و عقبی دونوں کی بربادی ہے"۔

فتاوی رضویہ قدیم: ج3: ص523

قارئین کرام! اعلی حضرت کے اپنے اصولوں کی روشنی میں یہ ترجمہ غلط ٹھہرا کیونکہ اس میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مخالفت ہے۔ اب بریلویوں کو اختیار ہے کہ

یا ترجمہ کنز الایمان کو غلط مانیں یا پھر خان صاحب کو جہنمی تسلیم کریں کیونکہ خان صاحب نے شیخ کی مخالفت کی ہے اور خود لکھا ہے کہ شیخ کی مخالفت کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی برباد۔ حقیقت یہ ہے کہ بریلوی حضرات صرف عوام سے گیارہویں کے نذرانے بٹورنے کے لیے شیخ کا نام لیتے ہیں ورنہ جتنی عدوات ان لوگوں کو شیخ سے ہے کسی کو نہ ہو گی۔

ہم اس موقع پر مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحبؒ کے الفاظ نقل کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

"اس آیت (سورہ محمد کی آیت 19) میں اپنے خاصوں کہا گیا ہے جو مشہور اکابر کے تراجم اور تشریحات سے مختلف ہے تو پھر اس ترجمہ میں خاص عام کی تفریق بھی عجیب سی لگتی ہے اور اس سے وہ جاگیر دارانہ ذہن سامنے آتا ہے جو مسلمانوں کے مزدور اور محنت کش طبقوں کے مقابلے میں اونچی ذات والی برادریوں کی طرف برتا جاتا ہے کیونکہ مولانا پٹھان تھے ایک پٹھان عالم دین ہو کر بھی امت محمدیہ کے اندر خاص اور عام کی تفریق کر رہا ہے جبکہ سرور دو عالم ﷺ کو ہدایت تھی کہ آپ اپنی تمام امت کو ایک نظر سے دیکھا کیجیے۔ دیکھو سورہ انعام آیت 52 الکہف 28"۔

محاسن موضح القرآن: ص389

نبی ﷺ کے لیے حاضر ناظر کا لفظ اور خان صاحب کا فتویٰ

يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا

احزاب: آیت 45

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا"۔

کنز الایمان

برادران اسلام! یہاں خان صاحب نے ”شاہد“ کا ترجمہ ”حاضر ناظر“ کیا ہے جو بقول مولوی احمد رضا خان صاحب کے بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”سوال: خدا کو حاضر ناظر کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ عزو جل جگہ سے پاک ہے۔ یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز لازم ہے“۔

فتاوی رضویہ: ج6: ص132۔ قدیم

قارئین کرام! جب یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے تو گویا گالی ہے تو اس کو نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب کرنا کیسے روا ہو سکتا ہے؟ ہم نے ماقبل میں بریلوی علماء کی تصریحات پیش کر دیں کہ ایسا لفظ جس میں گستاخی کا شائبہ بھی ہو ایسا ذو معنی لفظ انبیاء کے لیے استعمال کرنا کفر قطعی ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ مولوی احمد رضا خان کیا ہوئے؟ یہاں ایک اور بات بھی معلوم ہوئی کہ بریلوی مذہب میں گندے معنی کا احتمال رکھنے والا لفظ اللہ تعالی کے لیے تو بولنا جائز نہیں اور نبی کریم ﷺ کے لیے اسی گندے معنی کا احتمال رکھنے والے لفظ کو ثابت کرنے کے لیے کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ العیاذ باللہ۔

ترجمہ کنز الایمان سے پیدا ہونے والا ایک وہم

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

آل عمران: آیت: 33

ترجمہ: بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے۔

کنز الایمان

دوسری جگہ ترجمہ کرتے ہیں:

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهاً وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

الاعراف: آیت 140

ترجمہ: کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی۔

کنزالایمان

اعلی حضرت کے اس ترجمہ سے بریلوی حضرات کے نزدیک ایک وہم پیدا ہوتا ہے جسے اشرف سیالوی کے شاگرد خاص مولوی عبد الرزاق بھترالوی ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

"اس طرح کے ترجمہ کو دیکھ کر قوی وہم ہوتا ہے کہ ان کو نبی پاک ﷺ کی امت پر بھی فضیلت حاصل ہے (حالانکہ یہ درست نہیں)"۔

تسکین الجنان: ص47

بھترالوی صاحب اٹھے تو تھے خان صاحب کے ترجمہ کو تمام تراجم پر فوقیت دینے کے لیے لیکن موصوف کو پتہ نہ چل سکا کہ:

یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں میرا ہی گھر نہ ہو

کیا صرف انبیاء شہید ہوئے؟

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰى۔۔الخ

البقرۃ:؟؟؟

ترجمہ: تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو کہ ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں۔

کنزالایمان

خان صاحب نے اس ترجمہ میں ''انبیاء'' کا لفظ داخل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شہید ہونے والے انبیاء تھے اور ملفوظات میں تو صراحتا یہ فرمادیا کہ رسول کوئی شہید نہیں ہوا۔

ملفوظات: ؟؟؟

حالانکہ کاظمی صاحب التبیان مع البیان میں رسول کے شہید ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ القصہ خان صاحب نے یہاں انبیاء کا لفظ بڑھا کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ کوئی رسول شہید نہیں ہوا بلکہ انبیاء شہید ہوئے جبکہ بھترالوی صاحب نے اس موقع پر وہ کاری ضرب خان صاحب پر لگائی کہ یقیناً خان جی کی روح بھی قبر میں تڑپ گئی ہوگی۔ بھترالوی لکھتا ہے:

من الرسل الدال علیہ قولہ رسول

تسکین الجنان: ص55

یعنی شہید ہونے والے اور جن کو رسول کہا گیا وہ رسول ہیں نہ کہ انبیاء کیونکہ اسی آیت میں لفظ رسول اس بات پر دلالت کر رہا ہے۔

انبیاء کی طرف ''قتل'' کی نسبت اور کنز الایمان

بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

''ہر قتل شہادت کو مستلزم نہیں اگرچہ انبیاء کرام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے تخصیص تو ہے لیکن بات تو یہ ہے کہ ترجمہ کے الفاظ ہی سے کسی کے مقام کا پتہ چل جائے اور تفسیر کی طرف اشارہ ہو جائے یہی ترجمہ کی کمالیت پر دال ہے''۔

تسکین الجنان: ص55

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''توجہ طلب بات یہ ہے کہ کون سا معنی نبی کریم ﷺ کے شان کے لائق

ہے ادب و احترام پر دال ہے جس میں شہید ہونے کا ذکر ہے یا مارا جانا، قتل ہو جانے کا ذکر ہے تو یقیناً یہ ترجمہ بہتر ہے اہل دانش پر مخفی نہیں"۔

تسکین الجنان: ص114

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام کے لیے ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے استعمال ہونے والے قتل وغیرہ کے الفاظ کے معنی "شہید" کیے جائیں یہی ترجمہ کے کمال کی دلیل ہے اور یہی ترجمہ بہتر ہو گا اور انبیاء کرام کی شان کے لائق بھی یہی ترجمہ ہو گا۔ یہ بھترالوی تحقیق ہے مگر بھترالوی صاحب بھول گئے کہ اس تحقیق کی زد میں خان صاحب کس بری طرح آتے ہیں۔ صرف چند حوالے ملاحظہ ہوں:

(1) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے "قتل" کا معنی "قتل" کیا ہے۔

النساء: آیت 157

(2) یوسف علیہ السلام کے لیے "قتل" کے لفظ کا ترجمہ "مار ڈالو" کیا ہے۔

یوسف: آیت 9

(3) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے "قتل" کا ترجمہ "مار ڈالتے" کیا ہے۔

المومن: آیت 28

(4) ایک اور جگہ "قتل کروں" کیا ہے۔

المومن: آیت 26

(5) ایک اور مقام پر "قتل کیا" کا ترجمہ کیا۔

قصص: آیت 20

(6) سیدنا ہارون علیہ السلام کے لیے لفظ قتل کا ترجمہ "مجھے مار ڈالیں" کیا ہے۔

الاعراف: آیت 150

(7) سیدنا و قائدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے لیے یہ لفظ استعمال کیے ہیں:

"تم فرماؤ بھلا دیکھ لو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے"۔

کنز الایمان: سورہ ملک: آیت 28

اب میں بھتر الوی صاحب سے کہوں گا کہ آپ تو اس ترجمہ کے محاسن نکال رہے تھے مگر خدا کی مار دیکھیے کہ خود آپ کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ترجمہ کنز الایمان میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب و احترام کا خیال نہیں کیا گیا۔ اس ترجمہ میں یہ کمال نہیں، نہ یہ ترجمہ بہتر ہے۔ اس ترجمہ میں انبیاء علیہم السلام کی شان کا خیال بھی نہیں رکھا گیا۔

کنز الایمان میں اللہ کی محتاجی کا بیان ہے (معاذ اللہ)

وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

الحشر: آیت 8

ترجمہ: اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں۔

(کنز الایمان

خان صاحب نے یہاں جو ترجمہ کیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اللہ و رسول پاک ﷺ کی مدد کرتے ہیں اس سے جو شبہ پیدا ہوتا ہے اسے بھتر الوی صاحب کی زبانی سنیے:

"یہ بظاہر بہت بڑی غلطی کا عام آدمی کے لیے سبب بن جاتا ہے کیونکہ عام لوگ صرف ترجمہ دیکھ کر خود بخود مطالب حاصل کرنے میں کوشاں رہتے ہیں جو یقیناً اس سے یہ مطلب حاصل کریں گے کہ معاذ اللہ اللہ تعالی بھی مدد کا محتاج ہے"۔

تسکین الجنان: ص 102

بھتر الوی صاحب اصل میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کنز الایمان اصل میں ایمان کا ڈاکو ہے جو انسان کو ایمان سے خالی اور محروم کر دیتا ہے شاباش بھتر الوی صاحب

شاباش جب تک آپ جیسے محققین زندہ ہیں بریلوی جماعت کو کسی دشمن کی ضرورت نہیں۔

تشریف لائے، آوے اور آئے میں فرق

بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

”وجہ فرق آوے، آئے، تشریف لائے، میں ثابت ہے ہر ذی شعور کے فہم و ادراک سے بعید نہیں کہ تشریف لائے جس طرح ادب و احترام پر دال ہے اسی طرح ”آوے“ میں کیسے ادب واحترام؟“

تسکین الجنان: ص107

بھترالوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے ”آئے“ یا ”آوے“ وغیرہ کے الفاظ میں ادب واحترام نہیں جیسے تشریف لائے میں ادب و احترام ہے۔ ہم کہتے ہیں بھترالوی صاحب بہت اچھا اس فتوے کو سنبھال کر رکھیں کیونکہ یہ فتوی کچھ ہی دیر میں آپ کے امام و مقتدا احمد رضاخان صاحب کے ترجمہ پر لگنے والا ہے ملاحظہ ہو:

(1) اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔

کنزالایمان: سورہ مائدہ: آیت 32

(2) تم فرمادو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے۔

کنزالایمان: سورہ آل عمران آیت 183

(3) اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں۔

کنزالایمان سورہ الحجر آیت 11

(4) جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا۔

کنزالایمان: سورہ مومنون: آیت 44

(5) جب ان کے پاس کوئی رسول آتا تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں۔

کنز الایمان سورہ یسین: آیت 30

(6) جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے ہیں۔

کنز الایمان: حم سجدہ: آیت 14

(7) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

کنز الایمان: سورہ مائدہ آیت 15

مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"سید عالم ﷺ کو نور فرمایا کیونکہ آپؐ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی"۔

حوالہ؟؟

اس سے چند فوائد حاصل ہوئے:

(1) آپ ﷺ کے لیے نعیم الدین صاحب نے "ؐ" کی علامت لگائی جو خود بریلوی تصریحات کے مطابق کفر اور حرام ہے۔

(2) نبی پاک ﷺ کے لیے آیا کا لفظ استعمال کیا۔ بھتر الوی صاحب! وہ عزت، اکرام و احترام جس کا عوام میں کمائی کے لیے اظہار کیا جاتا ہے وہ سب آپ کے اکابر یہاں بھول گئے؟

القصہ لفظ آئے کے بجائے آیا استعمال کیا تو خان صاحب نے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے لیے "آیا" کا لفظ استعمال کیا۔ ہم بھتر الوی صاحب سے گزارش کریں گے کہ آپ میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ اپنا ہی فتوی احمد رضا خان صاحب کی قبر پر داغیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ منافقت کہ ہم عاشقان رسول ﷺ ہیں چھوڑ دو اور اعلان کرو کہ ہم صرف نام کے عاشق ہیں۔

کنزالایمان سے قرآن کا حقیقی مفہوم سمجھ نہیں آتا

مولوی بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

”یہاں (والموتی یبعثھم اللہ) میں الموتی سے مراد کفار ہیں نہ کہ مطلقاً مردے کیونکہ مردہ کا اطلاق فوت شدہ پر ہوتا ہے اور وہ عام ہے، مومن کافر سب کو شامل ہے اسی وجہ سے اگر ترجمہ کیا جائے مردوں کو اللہ زندہ کرے گا تو قرآن پاک کا حقیقی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا یہی سمجھا جائے گا کہ یہاں صرف قیامت اور تمام فوت شدہ زندہ کرنے کا ذکر ہے حالانکہ یہ مقصد ہی نہیں بلکہ مقصود کفار کو اٹھانا مراد ہے جب یہ ترجمہ کیا جائے گا کہ ان مردہ دلوں کو اللہ اٹھائے گا اب مقصد واضح ہو گا کہ مردہ دل تو کفار ہی ہیں وہی مراد ہونگے۔ جبکہ قرآن پاک نے اس مقام پر کفار کے اٹھانے کا ہی ذکر کیا ہے تو وہی ترجمہ مقبول ہو گا جو مقصد کے مطابق ہو“۔

تسکین الجنان: ص138

بھترالوی صاحب نے ایک جگہ کے ترجمہ کو اٹھاتے ہوئے کنزالایمان کے کئی جگہوں کے ترجمہ کو غیر مقبول بنا دیا کیونکہ ”الموتی“ کا لفظ تو کئی جگہ استعمال ہوا ہے اور کئی جگہ مراد مردہ دل یعنی کفار ہیں لیکن خان صاحب نے وہاں ترجمہ ”مردے“ کیا ہے۔ جو کہ بھترالوی صاحب کی تحقیق کی روشنی میں چونکہ مقصود سے دور ہے اس لیے غیر مقبول ہے اور اس سے قرآن مقدس کا حقیقی مفہوم سمجھ نہیں آتا۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ خان صاحب نے کہاں کہاں ”الموتی“ سے مراد تو کفار تھے مگر ترجمہ کیا ”مردے“:

(1) بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے۔

کنزالایمان: النمل: آیت 80

مولوی نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں"۔

(2) اس لیے کہ تم مردوں کو نہیں سناتے۔

کنزالایمان: الروم: آیت 52

(3) اور برابر نہیں زندے اور مردے۔

کنزالایمان: الفاطر: آیت 22

مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

"یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جاہل"۔

(4) اور تم نہیں سناتے ہوا نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔

کنزالایمان: الفاطر: آیت 7

مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

"یعنی کفار کو۔ اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے"۔

ترجمہ کنزالایمان میں ایک نحوی خرابی

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ

السبا: آیت 50

ترجمہ: تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا۔

کنزالایمان

اس میں خان صاحب نے "ماضی" والا ترجمہ کیا ہے یعنی "بہکا" یہ ماضی کا صیغہ ہے حالانکہ یہ جملہ شرط و جزاء بن رہا ہے اب یہاں خرابی کیا ہے وہ بھتر الوی صاحب سے سنیے:

"یہاں معنی شرط و جزاء ہے زمانہ استقبال کے لحاظ سے ہی ترجمہ صحیح ہے ایسا ترجمہ جو ماضی سے متعلق ہو اس سے وہم ہوتا ہے کہ شاید ایسا واقعہ ہوا"

تسکین الجنان: ص160

قارئین کرام! خان صاحب کا ترجمہ بقول بھتر الوی اس بات کا وہم ڈال رہا ہے کہ یہ بات واقع بھی ہوئی ہے یعنی یہ "بہکنا" معاذاللہ واقعہ بھی ہوا ہے حالانکہ یہ بات سوچنا بھی حرام ہے تو ترجمہ کنز الایمان کو کنز الایمان کے بجائے بریلوی تحقیقات کی روشنی میں "کنز الشیطان" کہنا چاہیے۔

ترجمہ کنز الایمان نبی کریم ﷺ کی شان کے لائق نہیں

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۔۔الخ

الشوریٰ: آیت 15

ترجمہ: اور ان کی خواہش پر نہ چلو۔

کنز الایمان

خان صاحب بریلوی نے اس ترجمہ میں نبی پاک ﷺ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں یعنی آپ کافروں کی خواہش پر نہ چلو۔ بھتر الوی صاحب باقی مترجمین پر گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(ولئن اتبعت اھوائھم۔ البقرۃ میں باقی مترجمین نے) نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی ہے نبی کریم کا کافروں کی تابعداری کرنا کیسے متصور ہے؟ جبکہ انبیاء کرام معصوم ہیں حقیقت یہی ہے کہ اس سے مراد نبی کریم ﷺ نہیں بلکہ آپ کی امت ہے۔ یا تو خطاب ہر اس شخص کو ہے کو خطاب کا اہل ہے یا خطاب تو سید الانبیاء کو ہے لیکن مراد آپکی امت ہی ہے بہر حال دونوں صورتوں میں ترجمہ میں اے سننے والے الفاظ کا لانا ضروری ہوا تا کہ یہ اشتباہ ہی نہ رہے کہ یہ خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے اور آپ کی شان کے لائق نہیں جبکہ آپ کسی قسم کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوسکتے تو کیسے ممکن ہے آپ کو کفار کی خواہشات کی تابعداری کرنا"۔

تسکین الجنان: ص158

بھترالوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی بات سے کہ نبی کو کافروں کی اتباع سے روکا جائے، یہ شک پڑتا ہے کہ شاید یہ ممکن ہے تبھی تو نبی ﷺ کو روکا جارہا ہے۔ اس لیے اے سننے والے وغیرہا الفاظ کا اضافہ ضروری ہے تاکہ یہ اشتباہ نہ رہے۔ مگر بھترالوی صاحب ایک جگہ کے ترجمہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے بھول گئے کہ خان صاحب نے کئی جگہ ان الفاظ کی رعایت نہیں رکھی اور وہ مقامات بقول بھترالوی تحقیق کے شان مصطفی ﷺ کے خلاف ہیں۔ سورہ شوری آیت نمبر 15 میں کوئی "اے سننے والے" کا اضافہ نہیں تو جب یہ الفاظ لانے ضروری تھے اور خان صاحب نہیں لائے تو خان صاحب نے بقول آپ کے ٹھوکر کھائی۔ شاباش بھترالوی صاحب! خوب ضرب لگائی خان صاحب پر۔

کنز الایمان میں انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف شرک کی نسبت

(1) وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

الانعام: آیت 88

ترجمہ: اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا۔

کنز الایمان

یہاں فاضل بریلوی نے انبیاء کرام کی طرف شرک کی نسبت کی ہے جبکہ بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

"مولوی فتح محمد کے ترجمہ میں شرک کی نسبت جمیع انبیاء کی طرف گئی ہے حالانکہ یہ بھی درست نہیں"۔

تسکین الجنان: ص 311

قارئین ذی وقار! کیا اعلی حضرت بریلوی نے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف شرک کی نسبت نہیں کی؟ اگر مولوی فتح محمد کا ترجمہ غلط ہے تو فاضل بریلوی کے

ترجمہ کے محاسن کیوں لکھے جائیں؟ یہ فرق کیوں ہے؟ اس لیے کہ فاضل بریلوی اپنے گھر کے آدمی ہیں؟ اسی لیے ان کے ترجمہ کے محاسن لکھے گئے اور باقی تراجم کے مفاسد حالانکہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

مولوی بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

عام ذہن رکھنے والے لوگ جو علمی مقام نہیں رکھتے تفاسیر کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ اسی قسم کے تراجم کو دیکھ کر ایسی آیات کا سہارا لے کر خود بھی بھٹک جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی بھٹکاتے رہتے ہیں اور یہی اردو تراجم کو دیکھ کر جہل مرکب کے مصداق علمیت کے دعویدار علماء کرام کے لیے بھی درد سر بنے رہتے ہیں۔

تسکین الجنان: ص 313

میں کہتا ہوں شاباش بھترالوی صاحب آپ نے احمد رضا خان کی وہ خبر لی ہے کہ ان کی روح بھی تڑپ گئی ہو گی۔ میں اس موقع پر بریلویوں سے گزارش کروں گا اب جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ کنز الایمان عوام کو گمراہ کرنے والا ترجمہ ہے اور یہ وہ ترجمہ ہے جو علماء کے لیے درد سر بنا ہوا ہے تو آخر اس گمراہ کن ترجمہ کو بھرے چوک میں نذر آتش کر کے کیوں عوام کو اس گمراہی کے پلندے سے نجات نہیں دی جاتی؟

(2) وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ

الکھف: آیت 28

ترجمہ: اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔

کنز الایمان

یہاں خان صاحب نے نبی پاک ﷺ کے لیے یہ ترجمہ کیا ہے اب اس پر فتوی کیا لگے گا وہ بریلوی محقق مولوی بھترالوی صاحب کی زبانی سنیئے:

"انبیاء علیہم السلام کا کافروں کی تابعداری کرنا اور دین سے بھٹک جانا ممکن

ہی نہیں اس لیے ایسی آیات میں خطاب انبیاء علیہم السلام کو نہیں ہونا چاہیے بلکہ عام انسانوں کو ہی خطاب ہو"۔

تسکین الجنان: ص156

معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کا یہ ترجمہ بھترالوی تحقیق کے بموجب غلط ٹھہرا۔ واہ بھترالوی صاحب واہ! علماء اہل السنت والجماعت تو کب سے کہہ رہے ہیں کہ یہ ترجمہ غلط ہے بہرحال آپ نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اس کو تسلیم کر ہی لیا ہے اور اعلی حضرت کے ترجمہ کو غلط قرار دینے میں ہماری معاونت کی ۔اللہ پاک سے دعا ہے کہ آپ کو حق کی طرف آنے کی توفیق دے۔ آمین

کنزالایمان نبی کریم ﷺ کی گستاخی پر مشتمل ہے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ ۔الخ

الرحمن: آیت 3

ترجمہ: انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔

کنزالایمان

بھترالوی صاحب لکھتے ہیں:

"اعلی حضرت کے ترجمہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد بھی نبی کریم ہیں"۔

تسکین الجنان: ص ؟؟

قارئین اہلسنت !خان صاحب بریلوی نے یہاں آپ علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے لیکن نہ ہی ادب واحترام، نہ ہی القاب و آداب اور نہ ہی ﷺ جبکہ فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور تاج دار رسول اللہ کا اسم گرامی سادہ الفاظ میں لینا مکروہ ہے۔

شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ: ص142

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”سادہ لفظوں میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسم گرامی لینا بے ادبی و گستاخی ہے بلکہ اس سے پہلے سیدنا و مولانا کا اضافہ ضروری ہے“۔

ایضا: ص158

تیسری وجہ لکھتے ہیں:

”سادہ الفاظ میں آپ کا اسم گرامی لینا بے ادبوں اور گستاخوں کا کام ہے“۔

ایضا: ص161

اویسی صاحب کے ان فتاوی جات کی زد میں ان کے اعلی حضرت بری طرح مبتلا اور پھنسے ہوئے ہیں۔ بریلوی تحقیق میں یہ ترجمہ نہ صرف غلط ٹھہرا بلکہ ان کے اعلی حضرت بے ادب و گستاخ ٹھہرے اور نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

”رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں“۔

خزائن العرفان: ص66

دیکھیے قرآن کا غلط ترجمہ کرنے کا وبال کیسے احمد رضا خان پر خود ان کے گھر کے افراد کی طرف سے پڑا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ان گستاخوں اور بے دینوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ دوسری بات یہ ہے کہ خان صاحب نے اس آیت میں نبی پاک ﷺ کو انسان یعنی بشر کہا، اب بریلوی فتاوی ملاحظہ فرمائیں:

(1) ”قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کو بشر کہنے والے کو کافر فرمایا گیا“۔

خزائن العرفان: ص2: سورہ بقرہ آیت 9 حاشیہ 13

(2) مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے:

”اب جو نبی کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے نہ پیغمبر تیسرے گروہ میں داخل ہے یعنی کافر“۔

نور العرفان: ص636

(3) یہی بات مولوی عبد الرشید رضوی سمندری والے نے اپنی کتاب ”رشد الایمان“ صفحہ 45 پر لکھی ہے۔

تو خان صاحب ان فتاوی جات کی روشنی میں کافر ٹھہرتے ہیں اور ان کا ترجمہ بھی غلط ٹھہرا ہمیں کسی کو کافر بنانے کا شوق نہیں مگر کوئی خود ہی اپنے فتوؤں اور اپنے گھر کے فتوؤں سے کافر بن رہا ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ خان صاحب نے اپنے ترجمہ میں دیگر بھی کئی مقامات پر نبی ﷺ کی بشریت کو تسلیم کیا ہے:

(1) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

حم سجدہ: آیت 6

ترجمہ: تم فرماؤ آدمی ہونے میں مَیں تمہی جیسا ہوں۔

کنز الایمان

(2) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

بنی اسرائیل: آیت 93

ترجمہ: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کی میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

کنز الایمان

(3) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

ابراہیم: آیت 11

ترجمہ: ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان۔

کنز الایمان

انسان، بشر، آدمی ایک ہی شے ہے کوئی فرق نہیں، مترادف الفاظ ہیں۔ تو خان صاحب بریلوی یہاں انبیاء علیہم السلام اور نبی پاک علیہ السلام کو بشر اور آدمی کہہ رہے ہیں تو اوپر والے فتاوی کی روشنی میں یہ ترجمے غلط بھی ہوئے اور خان صاحب بھی کفر کے گھاٹ اتر گئے۔

کنز الایمان میں غیر نبی کو نبی سمجھنے کا ابہام

بھتر الوی صاحب اعلی حضرت کے ترجمہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"غیر نبی کے لیے جب قرآن میں وحی کا لفظ استعمال ہو تو اس کا معنی حکم یا وحی وغیرہ نہیں کرنا چاہیے ورنہ یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ نبی ہے جبکہ وہ نبی نہیں ہوتا۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: تسکین الجنان: ص 245

بھتر الوی صاحب اب ذرا توجہ فرمائیں کہ آپ کی تحقیق کی زد میں خود آپ کے اعلی حضرت کس طرح آرہے ہیں:

(1) اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّكَ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ

الانفال: آیت 12

ترجمہ: جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

بدر کے موقع پر جو فرشتوں کا نزول ہوا ان کو کہا جارہا ہے تو بھتر الوی صاحب جواب دیں کہ کیا وہ فرشتے سب کے سب انبیاء تھے؟

(2) بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَہَا

زلزال: آیت 5

ترجمہ: اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

کنز الایمان

یہاں حکم زمین کو دیا جارہا ہے کیا یہ زمین بھی نبی ہے؟ بھتر الوی صاحب! آپ کی تحقیق کے مطابق کنز الایمان کے ان دو مقامات کا ترجمہ غلط ہے کیونکہ اس سے ایک بڑا قوی اشکال پیدا ہوتا ہے۔ ہم انتظار کریں گے اس وقت کا جب آپ کی قوم اس ترجمہ کے بارے میں اعلان حق کرے گی کہ ہم اس سے اور اس کے مترجم جناب اعلی

حضرت سے بری ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان درست نہیں

بعض آیات ایسی ہیں کہ مترجمین ان کے شروع میں "بالفرض والمحال، اے سننے والے، اے مخاطب وغیرھا الفاظ استعمال کرتے ہیں مولوی بھترالوی کہتے ہیں کہ:

"اس قسم کی زیادتی کے بغیر ترجمہ کرنا درست ہی نہیں"۔

تسکین الجنان: ص154، 134، 125، 117

لیکن شاید مولوی صاحب کو معلوم نہیں کہ خان صاحب بریلوی نے کئی جگہ یہ کام نہیں کیا فلہذا بھترالوی تحقیق کے مطابق یہ ترجمہ غلط ٹھہرا۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

(1) وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

یونس: آیت 105، انعام: آیت 14، عنکبوت: آیت 87

ترجمہ: اور ہرگز شرک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

کنزالایمان

ان تینوں جگہ تقریباً ایک ہی معنی کیا ہے۔

(2) فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

یونس: آیت 106

ترجمہ: پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں سے ہو گا۔

کنزالایمان

(3) فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ

عنکبوت: آیت 86

ترجمہ: تو تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا۔

کنزالایمان

(4) وَلاَ تَتَّبِعْ اَھْوآءَھُمْ

شوری: آیت 15

ترجمہ: اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو۔

کنزالایمان

(5) وَلاَ تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرَ

شعراء: آیت 213

ترجمہ: تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج۔

کنزالایمان

(6) اِذاً لَاَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاۃ

بنی اسرائیل: آیت 75

ترجمہ: اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔

کنزالایمان

(7) وَلاَ تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ

انفال: آیت 205

ترجمہ: اور غافلوں میں نہ ہونا۔

کنزالایمان

(8) وَلاَ تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا

کھف: آیت 28

ترجمہ: اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔

کنزالایمان

چونکہ ان آیات کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہے اس لیے ان کے شروع میں بھترالوی صاحب کی تحقیق کے مطابق "اے مخاطب، اے سننے والے"

وغیرھما الفاظ لانے ضروری تھے لیکن خان صاحب نہ لائے تو ان 10 عدد آیات کا ترجمہ خان صاحب کا غلط ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے اکیلے بھتر الوی صاحب ہی کی یہ تحقیق نہیں بلکہ اس پر تین بریلوی اکابر کے دستخط اور تقریظات موجود ہیں یعنی:

(1) مولوی اشرف سیالوی

(2) مولوی عبدالحکیم شرف قادری

(یہ صاحب اب وفات پا چکے ہیں)

(3) مولوی گل احمد عتیقی

مولوی گل محمد عتیقی شیخ الحدیث دارالعلوم نعمانیہ لاہور اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں:

”فاضل اجل حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق چشتی مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے آیات کثیرہ کے تراجم کے ساتھ تفسیری مضامین کو بھی بیان فرمادیا ہے جس سے تراجم کو چار چاند لگ گئے ہیں“۔

تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان: ص12۔ ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی

مولوی عبدالحکیم شرف قادری لکھتا ہے:

”مولانا عبدالرزاق بھتر الوی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے مدرس ہیں اور علمی ذوق سے سرشار ہیں ان کی یہ پہلی تحریری کوشش ہے جو لائق تبریک و تحسین ہے“۔

تسکین الجنان: ص15

اور مولوی اشرف سیالوی لکھتا ہے:

”مکتوب گرامی ملا یاد آوری کا شکریہ جناب نے بہت مستحسن قدم اٹھایا ہے اور جیسے کہ چند مقامات کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے آپ نے خوب معتدل انداز اور مہذب پیرائے میں اعلی حضرت کے ترجمہ کی موزونیت اور معنوی عظمت ثابت کی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دوسرے حضرات کے متعلقین انصاف اور دیانت سے کام لیتے

اور اس ترجمہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کے تراجم درست کر لیتے اور آپ کی ذات سراپا کمال کی علمی فوقیت و برتری کا اعتراف کرتے مگر برا ہو حسد اور تعصب کا کہ وہ کمال و حسن کو بھی نقصان اور قبح بنا دکھاتا ہے اور برا ہو ضد و عناد کا کہ وہ حق کے اعتراف و تسلیم کی طرف کبھی بھی مائل نہیں ہونے دیتا"۔

تسکین الجنان: ص16

سیالوی صاحب ہوش میں آئیں، ترجمہ کنز الایمان کو خود آپ کے علماء نے رد کر دیا ہے۔ اب ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ضد و عناد اور تعصب کو چھوڑ کر ان غلط مقامات کو درست کریں اور حق کی طرف مائل ہو کر اعلان کریں کہ واقعی ترجمہ کنز الایمان اردو تراجم میں غلط ترین ترجمہ ہے اور ہمارے اعلی حضرت نے کئی جگہ ٹھوکریں کھائی ہیں۔

گویا ان تمام بریلویوں کے نزدیک ترجمہ فاضل بریلوی غلط ہے اور شکوک و شبہات میں ڈالنے والا ہے۔

کنز الایمان اور ازواج مطہراتؓ کی توہین

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا

التحریم: آیت 4

ترجمہ: نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔

کنز الایمان

پیر کرم شاہ صاحب بھیروی لکھتے ہیں:

"اللہ تعالی نے جب زاغت (جس کا معنی ٹیڑھا ہونا یا کج ہونا) کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ صغت کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس کا ترجمہ تمہارے دل کج ہو گئے ہیں یا

ٹیڑھے ہو گئے ہیں یا سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں کسی طرح مناسب نہیں"۔

تفسیر ضیاء القرآن: ج5: ص299

اعلی حضرت نے ترجمہ کیا کہ تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں پیر صاحب کہتے ہیں کہ ایسا ترجمہ کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ غور فرمائیں پیر صاحب نے کس بری طرح اعلی حضرت کے ترجمہ کو رد کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خان صاحب اپنے شیعی نظریات؛ جن پر انہوں نے تقیہ کی چادر چڑھائی ہوئی تھی سے مجبور ہو کر وقتاً فوقتاً ازواج مطہرات خصوصا اماں عائشہؓ کی شان میں گستاخانہ جملے کہتے تھے کبھی کہتے:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار (معاذاللہ)

حدائق بخشش: ج3: ص37

اور کبھی یہ تاثر دیتے ہیں کہ اماں عائشہؓ نبی پاک ﷺ کی توہین کرتی تھیں معاذاللہ۔

ملاحظہ ہو ملفوظات ملخصًا

اور کبھی یہ کہ انبیاء کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں تو وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ معاذاللہ

ملفوظات: ص310

حالانکہ یہ عقیدہ شیعہ کا ہے۔ غالبا اماں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ بغض اس وجہ سے بھی خان صاحب کو تھا کہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے صاف طور پر امت پر واضح کر دیا تھا کہ آقا کریم ﷺ بشر ہیں کوئی نوری مخلوق نہیں اور آپ ﷺ علم غیب نہیں جانتے۔ غالبا اسی وجہ سے خان صاحب نے اپنے دل کی بھڑاس اس ترجمہ کی صورت میں نکال دی جو کسی بھی طرح مناسب نہیں اور مولوی احمد سعید کاظمی نے بھی التبیان العظیم میں اس کو رد کیا ہے۔

انبیاء کے لیے راہ دکھلانے کا ترجمہ اور بھترالوی تحقیق

وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

الانعام: آیت 88

ترجمہ: ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی۔

کنزالایمان

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کو ہم نے چن لیا اور ان کو نبوت کا تاج پہنایا اور سیدھی راہ دکھائی۔ یہی ''سیدھی راہ دکھانا'' ترجمہ خان صاحب نے کئی جگہ کیا ہے: مثلاً:

- سورہ ابراہیم: آیت 12
- سورہ النحل: آیت 121
- سورہ الشعرآء: آیت 78
- سورہ الصافات: آیت 118

ان تمام جگہوں پر خان صاحب نے انبیاء علیہم السلام کے لیے راہ دکھانے کے الفاظ استعمال کیے ہیں، جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے یہ معنی کرنے پر بھترالوی صاحب کو بڑی تکلیف ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''صرف راہ دکھانا یا بتلانا یہ کافی نہیں یہ تو کفار کے لیے بھی ثابت ہے''۔

تسکین الجنان: ص32

معلوم ہوا کہ بریلویوں کے نزدیک ترجمہ کنزالایمان انبیاء کی شان کو اجاگر نہیں کر رہا ہے بلکہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں کیونکہ راہ دکھانا تو کافروں کے لیے بھی ثابت ہے۔ بیچارے مولوی عبدالرزاق بھترالوی صاحب اور ان کے مصدقین و مؤیدین تو اس کوشش میں تھے کہ کنزالایمان کے محاسن اور خوبیاں اکھٹی کی جائیں

لیکن الٹا اس ترجمہ کے قبائح اور خرابیاں اکھٹی کرکے ہمیں فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ بھتر الوی صاحب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں الاناء یترشح بما فیہ اس ترجمہ میں ہیں ہی قباحتیں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اعلی حضرت بریلوی کی طبعیت ہی چلبلی تھی اور اس چلبلی طبعیت سے یہ بات بعید نہیں کہ ترجمہ قرآن میں جگہ جگہ ٹھوکریں کھائیں۔

حضور ﷺ کی طرف عامی الفاظ کی نسبت

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

الحجر: آیت 99

ترجمہ: مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

کنز الایمان

قارئین ذی وقار! ملاحظہ فرمائیں اس ہستی اور شخصیت کی طرف فاضل بریلوی یہ الفاظ منسوب کر رہے ہیں جن کی خاطر زمین و زماں اللہ نے بنائے، عشاق و غلام تو یہ جسارت نہیں کر سکتے کہ "مرتے دم تک" جیسے الفاظ کا انتساب اس پاک ہستی کی طرف کیا جائے لیکن یہ تو خان صاحب ہیں، فاضل بریلوی ہیں، ان کے عشق و محبت کا انداز ہی نرالا ہے! عشق و محبت کے دعوے تو بڑے بلند و بالا ہیں لیکن جہاں عشق کے اظہار کی باری آتی ہے تو صفر نکلتے ہیں۔

واحد کا ترجمہ جمع سے کر دیا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

الحجر: آیت 77

ترجمہ: بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔

کنز الایمان

(1) پیر کرم شاہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں:

"یقیناً اس میں نشانی ہے اہل ایمان کے لیے"۔

ضیاء القرآن

(2) کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"بے شک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لیے"۔

البیان

(3) سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے نشانی ہے"۔

تبیان

(4) مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

"بے شک اس میں صرف ایمان والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانی ہے"۔

عمدۃ البیان

(5) دو بریلوی اکابر کے مصدقہ ترجمہ میں ہے:

"بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے نشانی ہے"۔

آسان ترجمہ قرآن: ص583

قارئین کرام! کئی بریلوی اکابر نے "آیۃ" کا ترجمہ "نشانی" کیا ہے لیکن خان صاحب نے "نشانیاں" کیا ہے جو کہ غلط ہے اس کی دو وجوہات ہیں:

(1) نشانیاں جمع کا صیغہ ہے اس کے لیے لفظ بھی جمع کا ہونا چاہیے یعنی "آیات" خان صاحب نے اسی سورہ حجر کی آیت 75 کا ترجمہ "نشانیاں" کیا ہے۔

(2) آیۃ کا لفظ مفرد ہے اس کا معنی بھی مفرد والا ہونا چاہیے جیسے خان صاحب نے خود بھی اس لفظ کا ترجمہ دوسری جگہوں پر مفرد والا کیا ہے۔

ایک مثال ملاحظہ ہو:

”بے شک اس میں نشانی دھیان کرنے والوں کے لیے“۔

النحل: آیت 11

اس آیت میں لفظ ”آیۃ“ تھا جو کہ مفرد ہے تو معنی بھی مفرد لائے مگر سورہ حجر میں یہی لفظ تھا وہاں ترجمہ جمع کا کر دیا۔ ایسا کیوں؟ مگر مندرجہ بالا بریلوی مترجمین نے اس عقدہ کو کھول دیا ہے کہ یہ ترجمہ کرنا غلط ہے کیونکہ ان تمام بریلوی مترجمین نے ترجمہ خان صاحب کے خلاف کیا ہے۔

”صلعم“ کے الفاظ اور بریلوی فتاویٰ

(1) مفتی اقتدار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

”صلی، صلعم، علیہ یہ ایک بے کار بے معنی نشانی ہے ان کو درود پاک کی جگہ لکھنا بولنا حکم الٰہی کے خلاف ہے اور خلاف ورزی گناہ کبیرہ“۔

فتاویٰ نعیمیہ: ج5: ص159

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

لوگ ”صلی، صلعم جیسے بے معنی فضول آواز و نقوش لکھ کر حکم الٰہی کا منہ چڑاتے ہیں۔

فتاویٰ نعیمیہ: ج5: ص160

(2) مولوی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

”آج کل یہ مرض عام ہے خواہ علماء مشائخ اونچی تعلیم والے ہوں یا عام پڑھے لکھے (الا ماشاء اللہ) کہ حضور تاج دار انبیاء ﷺ کے اسم گرامی کے اوپر ”ؐ“ صلعم لکھ دیتے ہیں فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ ایسا لکھنا محروم القسمۃ لوگوں کا کام ہے“۔

شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ: ص181

(3) مولوی مصطفیٰ رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا کیجیے علمائے نے صلعم یا صرف ”ؐ“ لکھنے کو تنقیص

شان رسالت اور لکھنے والے پر حکم کفر فرمایا ہے“۔

فتاوی مصطفویہ: ص580

اب آیئے اعلی حضرت کی طرف جنہوں نے اپنے ترجمہ میں کئی جگہ اس حرام کاری اور کفر کا ارتکاب کیا ہے:

(1) ویٰاٰدَمُ

اعراف: آیت 19

ترجمہ: اور اے آدمؑ

کنزالایمان

(2) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

احزاب: آیت 40

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔

کنزالایمان

(3) وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

محمد: آیت 2

ترجمہ: اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر اتارا گیا۔

کنزالایمان

(4) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

الفتح: آیت 29

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

کنزالایمان

(5) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى

النجم: آیت 1

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمدؐ کی قسم۔ کنزالایمان

اخوانِ اہل السنت ! یہ چند ایک مقامات کے تراجم ہیں جو کہ ہم نے لکھ دیے ہیں۔ ہمارے پاس کنز الایمان مطبوعہ تاج کمپنی جون 1987 کا شائع شدہ ہے۔ ان مقامات پر خان صاحب نبی پاک ﷺ کے نام مبارک پر ؐ کی علامت اور سیدنا آدم علیہ السلام کے نام مبارک پر ؑ کی علامت لگا کر بریلوی علماء کے فتووں کے مطابق محروم القسمۃ، کافر، شان رسالت ﷺ میں تنقیص کرنے والا، حکم الٰہی کا منہ چڑانے والے ہیں۔ اللہ پاک خان صاحب کے اس ترجمے کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

مونث کی جگہ مذکر ترجمہ

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ

تکویر: آیت 12

ترجمہ: اور جب جہنم بھڑکایا جائے۔

کنز الایمان

خان صاحب نے یہاں جہنم کو مونث کی جگہ مذکر بنا دیا "بھڑکائی جائی گی" کی جگہ "بھڑکایا جائے گا" کا ترجمہ کر دیا۔ یاد رہے کہ کئی جگہ خان صاحب نے اس کو مونث بھی ذکر کیا ہے۔

(1) يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ

ق: آیت 29

ترجمہ: جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی۔

کنز الایمان

(2) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ

النزعات: آیت 36

ترجمہ: اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کر دی جائیگی۔

کنز الایمان

اب یاتو جہنم کو یہ مونث بنانا غلط ہے یااس کو مذکر بنانا غلط ہے فیصلہ ملت بریلویہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ کس کو صحیح کس کو غلط قرار دیتی ہے۔

غلط ترجمے کی ایک اور مثال

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ

کہف: آیت 76

ترجمہ: کہااس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔

کنزالایمان

جبکہ تقریباًسب بریلوی مترجمین نے اس کورد کرتے ہوئے ترجمہ یوں کیا:

کاظمی، غلام سرور قادری، مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ترجمہ کیا:

"تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا"۔

البیان، عمدۃ البیان، آسان ترجمہ قرآن

عزیز احمد قادری، عبد المقتدر بدایونی، سعیدی، پیر کرم شاہ نے ترجمہ یوں کیا:

"تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں"۔

ترجمہ قادری، حاشیہ ترجمہ قادری، تبیان القرآن، ضیاء القرآن

مفتی مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

"پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا"۔

مظہر القرآن: ج1: ص891

مفتی اقتدار خان لکھتے ہیں:

"تو تم مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھنا"۔

تفسیر نعیمی: ج16: ص3

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت خضر نے حضرت موسیٰ کو نہایت سختی اور تاکید کے ساتھ تنبیہ کی۔"

پھر آگے لکھتے ہیں:

"اور استاذ کا بہت زیادہ ادب واحترام کرنے والے تھے"۔

تبیان القرآن: ج7: ص181

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام استاد ہیں، انہوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر سختی کی۔ اب آپ سوچیے کہ بھلا شاگرد یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ میرے ساتھ نہ رہنا بلکہ شاگرد تو ادب واحترام سے وہ کہہ سکتا ہے جو 10 عدد بریلویوں نے لکھا۔ تو اعلی حضرت کا ترجمہ عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے۔ نقل کے اس لیے کہ یہ کوئی ثلاثی مجرد نہیں کہ اس کا معنی یہ کیا جائے جو خان صاحب نے کیا پھر یہ جمہور امت سے ہٹ کر ترجمہ ہے اس لیے بھی قابل رد ہے۔ اعلی حضرت کے ماننے والے یہاں ایک تاویل بھی کرتے ہیں کہ ایک قراءت میں فلا تصحبني بھی ہے تو پھر اس صورت میں معنی درست ہو گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جو قراءت لکھی ہے ترجمہ بھی اس کے مطابق ہونا چاہیے جیسا کہ کئی دیگر مقامات پر دوسری قراءتیں بھی ہیں لیکن وہاں تو ان قراءتوں کا خیال نہیں کیا گیا تو یہاں کیوں؟ اور اگر کرنا ہی تھا تو پھر اس قرأت کا ترجمہ کرتے جو لکھی پھر دوسری کا بھی کر دیتے۔ ہمارا غالب گمان ہے کہ خان صاحب کو اس قراءت کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خان صاحب نے ترجمہ کیا ہی اس بنیاد پر تھا کہ پچھلے مترجمین ومفسرین کی کتابوں سے کسی قسم کا کوئی استفادہ نہیں کیا اور دوپہر کو قیلولے کے وقت فی البدیہ ترجمہ کروانے والے کا یہی حشر ہوتا ہے۔

ذوالعرش المجید کا ترجمہ

مفسرین نے دونوں قراءتوں کا لحاظ رکھا ہے کسی نے المجیدُ کو مرفوع (دال پر پیش) پڑھ کر ذو کی صفت تسلیم کیا ہے اور کسی نے المجیدِ کو مکسور (دال کے نیچے

زیر) پڑھ کر العرش کی صفت مانا ہے پہلی صورت میں ترجمہ یوں ہو گا:

"عرش کا مالک، بزرگی والا"۔

اور دوسری صورت میں ترجمہ یوں ہو گا:

"عزت والے عرش کا مالک"۔

اعلی حضرت کا حال یہ ہے کہ قرآن کریم میں لکھی تو پہلی قراءۃ ہے مگر فاضل بریلوی کا ترجمہ یہ ہے: "عزت والے عرش کا مالک"۔ قراءۃ لکھی ہوئی اور ہے، ترجمہ کسی اور قراءۃ کا کیا جا رہا ہے۔

کنزالایمان پر بریلوی فوجی فتویٰ

قُلْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

انعام: آیت 50

اس آیت کے ترجمہ کے متعلق کرنل محمد انور مدنی بریلوی لکھتا ہے:

"عموماً علماء کرام اس آیت کا ترجمہ غلط کرتے ہیں ان کو جملے کی ترکیب نحوی کا بھی پتہ نہیں آیت میں لکم کی لام کو بھول جاتے ہیں اور پھر ترجمہ ایسے کرتے ہیں کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں" (یہ غلط ترجمہ ہے)۔

صاحب کلی علم غیب: ص60

جبکہ اعلی حضرت فاضل بریلوی نے تقریباً یہی ترجمہ کیا ہے:

ترجمہ: "اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں"۔

کنزالایمان (ھود: آیت 31)

ترجمہ: "تم فرماؤ میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ

یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتاہوں"۔

کنزالایمان (انعام: آیت 50)

کرنل صاحب کا خیال یہ ہے کہ لکم کا معنی ہے تمہارے لیے ۔ اور جو یہ ترجمہ نہ کرے اس کا ترجمہ غلط ہے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: صاحب کلی علم غیب: ص60

تو کرنل کی تحقیق کے بموجب فاضل بریلوی کا ترجمہ ان دو جگہوں پر غلط ٹھہرا۔

مولوی فاروق قادری رضوی اور کنزالایمان

(1) وبالآخرۃ ھم یوقنون

البقرۃ نمبر4

اور آخرت پر یقین رکھیں۔

کنزالایمان

مولوی فاروق قادری رضوی بریلوی لکھتے ہیں:

صحیح ترجمہ یوں ہے اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں کیونکہ ھُم کے بعد یُوْقِنُوْنَ لانے سے حصر کا معنی ہو جاتا ہے۔

جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ، ص88

(2) او کصیب من السماء

البقرہ نمبر19

یا جیسے آسمان سے اترتا پانی۔

کنزالایمان

مولوی فاروق صاحب رضاخانی لکھتے ہیں:

حالانکہ صیّب سے پہلے ذوی یا اصحاب کا لفظ مقدر ہے ملاحظہ ہو

تفسیر نسفی و جلالین جس کا معنی بنتا ہے ان کی مثال بارش والوں کی سی ہے۔

علمی محاسبہ، ص88

(3) کلما اضاء لھم

البقرہ نمبر20

جب کچھ چمک ہوئی۔

کنزالایمان

کلما کا معنی ہے جب بھی یا جب کبھی دیکھے۔

المنجد صفحہ 692

لہذا صحیح ترجمہ ہو گا جب بھی ان کے لیے روشنی ہوتی ہے۔

علمی محاسبہ ص88

(4) ان اللہ لا یستحی

البقرہ ص26

بے شک اللہ تعالی اس سے حیا نہیں فرماتا۔

کنزالایمان

جبکہ مولوی فاروق رضوی صاحب اعلی حضرت کی درگت یوں بناتے ہیں:

شرمانا یا نہ شرمانا یہ بندوں کے اوصاف ہیں یہاں حیا ترک کے معنی میں ہے ملاحظہ ہو قرطبی صفحہ 242 و دیگر۔ لہذا صحیح معنی ہو گا وہ مثال بیان کرنے کو نہیں چھوڑتا۔

علمی محاسبہ ص89

(5) لا تجزی نفس عن نفس شیئا

البقرہ نمبر48

جس دن کوئی جان دوسرے کے بدلہ نہ ہو سکے گی۔

کنزالایمان

جبکہ قادری رضوی صاحب نے فاضل بریلوی کو خوب کوسا۔ لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ عربی گرائمر کے خلاف ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی اسم نکرہ مکرّر آتا ہے تو پہلا نکرہ دوسرے نکرہ کا غیر ہوتا ہے اس لیے مفسرین نے پہلے نفس سے نفس مومنہ اور دوسرے نفس سے نفس کافرہ مراد لیا ہے ملاحظہ ہو۔ تفسیر مدارک وغیرہ۔ صحیح ترجمہ یوں ہوگا:

کوئی مومن جان کسی کافر جان کی طرف سے کچھ بدلہ نہ دے سکے گی۔

علمی محاسبہ ص90-89

(6) حتی اذافشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما ارا کم ما تحبون

آل عمران نمبر151

یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تعالی تمہیں دکھا چکا ہے تمہاری خوشی کی بات۔

کنزالایمان

فاروق رضوی صاحب نے خان صاحب کی یوں گرفت کی کہ اس میں اذا ظرفیہ متضمن ہے معنی شرط کو، ترجمہ میں اس کا جواب ذکر نہیں کیا گیا۔ ملاحظہ ہو جلالین۔ لہذا اس کا پورا معنی یوں گا یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تعالی تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات تو اس نے تم سے اپنی مدد روک لی۔

علمی محاسبہ ص90

(7) کتب علیکم الصیام البقرہ نمبر183

تم پر روزے فرض کیے گئے۔

کنز الایمان

مولوی فاروق رضوی صاحب نے فاضل بریلوی کی رہی سہی کسر نکال دی کہ الصیام جمع نہیں بلکہ قام یقوم قیام کے وزن پر صام یصوم صیاما مصدر ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر، روح المعانی ج2ص48 تفسیر مدارک ج1ص26۔ صیام کا معنی روزے کرنے سے قبل اتنا غور کیا جاتا کہ اگر بالفرض یہ جمع ہوتا تو اگلا جملہ کما کتب علی الذین میں کتب کی جگہ کتبت ہوتا۔

لہذا اس کا صحیح ترجمہ ہوگا تم پر روزہ فرض کیا گیا۔

کرم شاہ کا علمی محاسبہ ص91

(8) ان امرء هلك ليس له ولد

النساء نمبر176

اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہو۔

کنز الایمان

مولوی فاروق صاحب لکھتے ہیں:

یہاں اس کا معنی بیٹا کرنا چاہیے تھا کیونکہ اولاد بیٹے اور بیٹی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں ولد سے صرف بیٹا مراد ہے بیٹی نہیں۔ ملاحظہ ہو، تفسیر نسفی، ج1ص269۔

جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ ص91

(9) ان اللہ فالق الحب والنوی

انعام نمبر95

بے شک اللہ تعالی دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے۔

کنز الایمان

جبکہ رضاخانی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

یہاں الحب حبة اور النوی نواة کی جمع ہے، ملاحظہ ہو کتاب المعجم الوجیز ج1 ص64، روح البیان، روح المعانی، تفسیر قرطبی وغیرہ۔ اس لیے صحیح ترجمہ یوں ہوگا بے شک اللہ تعالی دانوں اور گٹھلیوں کو چیرنے والا ہے۔

جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ ص91

(10) حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت

اعراف نمبر57

یہاں تک کہ جب اٹھالائیں بھاری بادل الخ

کنزالایمان

قادری رضوی صاحب اس پہ یوں جرح کرتے ہیں:

یہاں یہ غلطی کی ہے کہ سحاب وثقال کو واحد بنادیا جبکہ السحاب سحابة کی جمع اور ثقال ثقیل کی جمع ہے لہذا درست ترجمہ یہ ہوگا یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہیں۔ الخ

علمی محاسبہ ص92

(11) واذکروا اذجعلکم خلفاء

اعراف نمبر69

اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا۔

کنزالایمان

مولوی فاروق رضاخانی اس پر یوں جرح کرتے ہیں:

اس ترجمہ میں لفظ اذ کو ظرفیہ بناکر مفعول فیہ بنایا گیا اس لیے اس کا معنی جب، ،کیا گیا ہے حالانکہ یہاں اذ نہ ظرفیہ ہے نہ مفعول فیہ بلکہ یہ واذکروا کا مفعول بہ ہے ملاحظہ ہو تفسیر مدارک ص370، جلالین جمل ج2 ص156 اس کا صحیح

معنی یوں ہو گا:

تم اپنے جانشین بنائے جانے کے وقت کو یاد کرو۔

جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ ص 92

کنزالایمان کی کچھ اور غلطیاں

من یضلل اللہ

اعراف نمبر 186

جسے اللہ تعالی گمراہ کرے۔

کنزالایمان

جبکہ جید بریلوی کرنل انور مدنی لکھتا ہے:

ومن یضلل کا ترجمہ جسے اللہ گمراہ کرے کرتے ہیں جو کہ غلط ہے کیونکہ اللہ تعالی کسی کو گمراہ نہیں کرتا انسان شیطان کے بہکاوے میں آکر خود ہی گمراہ ہوتا ہے۔

شہنشاہ کل ص 11

الا انھم ھم السفھاء

البقرہ نمبر 13

سنتا ہے وہی احمق ہیں۔

کنزالایمان

ڈاکٹر غلام قادری لاہوری، طاہر القادری کی گت بناتے ہوئے طاہر القادری کے ترجمہ کا یوں رد کرتے ہیں:

اس میں موصوف نے الا اور ان کا معنی چھوڑ کر اس کا ترجمہ منشاء الہی کے خلاف کر ڈالا الا حرف تنبیہ ہے جس کے معنی خبردار اور ہوشیار کرنے کے ہیں اور ان حرف تحقیق ہے اس لیے اس کے صحیح معنی یہ ہوں گے خبردار بے شک وہ خود

بے وقوف ہیں۔

طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ، ص108

ڈاکٹر صاحب فاضل بریلوی نے بھی ان حرف تحقیق کا ترجمہ نہ کر کے منشاء خدا کے خلاف ترجمہ کیا اور تحریف کی۔ اور جو آپ کہنا چاہتے ہیں وہ ہم بحمد اللہ سمجھ گئے ہیں۔ وذکر اسم ربہ فصلی۔ سورہ اعلی ص 15، میں بھی فاضل بریلوی نے ف کا ترجمہ نہیں کیا تو بقول آپ کے خدا کے منشاء کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

وان اللہ ھو التواب الرحیم

التوبہ 104

اور یہ کہ اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

کنز الایمان

ان اللہ ھو التواب الرحیم

التوبہ نمبر 118

بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

کنز الایمان

مفتی غلام سرور قادری لاہوری لکھتے ہیں:

تواب فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں بہت توبہ قبول کرنے والا۔ اسم مبالغہ وہ اسم ہے جس میں معنی وصفی کی کثرت اور زیادتی پائی جاتی ہے جیسے رازق (رزق دینے والا) یہ اسم فاعل ہے اور اسی سے رزاق مبالغہ ہے جس کے معنی ہیں بہت رزق دینے والا۔

کسی بھی لفظ کے ترجمہ یا معنی کا معیار:

اس میں شک نہیں کہ کسی بھی لفظ کے ترجمہ یا معنی کے صحیح یا غلط ہونے کا

معیار عربی زبان کے قواعد وضوابط ہی ہو سکتے ہیں یعنی اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں لفظ کا ترجمہ یا معنی کیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط تو عربی گرامر کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔

اس سلسلے میں عربی گرائمر کی مشہور کتاب مراح الارواح جو ہم طالب علموں کو پڑھاتے ہیں اور سالہاسال درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے اس میں لکھتے ہیں یجئی للمبالغة نحو صبار ،یعنی اسم فاعل مبالغہ کے لیے آتا ہے جیسے صبار (مراح الارواح صفحہ 52)بہت صبر کرنے والا تو تواب اور صبار دونوں کا ایک ہی وزن ہے مصنف نے صبار کا لفظ بول کر ایک قاعدہ بتایا کہ اس وزن پر آنے والا اسم فاعل مبالغہ کے ہی معنی دیا کرتا ہے۔

لیجئے مفسرین کرام بھی یہی فرمارہے ہیں کہ تواب کے معنی میں مبالغہ ہے اس لیے اس کا معنی ہو گا بہت توبہ قبول کرنے والا نہ کہ توبہ قبول کرنے والا۔لہذا دلائل کی روشنی میں تواب؛کے معنی بہت توبہ قبول کرنے والا ہوئے اس کے برعکس اس کا معنی توبہ قبول کرنے والا کرنا قرآن کریم کے معنوں میں کمی یا تحریف کرنا ہے۔

اس موقع پر صحابی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک پیشن گوئی یاد آئی جسے ھدیہ ناظرین کرتاہوں انہوں نے فرمایا

ستجدون اقواما یزعمون انهم یدعونكم الی كتاب الله وقد نبذه وراء ظهورهم

سنن دارمی ج1ص50

تم آنے والے زمانہ میں کچھ لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعوی ہو گا کہ وہ انہیں اللہ کی کتاب قرآن کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیاہو گا۔

یعنی وہ خود قرآن کے علوم سے ناواقف اور روح عمل سے دور ہوں گے

لیکن وہ تمہارے سامنے اپنے آپ کو قرآن کا عالم ومفسر ظاہر کریں گے۔

طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ ص42 تا45

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ

البقرہ نمبر80

اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن۔

کنزالایمان

جناب ڈاکٹر غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں:

عربی کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنے والے طالب علم سے بھی ایسی غلطی متوقع نہیں جو ایک علامہ اور ڈاکٹر کہلانے والے صاحب فرمارہے ہیں۔

عربی کی تھوڑی سی واقفیت رکھنے والے حضرات بھی جانتے ہیں کہ حرف لن؛ نفی مع تاکید کے لیے آتا ہے یعنی اس میں نفی ہوتی ہے اور تاکید بھی(یعنی معنی ہوناچاہیے ہمیں ہر گز آگ نہ چھوئی گی) چنانچہ میر سید شریف جرجانی رحمہ اللہ نحو میر میں لکھتے ہیں ولن برائے تاکید نفی است (نحو میر ص19 اور بحث حروف عاملہ)یعنی لن نفی کی تاکید کے لیے ہے علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:ان فی لن توکیدا وتشدیدا (تفسیر کشاف ج1ص228)بے شک حرف لن میں تاکید و تشدید یعنی شدید نفی پائی جاتی ہے۔ لیکن جناب پروفیسر صاحب ان کے نفی والے معنی تو کر گئے مگر تاکید جو اس کی روح تھی اسے چھوڑ گئے ترجمہ قرآن میں اس قدر غفلت اور بے اعتنائی ایک مسلمان کی شان کے ہر گز لائق نہیں خدائے قدوس کے کلام کا ایک ایک حرف اپنے موقع اور محل کے اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے اور ترجمہ کرتے وقت ہلکی سی غلطی بھی اس کی حکمت کلامیہ کے لیے نقصان دہ بلکہ اس کے کلام مقدس میں تحریف قرار پاتی ہے کیونکہ اس سے منشاء الٰہی پورا نہیں ہوتا اس

کی مثال یوں ہے جیسے ایک شخص اپنے قاصد کے ذریعے کسی کو پیغام بھیجتا ہے فلاں کام ہر گز نہ کرنا مگر قاصد جا کر یوں کہتا ہے فلاں کام نہ کرنا خود ہی سوچ لیجئے کیا اس سے پیغام بھیجنے والے کے پیغام میں سے لفظ ہر گز کو نکال دینا پیغام رسانی میں خیانت اور تحریف و تبدیل قرار نہیں پائے گی؟ ضرور پائے گی۔

طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ ص 106-107

ڈاکٹر صاحب! یہ سب مرمت تو فاضل بریلی پر بھی فٹ بیٹھ رہی ہے۔

کنز الایمان میں ڈبل ترجمے کی چند مثالیں

فاضل بریلوی نے کئی جگہ کنز الایمان میں ڈبل ڈبل ترجمہ کیا ہے اس کی وجہ شاید یہی ہے فاضل بریلوی کو اپنے علم پر اعتماد نہیں اور ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی ترجمہ، تفسیر سے استفادہ تو کیا نہیں تو پھر تشکیک کا شکار ہونا لازمی امر ہے۔ ڈبل ترجمے کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) اِهْبِطُوْا مِصْراً

البقرہ: آیت 61

میں مصر کا ڈبل ترجمہ کیا ہے ''مصر یا کسی شہر''۔

کنز الایمان

(2) وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ

البقرۃ: آیت 78

امانی کا ترجمہ ڈبل کیا ہے

''زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت''۔

کنز الایمان

(3) وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْداً

البقرۃ: آیت 143

شہیدا کا معنیٰ ڈبل کیا "نگہبان و گواہ"۔

کنز الایمان

حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ:

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

الشوریٰ: آیت 48

ترجمہ: تو اگر وہ منہ پھیریں تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں بنا کر بھیجا"۔

ادھر قرآن مطلقاً نگہبان ہونے کا انکار کر رہا ہے اور اعلیٰ حضرت قرآن کی مخالفت پر اترتے ہوئے اس کا اثبات کر رہے ہیں۔

(4) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

البقرۃ: آیت 147

ترجمہ: حق ہے تیرے رب کی طرف سے یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو"۔

کنز الایمان

یہاں بھی "یا" لگا کر دو دو ترجمے کیے۔

(5) لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا

البقرۃ: آیت 233

ترجمہ: ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچے سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچے کو اور نہ اولاد والد اپنی اولاد کو"۔

کنز الایمان

یہاں بھی ڈبل ڈبل ترجمہ کی روایت کو برقرار رکھا گیا۔

(6) وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيدٌ

البقرۃ: آیت 282

ترجمہ: نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ۔

کنزالایمان

(7) القمل

اعراف؛ آیت 133

ترجمہ: گھن یا کلنی یا جوئیں

کنزالایمان

یہاں ڈبل کی جگہ ترجمہ ٹرپل ہو گیا۔ واہ ے بریلی کے خان! تیرے انداز ہی نرالے ہیں۔

وہ الفاظ جن کے ترجمے فاضل بریلوی نے نہیں کیے

(1) وَاُمَّھٰتُکُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَکُمۡ

النساء: آیت نمبر 23

ترجمہ: اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا

کنزالایمان

ارضعنکم میں کم ضمیر کا ترجمہ نہیں کیا۔

(2) فَلَوۡشَآءَ لَھَدٰ کُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

انعام: آیت نمبر 150

ترجمہ: تو وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا۔

کنزالایمان

لھدکم میں کم ضمیر کا ترجمہ نہیں کیا۔

(3) اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡکُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ

اعراف: آیت نمبر 49

ترجمہ: ان سے کہا گیا کہ جنت میں جاؤنہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم۔

کنزالایمان

انتم کا ترجمہ نہیں کیا۔

(4) قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اعراف: آیت نمبر 66

ترجمہ: اس کی قوم کے سردار بولے۔

کنزالایمان

کفروا کا ترجمہ نہیں کیا۔

(5) وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ

اعراف آیت نمبر 74

ترجمہ: اور یاد کرو جب تم کو عاد کا جانشین کیا۔

کنزالایمان

من بعد کا ترجمہ نہیں کیا۔

(6) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ

یونس: آیت نمبر 18

ترجمہ: اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلانہ کرے۔

کنزالایمان

لایضرھم کا ترجمہ نہیں کیا۔

(7) وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُھُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ

الرعد: آیت نمبر 31

ترجمہ: اور کافروں کو ہمیشہ کے لیے یہ سخت، دھمک پہنچتی رہے گی۔

کنزالایمان

بما صنعوا کا ترجمہ نہیں کیا۔

(8) لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ

الفرقان: آیت نمبر 29

ترجمہ: بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے

کنز الایمان

بعد کا ترجمہ نہیں کیا۔

(9) وَنُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

القصص: آیت نمبر 5

ترجمہ: اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں

کنز الایمان)

فی الارض کا ترجمہ نہیں کیا۔

(10) وَاِذۡ یُرِیۡکُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَیۡتُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِکُمۡ قَلِیۡلًا

انفال: آیت نمبر 44

ترجمہ: اور جب لڑتے وقت تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے

کنز الایمان

فی اعینکم کا ترجمہ نہیں کیا۔

(11) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا

الزمر: آیت نمبر 23

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب۔ کنز الایمان

الحدیث کا ترجمہ نہیں کیا۔

(12) حَتّٰۤی اِذَا هَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رسولاً

المومن آیت نمبر 34

ترجمہ: جب انہوں نے (یوسف علیہ السلام) انتقال فرمایا تم بولے ہر گز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

کنزالایمان

من بعدہ کا ترجمہ نہیں کیا۔

(13) اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ

التوبہ: آیت نمبر 80

ترجمہ: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو۔

کنزالایمان

دوسرے لھم کا ترجمہ نہیں کیا۔

کنزالایمان میں مشکل الفاظ

قارئین کرام! ہم آپ کو کچھ نمونہ دکھادیتے ہیں کہ واقعۃ اس ترجمے میں مشکل الفاظ کی بھرمار ہے جو کبھی تو لغت کی مدد سے بھی حل نہیں ہوتے حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کو آسان بناکر نازل کیا جبکہ رضوی کوشش یہی ہے کہ جتنا ہوسکے قرآن مشکل رہے تاکہ قرآن سمجھ میں کسی کو نہ آئے اور نہ ہی جہالت جو بریلویت کا دوسرا نام ہے وہ چھوٹے۔ ملاحظہ فرمائیں مشکل الفاظ کے چند نمونے۔

(1) فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى

طہ: آیت 60

کے ترجمہ میں اعلی حضرت نے ''کید'' کا ترجمہ ''دانوں'' کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ''داؤ'' کیا ہے اور حضرت تھانویؒ نے ''مکر'' (جادو) کیا ہے۔

(2) وَلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ

طہ آیت 71

کے ترجمہ میں ”جذوع “ کا ترجمہ اعلی حضرت نے ”’’ڈھنڈ“ کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ نے ”تنا“ کیا اور حضرت تھانویؒ نے ”درختوں“ کیا ہے۔

(3) فَيَذَرُهَا قَاعاً صَفْصَفاً

طٰہ آیت 106

میں قاعا صفصفا کا ترجمہ اعلی حضرت نے ”کوپٹ پر ہموار“ کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ نے ”صاف میدان“ اور حضرت تھانویؒ نے ”میدان ہموار“ کیا ہے۔

(4) لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا

الانبیاء آیت 102

میں حسیسھا کا ترجمہ اعلی حضرت نے ”اس کی بھنک“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے اور حضرت تھانویؒ نے ”اس کی آہٹ“ ترجمہ کیا ہے۔

(5) اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

الحج:41

میں اقاموا کا ترجمہ اعلی حضرت نے ”برپا رکھیں“ کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ نے ”وہ قائم رکھیں“ اور حضرت تھانویؒ نے ”یہ لوگ پابندی رکھیں “کا ترجمہ کیا ہے۔

(6) وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ

الحج 53

میں ”شقاق بعید“ کا ترجمہ خان صاحب نے ”دہر کے جھگڑالوں“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”مخالفت میں دور جا پڑے“ اور حضرت تھانویؒ نے ”بڑی مخالفت“ کیا ہے۔

(7) اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ

سورہ نور:41

کا ترجمہ فاضل بریلوی نے ”کسی کنڈے“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے اور حضرت تھانویؒ نے ”گہرے“ کیا ہے۔

(8) قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ

بنی اسرائیل: 84

میں ”شاکلتہ“ کا ترجمہ خان صاحب نے ”اپنے کینڈے“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”اپنے ڈھنگ“ اور حضرت تھانویؒ نے اپنے طریقے کیا ہے۔

(9) لَّلَجُّوۡا فِیۡ طُغۡيَانِهِمۡ

مومنون:75

خان صاحب نے اس آیت میں للجوا کا ترجمہ ”تو ضرور بھٹ پنا کریں گے“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند نے ”تو برابر لگے رہیں گے“ اور حضرت تھانویؒ نے ”وہ لوگ اصرار کرتے ہیں“ کیا ہے۔

(10) وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا

مریم: 3

خان صاحب نے اس کا ترجمہ ”بھبھوکا پھوٹا“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”شعلہ نکلا“ حضرت تھانویؒ نے ”سفیدی پھیل گئی“ ترجمہ کیا ہے۔

(11) وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ

البقرۃ: 74

میں ”تعملون“ کا ترجمہ خان صاحب نے ”تمہارے کوتکوں“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”تمہارے کاموں“ اور حضرت تھانویؒ نے ”تمہارے اعمال“ کیا ہے۔

(12) كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبۡوَةٍ

البقرۃ: 265

میں ”ربوۃ“ کا ترجمہ فاضل بریلوی نے ”بھور“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”بلند زمین“ اور حضرت تھانویؒ نے ”ٹیلے“ کیا ہے۔

(13) اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ

یوسف:28

کا ترجمہ خان صاحب نے کید کا ترجمہ ”چرتر“ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے فریب اور حضرت تھانویؒ نے ”چالاکیاں“ کیا ہے۔

(14) لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

البقرۃ 262

میں خان صاحب نے اجر کا معنی ”نیگ“ کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے ”ثواب“ کیا ہے۔

(15) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ

آل عمران 12

میں س کا ترجمہ ”کوئی دم جاتا ہے“ کیا ہے اور حضرت تھانویؒ نے ”عنقریب“ جبکہ شیخ الہندؒ نے ”اب“ کیا ہے۔

(16) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا

البقرۃ: 202

میں خان صاحب نے نصیب کا معنی ”بھاگ“ کیا ہے جبکہ ہمارے شیوخ نے ”حصہ“ کیا ہے۔

(17) اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ

البقرۃ: 229

میں فاضل بریلوی نے احسان کا ترجمہ ”نکوئی“ کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ نے ”بھلی“ طرح

کیا ہے اور حضرت تھانوی ؒ نے ”خوش عنوانی“ کیا ہے۔

(18) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا

آل عمران:89

میں خان صاحب نے ”اصلحوا“ کا ترجمہ ”آپا سنبھالا“ کیا ہے جبکہ شیخ الہند ؒ نے ”نیک کام کیے“ کیا ہے اور حضرت تھانوی ؒ نے ”اپنے کو سنوار لیں“ کیا ہے۔

(19) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ

آل عمران: 106

میں فاضل بریلوی نے ”تبیض“ کا ترجمہ ”اونجالے ہونگے“ کیا ہے اور حضرت شیخ الہند ؒ اور حضرت تھانوی ؒ نے ”سفید ہونگے“ کیا ہے۔

(20) لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آل عمران: 196

میں خان صاحب نے ”تقلب“ کا ترجمہ ”اہلے گہلے پھرنا“ کیا ہے جبکہ ہمارے شیوخ رحمہا اللہ نے ”چلنا پھرنا“ کیا ہے۔

(21) اَشَدُّ تَنْكِيْلًا

النساء:84

میں خان صاحب نے ”اشد“ کا ترجمہ ”کرا“ کیا ہے اور ہمارے شیوخ نے ”عذاب“ کیا ہے۔

(22) طَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ

المائدہ:30

اس آیت میں ”طوعت“ کا ترجمہ خان صاحب نے ”چاو دلایا“ ترجمہ کیا ہے حضرت شیخ الہند ؒ نے ترجمہ ”اس کو راضی کیا اس کے نفس نے“ اور حضرت تھانوی ؒ نے ”آمادہ

کر دیا"ترجمہ کیا ہے۔

(23) مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ

المائدہ:103

میں "سائبة" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "بجار" ترجمہ کیا ہے جبکہ ہمارے شیوخ نے سائبہ کا ترجمہ سائبہ ہی کیا۔

(24) فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا

انعام:25

میں "وقرا" کا ترجمہ خان صاحب نے "ٹینٹ" کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "بوجھ کیا" ہے۔

(25) فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ

اعراف:113

میں "القمل" کا معنی فاضل بریلوی نے "گھن یا کلنی یا جوئیں" کیا ہے جبکہ شیخ الہندؒ نے "چچڑی" اور حضرت تھانویؒ نے "ٹڈیاں" کیا ہے۔

(26) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

انفال:141

میں "کفروا" کا ترجمہ خان صاحب نے "کافروں کے لام" کیا ہے اور شیخ الہندؒ نے "کافروں سے" اور حضرت تھانویؒ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔

(27) فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً

الرعد:17

میں فیذھب جفاء کا ترجمہ خان صاحب نے "تو پھک کر دور ہو جاتا ہے" کیا ہے اور حضرت شیخ الہندؒ نے "جاتا رہتا ہے سوکھ کر" کیا اور حضرت تھانویؒ نے "وہ تو پھینک

دیا جاتا ہے" ترجمہ کیا۔

(28)　جِئۡنَا بِکُمۡ لَفِیۡفاً

بنی اسرائیل:104

کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "ہم تم سب کو گھال میں لے آئیں گے" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے" شستہ ترجمہ کیا ہے اور حضرت تھانویؒ نے " ہم سب کو جمع کر کر حاضر لا کریں گے" کیا۔

(29)　وَاِنَّا لَجَاعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡہَا صَعِیۡداً جُرُزاً

کہف:8

میں "صعیدا جزرا " کا معنی فاضل بریلوی نے "پٹ کر میدان کر چھوڑیں گے" کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "میدان چھانٹ کر" کیا ہے اور حضرت تھانویؒ نے "ایک صاف میدان کر دینگے " ترجمہ کیا ہے۔

(30)　رَجۡماً بِالۡغَیۡبِ

کہف:22

کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "الاؤ تکا بات" کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "بدون نشانہ دیکھے پتھر چلانا" جبکہ حضرت تھانویؒ نے "بے تحقیق بات کو ہانک رہے ہیں" ترجمہ کیا ہے۔

(31)　وعرضوا علی ربك صفا

کہف48

فاضل بریلوی نے "اور سب تمہارے رب کے حضور میرا باندھے پیش ہونگے" ترجمہ کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر "ترجمہ کیا ہے جبکہ حضرت تھانویؒ نے "اور سب کے سب آپ کے رب کے روبرو

برابر کھڑے کر کے پیش کیے جاوینگے " کا ترجمہ کیا ہے۔

(32) اَشِحَّةً عَلَيۡكُمۡ

الاحزاب 19

میں اشحۃ کا ترجمہ خان صاحب نے "گئی کرتے ہیں" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "دریغ رکھتے ہیں" اور حضرت تھانویؒ نے "بخیلی لیے ہوئے ہیں" ترجمہ کیا ہے۔

(33) فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ

السباء:16

میں "سیل " کا ترجمہ خان صاحب نے "اہلا" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "نالا" اور حضرت تھانویؒ نے "سیلاب" ترجمہ کیا ہے۔

(34) وَهُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ

السبا:26

میں "فتاح" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "بڑا نپاؤ چکانیوالا " کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "قصہ چکانے والا" اور حضرت تھانویؒ نے "بڑا فیصلہ کرنے والا" ترجمہ کیا ہے۔

(35) وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ

الزخرف:36

میں "یعش" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "رتوند" آئے کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "جو کوئی آنکھیں چرائے" اور حضرت تھانویؒ نے "اندھا بن جاوے" کا ترجمہ کیا ہے۔

(36) وَاُخۡرٰى لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا

الفتح آیت 21

لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا کا ترجمہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے کیا ”جو تمہارے بل کی نہ تھی“ حضرت شیخ الہندؒ نے کیا ”جو تمہارے بس میں نہیں آئی“ حضرت تھانویؒ نے کیا ”جو تمہارے قابو میں نہیں آئی۔“

(37) سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا مَّنِ الۡكَذَّابُ الۡاَشِرُ

القمر: آیت 26

اس میں ”اشر“ کا ترجمہ خان صاحب نے ”اترونا“ کیا اور حضرت شیخ الہندؒ نے ”بڑائی مارنیوالا“ اور حضرت تھانویؒ نے ”شیخی باز“ کیا ہے۔

(38) لَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ جَمِيۡعًا اِلَّا فِىۡ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ

الحشر: آیت 16

میں ”وراء جدر“ کا معنی خان صاحب نے ”دُھسوں کے پیچھے“ جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”دیواروں کی اوٹ“ اور حضرت تھانویؒ نے ”دیوار (قلعہ و شہر کی پناہ) کی آڑ میں“ کیا ہے۔

(39) فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا

الجن: آیت 9

میں ”شھابا“ کا ترجمہ ”آگ کا لوکا پائے“ کیا اور حضرت شیخ الہندؒ نے ”انگارہ“ اور حضرت تھانویؒ نے ”شعلہ“ کیا۔

(40) فَذٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَّوۡمٌ عَسِيۡرٌ

مدثر: آیت 9

میں یوم عسیر کا ترجمہ خان صاحب نے ”کرّا دن“ کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے ”مشکل دن“ حضرت تھانویؒ نے ”سخت دن“ کیا۔

(41) كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ مدثر: آیت 50

میں "مستنفرہ" کا ترجمہ خان صاحب نے "بھڑکے ہوئے" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "بدکنے والے" اور حضرت تھانویؒ نے "وحشی" کیا ہے۔

(42) وَاَمَّا مَنۡ جَآءَكَ يَسۡعٰىۙ

عبس: آیت 8

میں "یسعیٰ" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "ملکتا" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے "دوڑتا" کیا ہے۔

(43) اَبًّا کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "دوب" حضرت شیخ الہندؒ نے "گھاس" اور حضرت تھانویؒ نے "چارہ" کیا ہے۔

(44) فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ

الفیل: آیت 5

میں "عصف" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "کھیتی کی پتی" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "بھس" اور حضرت تھانویؒ نے "بھوسہ" کیا ہے۔

(45) كُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ

یٰس: آیت 33

میں "یسبحون" کا ترجمہ فاضل بریلوی نے "پیر رہا ہے" کیا جبکہ حضرت شیخ الہندؒ نے "پھرتے ہیں" اور حضرت تھانویؒ نے "تیر رہے ہیں" کیا ہے۔

غیر فصیح الفاظ کا استعمال

(1) اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا

البقرہ: آیت 259

ترجمہ: یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ ڈھئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر۔

کنزالایمان

"ڈھئی پڑی" کے بجائے "گری پڑی ہوئی تھی" کیا جاتا تو اچھا تھا۔

(2) فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ

مائدہ: آیت نمبر 26

ترجمہ: تو تم ان بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ۔

افسوس نہ کھاؤ کی جگہ افسوس نہ کرو فصیح ہے۔

(3) وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا

اعراف آیت نمبر 146

ترجمہ: اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں۔

کنز الایمان

اگر اس کی جگہ یہ ہوتا کہ "اس پر چلنے لگ جائیں" تو فصیح ہوتا۔

(4) اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

ھود: آیت نمبر 37

ترجمہ: وہ ضرور ڈوبائے جائیں گے۔

کنز الایمان

اگر یہ ہوتا کہ "ضرور غرق کیے جائیں گے" تو فصیح تھا۔

(5) يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

ھود: آیت 64

ترجمہ: اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے۔

کنز الایمان

"اللہ کی ناقہ ہے" درست جملہ ہے۔

(6) وَبَنٰتِ عَمِّكَ

احزاب: آیت نمبر 50

ترجمہ: پھپیوں کی بیٹیاں

کنزالایمان

لفظ پھوپھی ہوتا ہے پھپی تو نہیں۔

بہر حال اردو کی جو ٹانگیں خان صاحب نے توڑنے کی کوشش کی ہے۔

الامان۔ خان صاحب نے قرآن پاک کے ترجمے کو غیر فصیح زبان میں لانے کی مذموم کوشش کی ہے حالانکہ قرآن پاک کے شایان شان فصیح و بلیغ الفاظ لانے چاہئیں لیکن فاضل بریلوی بھدّے اور مشکل الفاظ لانے پر ہی مصر ہیں اور یہ بھی وجہ ہے کہ آج ان کا ترجمہ مسترد کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے انبیاء علیہم السلام کا مدد مانگنا

(1) وَنُوحاً اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَالَه فَنَجّیْنٰه وَاَهْلَه مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ

الانبیاء: آیت نمبر 76

ترجمہ: اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی۔

کنزالایمان

دوسری جگہ ہے:

بڑی تکلیف سے نجات دی۔

کنزالایمان، صافات آیت نمبر 76

(2) وَاَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّهٗ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ کَشَفْنَامَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ

الانبیاء: آیت نمبر 84،83

ترجمہ: اور ایوب کو یاد کرو۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اسے تھی۔

کنز الایمان

(3) وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

الانبیاء: آیت

ترجمہ: ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی

کنز الایمان

(4) وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لاَ تَذَرْنِيْ فَرْداً وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ

الانبیاء: آیت نمبر 89، 90

ترجمہ: اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔۔۔ الخ۔۔۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحیٰ عطا فرمایا۔

کنز الایمان

(5) فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ

الشعرائ: آیت نمبر 119

ترجمہ: تو ہم نے بچالیا اسے (نوح علیہ السلام) اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں۔

کنز الایمان

(6) فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَقَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَمَا کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ

الاعراف: آیت نمبر 72

ترجمہ: تو ہم نے اسے (ہود علیہ السلام) اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی۔

کنزالایمان

(7) رَبِّ ہَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ

صافات: آیت نمبر 100

ترجمہ: الٰہی مجھے لائق اولاد دے۔

کنزالایمان

(8) وَنَجَّیۡنٰہُمَا وَقَوۡمَہُمَا مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ونصرنٰہُمۡ فَکَانُوۡا ھُمُ الغٰلبین

صافات: آیت نمبر 115، 116

ترجمہ: اور انہیں اور ان کی قوم کو بڑی سختی سے نجات بخشی اور ان کی ہم نے مدد فرمائی۔

کنزالایمان

(9) وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَاَہۡلَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ

صافات: آیت نمبر 133، 134

ترجمہ: ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی۔

کنزالایمان

قارئین ذی وقار! خان صاحب کے ترجمے سے ثابت ہوا جب انبیاء علیہم السلام کو نجات خداوند ذوالجلال نے دی تو اور کون ہے جس سے مشکلات میں مصائب و

پریشانیوں میں نجات مانگی جائے؟اب رضاخانیوں کی مرضی ہے کہ اپنے اعلیٰ حضرت کے ترجمے پر اعتبار کریں یا انکار کردیں۔ ان مقامات کے تراجم سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ پریشانیوں اور مصائب میں صرف اللہ تعالی کو پکارا جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے۔

مختار کل کون؟

(1) وَمَآ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ

یوسف: آیت نمبر 103

ترجمہ: اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے۔

کنز الایمان

(2) بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا

الرعد: آیت نمبر 31

ترجمہ: بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

کنز الایمان

(3) اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰى هُدٰٮهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّضِلُّ

النحل: آیت نمبر 37

ترجمہ: اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے۔

کنز الایمان

(4) هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ

کہف: آیت نمبر 44

ترجمہ: یہاں کھلتا ہے کہ اختیار سچے اللہ کا ہے۔

کنز الایمان

(5) اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ

بِالْمُهْتَدِيْنَ

القصص: آیت نمبر 56

ترجمہ: بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔

کنز الایمان

(6) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

المزمل: آیت 9

ترجمہ: تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

کنز الایمان

قارئین ذی وقار! اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے معلوم ہو گیا کہ کائنات میں اختیار تو صرف اللہ کا ہے اور کسی کا اختیار نہیں چلتا۔ بلکہ سرکار طیبہ ﷺ کے متعلق تو صاف پہلی آیت کے ترجمہ میں خان صاحب کہہ رہے ہیں۔ ''تم کتنا ہی چاہو اکثر آدمی ایمان نہ لائیں گے'' تو معلوم ہوا کہ مشیت صرف اللہ کی چلتی ہے اختیار کائنات میں صرف اسی ذات جل مجدہ کا ہی ہے مگر بُرا ہو تعصب کا جس نے خان صاحب کا عقیدہ اس کے خلاف بنا دیا۔

کنز الایمان اور اثبات عموم قدرتِ باری تعالیٰ

(1) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

الملک: آیت نمبر 28

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ھلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچا لے گا۔

کنز الایمان

(2) قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًـا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَ اُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا

المائدہ 17

ترجمہ: تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کر دے مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو۔

کنز الایمان

(3) فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ

الزخرف: آیت نمبر 41

ترجمہ: تو اگر ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے۔

کنز الایمان

ان آیات سے معلوم ہوا کہ خداوند کائنات اپنے کہے کے خلاف کرنے پر قادر ہے اگرچہ کرے گا نہیں۔ کیونکہ یہاں انبیاء کرام کے متعلق ارشاد ہے کہ اگر وہ ان کو ہلاک کر دے تو کون روک سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ وہ ایسا کر سکتا ہے اگرچہ اس نے نہ ایسا کیا اور نہ ایسا کرے گا اور نہ ہی ایسا کرنا تھا۔ بلکہ صرف اپنی قدرت کے اظہار کے لیے یہ فرمایا۔ مولوی عبد المقتدر بدایونی کی تفسیر عباسی مترجم دیکھ لی جائے (مائدہ آیت نمبر 17) تو ان شاء اللہ دماغ صاف ہو جائیگا اس میں عذاب دینے کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔

”خدا دے پکڑے چھڑائے محمد ﷺ“ کا رد

(1) وَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتۡنَتَهٗ فَلَنۡ تَمۡلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًـا

المائدہ: آیت نمبر 41

ترجمہ: اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہر گز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے گا۔

کنز الایمان

(2) اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا

الرعد: آیت نمبر 31

ترجمہ: تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔

کنز الایمان

(3) اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَیۡهِ کَلِمَةُ الۡعَذَابِ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ

الزمر: آیت نمبر 19

ترجمہ: تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا۔ تو کیا تم ہدایت دے کر آگ کے مستحق کو بچا لو گے۔

کنز الایمان

(4) فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِیۡنَ

الحاقۃ آیت نمبر 47

ترجمہ: پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا۔

کنز الایمان

(5) قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا

الجن: آیت نمبر 22

ترجمہ: تم فرماؤ ہر گز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور میں ہر گز اس کے سوا پناہ نہ پاؤں گا۔

کنز الایمان

معلوم ہو گیا کہ جو بریلیوں کے عقائد میں ہے کہ خدا جس کو پکڑے چھڑائے محمد ﷺ، محمد ﷺ کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا۔ تو اس عقیدہ کا ان آیات کے رضوی ترجمہ سے صاف اور صراحۃً رد ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ بات کہنے میں

عار محسوس نہیں کرتے کہ رضاخانی حضرات قرآن پاک پر ایمان نہیں رکھتے یا ترجمہ رضوی غلط ہے۔

نبی کا ترجمہ نبی کرنا

(1) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

البقرہ: آیت 248

ترجمہ: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا۔

کنزالایمان

(2) اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ال عمران: آیت نمبر 68

ترجمہ: بے شک سب لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے۔

کنزالایمان

(3) مَا كَانَ لِلنبی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

التوبہ: آیت 113

ترجمہ: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔

کنزالایمان

(4) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

الاحزاب: آیت 30

ترجمہ: اے نبی کی بی بیو جو تم میں سے صریح حیا کے خلاف کوئی جراءت کرے۔

کنزالایمان

(5) مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَه

الاحزاب: آیت نمبر 38

ترجمہ: نبی پر کوئی حرج کی بات نہیں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

کنزالایمان

(6) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ

الاحزاب: آیت 59

ترجمہ: اے نبی! اپنی بی بیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو۔

کنزالایمان

(7) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

الممتحنہ: آیت 12

ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں

کنزالایمان

(8) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

الطلاق: آیت نمبر 1

ترجمہ: اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو۔

کنزالایمان

اتنی جگہ فاضل بریلوی نے " نبی" کا ترجمہ "نبی" ہی کیا اگر "نبی" کا ترجمہ "نبی" کرنا جرم ہے تو فاضل بریلوی نہیں بچتے۔ اگر "نبی کا ترجمہ "نبی" سے نہ کرنا بلکہ "غیب کی خبریں دینے والا" کرنا کمال ہے تو یہاں کمال کو کیوں ترک کیا؟

ترجمہ کنزالایمان میں علم غیب کی نفی

(1) وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ

یوسف: آیت نمبر 3

ترجمہ: اگرچہ بے شک تمہیں اس سے پہلے اس کی خبر نہ تھی۔

کنزالایمان

(2) وَعِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

الزخرف 85

ترجمہ: اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم۔

کنز الایمان

(3) فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

الاحقاف: آیت نمبر 22، 23

ترجمہ: اس نے فرمایا کہ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

کنز الایمان

(4) قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ

الاعراف: آیت 187

ترجمہ: تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔

کنز الایمان

(5) قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

الملک: آیت 26

ترجمہ: تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے۔

کنز الایمان

(6) يَوْمَ يكشف عَنْ سَاقٍ

القلم: آیت 42

ترجمہ: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنیٰ اللہ ہی جانتا ہے)۔

کنز الایمان

معلوم ہو گیا کہ قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور علم غیب کا مسئلہ سیدھا سا ہے کہ ہم پوری کائنات سے زیادہ علم سرکار طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے مانتے ہیں خدا کے بعد

آپ ﷺ کا ہی مقام ہے آپ ﷺ کے علوم کی وسعتیں اتنی ہیں کہ ہم احاطہ نہیں کرسکتے۔ آپ ﷺ کے علم مبارک کا نام علم غیب نہیں بلکہ غیب کی باتیں، غیب کی خبریں، غیب کی اطلاعات ہیں کیونکہ علم غیب خداوند قدوس کے علم کا ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے جو مفتی احمد یار نعیمی نے جاء الحق میں اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے اعلاء کلمۃ اللہ میں لکھی ہے غیب وہ ہے جو حواس ظاہری اور باطنی سے معلوم نہ ہوسکے، جبکہ آپ ﷺ کے علوم یا تو حواس ظاہری سے حاصل ہوئے یا باطنی سے تو تمہارے اصول سے بھی اس کو علم غیب نہیں کہا جاسکتا۔

ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کی نفی

(1) وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ

آل عمران: آیت نمبر 44

ترجمہ: اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے۔

کنزالایمان

(2) وَمَا كُنتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ

القصص: آیت نمبر 44

ترجمہ: اور اس وقت تم حاضر نہ تھے۔

کنزالایمان

معلوم ہوگیا کہ ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر نبی پاک علیہ السلام نہ تھے ورنہ فاضل بریلوی کا ترجمہ غلط ٹھہرتا ہے۔ بریلوی حضرات بڑی بُری طرح اس مسئلہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

عبدالسمیع رامپوری نے تصریح کی ہے کہ اگر روح مبارک اعلی علین پر ہو کر کلی زمین کے چند مقامات پر آپ کی نظر مبارک پڑ جائے تو کیا محال وبعید ہے۔

انوار ساطعہ ملخصاص 357

دوسری جگہ ابلیس کا حاضر وناظر ہونا نبی پاک علیہ السلام سے بھی زیادہ مقامات پر تسلیم کیا ہے۔

ص 359

فیض احمد اویسی صاحب کے نزدیک آپ جسم حقیقی کے ساتھ حاضر وناظر ہیں۔

کشکول اویسی ص 272

مولوی احمد رضا صاحب نے روح مبارکہ کے تمام اہل اسلام کے گھروں میں موجود ہونے کی تصریح بھی کی ہے۔

خالص الاعتقاد ص 107

فتاوٰی رضویہ میں لکھا ہے آپ مثل ہتھیلی پوری کائنات کو ملاحظہ فرمارہے ہیں۔

بحوالہ فہارس فتاوی رضویہ، ملخصًا ص 215

سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ نامہ اعمال آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ پر امت کے احوال معروض ہوتے ہیں اور آپ جہاں تشریف لے جانا چاہیں جاتے ہیں یہ حاضر وناظر کا مطلب انہوں نے لکھا ہے۔

فہارس شرح مسلم ملخصًا ص 97

سعید احمد کاظمی نے روحانیت کے اعتبار سے حاضر وناظر مانا ہے۔

تسکین الخواطر

مفتی امین فیصل آبادی نے آپ علیہ السلام کے جسد حقیقی کو پوری کائنات سے بڑا لکھا ہے اور اس اعتبار سے حاضر وناظر مانا ہے۔

حاظر ناظر رسول ص 53

اب بتایئے ایک ہی عقیدے کے متعلق اتنے متضاد دعوے فیصلہ آپ کریں کہ ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تفسیر خزائن العرفان پر ایک نظر

(1) سورہ بقرہ کی آیت نمبر 8 حاشیہ نمبر 13 میں لکھتے ہیں:

"قرآن پاک میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا"۔

اسی طرح سورہ ہود کی آیت نمبر 27 حاشیہ نمبر 54 میں لکھتے ہیں:

"اس امت میں سے بہت سے بد نصیب سید انبیاء ﷺ کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں"۔

ایک اور مقام پر موصوف لکھتے ہیں:

"جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہو گا"۔

البقرہ: آیت نمبر 60۔ حاشیہ 102

مگر دوسری طرف خود ہی انبیاء علیہم السلام کا بشر ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

"یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا"۔

سورہ مومنون: آیت 24۔ حاشیہ 33

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس

الحج: آیت 75۔ حاشیہ 193

یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔

قارئین کرام! اب فیصلہ آپ کیجیے یہ دین کے ساتھ کیا مذاق ہے! کہیں لکھتے ہیں کہ انبیاء کو بشر کہنے والا کافر ہے انبیاء کو بشر ماننا بد نصیبی ہے یہ ان کی شان میں

گستاخی ہے اور پھر خود ہی دوسرے مقامات پر انبیاء کو بشر اور انسان بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کیا یہ کفر کے فتوے جو ہم مظلوموں کے لیے تیار کیے ہوئے تھے خود ان کے صاحبان کے گلوں کا پھندہ نہ بن گئے؟ اور مولوی صاحب نے تو عقائد پر اپنی کتاب میں یہاں تک لکھ دیا کہ: ''انبیاء وہ بشر ہیں''

کتاب العقائد: ص9

تو بتایئے اپنی ہی کفر ساز مشین گن سے مولوی صاحب خود کشی نہ کر بیٹھے؟

نبی پاک ﷺ کے لیے ؐ کی علامت کا استعمال

مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے جگہ جگہ اپنے تفسیری حاشیہ میں نبی پاک ﷺ کے لیے ''ؐ'' اور سیدنا آدم علیہ السلام کے لیے ''ؑ'' کی علامت کا استعمال کیا۔ مثلاً:

- البقرہ: آیت نمبر129، حاشیہ 234
- یونس: آیت نمبر2، حاشیہ 3
- آل عمران: آیت نمبر79، حاشیہ 150
- الحج: آیت نمبر52، حاشیہ 139

اس کے علاوہ بھی کئی مقامات ہیں۔ اب اس پر کفر و گستاخی کے جو فتوے لگتے ہیں وہ ماقبل میں بیان ہو چکے ہیں۔

نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء کو غیر اللہ، من دون اللہ ماننا

(2) ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب

آل عمران: آیت نمبر79

کے تحت لکھتے ہیں:

''نجران کے نصاری نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم

دیاہے کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالی نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابورافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم ﷺ سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں"۔

حاشیہ: 150

پہلے شان نزول سے معلوم ہو رہا ہے کہ مراد آبادی کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام من دون اللہ میں شامل ہیں اور دوسرے سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ نبی پاک ﷺ غیر اللہ اور من دون اللہ میں داخل ہیں۔

(2) افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی

کہف: آیت نمبر 102

اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

عبادی من دونی سے مراد حضرت عیسیٰ و عزیر اور ملائکہ کو لیا گیا ہے۔

حاشیہ: 213

(3) وما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللہ

یونس: آیت نمبر 37

کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم ﷺ نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے یقیناً وہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے"۔

حاشیہ: 92

اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ آیت میں من دون اللہ سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

(4) و اذقال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم اانت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ

المائدہ: آیت نمبر 116

کا ترجمہ رضوی دیکھیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو من دون اللہ میں داخل کر رہے ہیں اور ترجمہ کرتے ہیں:

''جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تونے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا''۔

کنز الایمان

صاف معلوم ہو رہا ہے کہ من دون اللہ کے مصداق یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ ہیں۔

(5) مقیاس حنفیت بحث من دون اللہ میں ہے:

قل (لھم)ادعوا الذین زعمتم (انھم الھۃ)من دونہ کالملائکۃ و عیسیٰ و عزیر علیھم السلام

مقیاس حنفیت: ص108

(6) مفتی احمد یار گجراتی حضرت ربیعہ اسلمی والی روایت کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''یہ غیر خدا سے مانگنا ہے۔''

جاء الحق

اب ذرا دوسری طرف بریلوی فتوے بھی ملاحظہ فرمالیں کہ انبیاء علیہم السلام کو غیر اللہ اور من دون اللہ کہنے پر بریلوی کیا فتویٰ لگاتے ہیں۔

(1) مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

”رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتویٰ کفر ارشاد فرمایا ہے“۔

مقیاس حنفیت: ص 43۔ بحث من دون اللہ

(2) مولوی عنایت اللہ سانگلہ ہلوی لکھتا ہے:

”مقدس ہستیوں پر من دون اللہ کا اطلاق جہالت کے سوا کچھ نہیں“۔

مقالات شیر اہلسنت: ص 21

(3) کرنل محمد انور مدنی رضاخانی لکھتا ہے کہ:

”نام نہاد مولوی جو جاہل اور ان پڑھ ہیں من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کے معنوں میں انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو لے آئے ہیں۔۔۔ اگر پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھ لے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے باغی کی سزا قتل ہے“۔

صاحب کلی علم غیب: ص 117

شاباش کرنل صاحب! واقعی فوجیوں والا فتویٰ لگایا ہے ان بریلوی فتوؤں کی روشنی میں بریلوی صدر الافاضل مولوی نعیم الدین مرادآبادی، بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی، بریلوی جنید زماں عمر اچھروی اور بریلوی مجدد احمد رضا خان سب کافر، جہالت کا شکار، ان پڑھ مولوی، قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھے چلنے والے، اللہ کے باغی اور اس لائق ہیں کہ انہیں کسی چوک میں الٹا لٹکا کر قتل کر دیا جائے۔

میلاد شریف والی آیت کی تفسیر

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا

یونس: آیت نمبر 57

قارئین اہلسنت! یہ وہ آیت ہے جسے بریلوی مروجہ 12 ربیع الاول کو حضور ﷺ کے میلاد کے جشن کے جواز کے استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ مگر مولوی نعیم

الدین مراد آبادی اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں، وہ ملاحظہ فرمالیں:

''حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے''۔ ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں''۔

حاشیہ: 139

آج کے بریلوی کہتے ہیں کہ فضل اور رحمت سے حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی مراد ہے مگر مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ اور تابعی رحمہ اللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ فضل سے مراد اسلام اور رحمت سے مراد قرآن ہے۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا

بریلوی حضرات مزارات پر تعظیمی سجدہ کرتے ہیں اگر کوئی روکے تو اسے شیطان تصور کرتے ہیں۔ بریلوی پیر یار محمد فریدی کہتا ہے کہ:

شیطان بود آنکس کہ منع سجودت

دیوان محمدی:108

مگر مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

''سجدہ تحیت و تعظیم ہماری شریعت میں جائز نہیں''۔

سورہ یوسف: آیت نمبر 100 حاشیہ 221

یار محمد فریدی کے فتوے کی رو سے مراد آبادی صاحب شیطان ہوئے جو سجدہ تعظیمی سے روک رہے ہیں۔

مسئلہ علم غیب

(1) مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

”حضرت خضر علیہ السلام نے موسی علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالی نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا“۔

سورہ کہف: آیت نمبر 68، حاشیہ 149

(2) (موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مر جائے گا“۔

سورہ الشعر آء: آیت نمبر 20، حاشیہ 23

(3) وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالی ہی جانتے ہیں“۔

سورۃ الجن: آیت نمبر 25، حاشیہ 47

(4) قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے“۔

سورۃ السبا: آیت نمبر 3، حاشیہ 9

توہین سیدنا آدم علیہ السلام

قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون

سورہ ص: آیت نمبر 79

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنے فنا ہونے کے بعد جزاء کے لیے (اٹھائے جائیں گے)۔

خزائن العرفان

اگر نبی کا مٹی میں مل جانا بریلوی مذہب میں کفر اور گستاخی ہے تو نبی کا ”فنا“ ہو جانا کفر اور گستاخی کیوں نہیں؟ عرف میں فنا ہونا کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے ہر اردو خواں جانتا ہے۔

معلوم نہیں اپنے لوگوں پر بریلویوں کے فتاوی کیوں نہیں چلتے!

مختار کل کی نفی

(1) مولوی احمد رضا خان کا عقیدہ تھا کہ:

”حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرماسکتے ہیں دنیا کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں“۔

برکات الامداد: ص8

مگر مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

”ایک روز سید عالم ﷺ نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انہیں عرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا“۔

خزائن العرفان: سورۃ الانعام: آیت نمبر 56۔ حاشیہ۔ 141

معلوم ہوا کہ احمد رضا خان کا یہ کہنا کہ حضور ﷺ ہر قسم کی حاجت روائی فرماسکتے ہیں اور دنیا کی سب مرادیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں بالکل غلط ہے۔

(2) قل ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسی

”میں اس میں کوئی تغیر و تبدل کمی بیشی نہیں کر سکتا“۔

یونس: آیت 15۔ حاشیہ 35

جب حضور ﷺ کو یہ اختیار نہیں تو مختار کل کیسے ہو گئے؟

نورانیت مصطفی ﷺ

نعیم الدین مراد آبادی صاحب لقد جاء کم من الله نور کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

سید عالم ﷺ کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔

سورۃ المائدہ: آیت نمبر 15۔ حاشیہ۔ 58

اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا نور ہونا من حیث الھدایۃ والنبوۃ ہے جیسا کہ مراد آبادی صاحب نے تصریح کردی یعنی آپ نور ہدایت ہیں۔

لفظ کل تخصیص کے لیے بھی آتا ہے

لفظ ''کل'' کے متعلق لکھتے ہیں:

''واوتیت من کل شیء۔۔ جو بادشاہوں کے شایان ہوتا ہے''۔

سورۃ النمل: آیت نمبر 23۔ حاشیہ 37

یہاں مراد آبادی نے کل سے عموم مراد نہیں لیا بلکہ اس میں تخصیص کردی کہ جو بادشاہوں کے شایان شان ہو جبکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

''لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل نہیں ہوتا''۔

انباء الغیب: ص 26

محمد ﷺ کے پکڑے چھڑا کوئی نہیں سکدا کی نفی

سورۃ الاحقاف: آیت نمبر 8۔ حاشیہ۔ 19 میں لکھتے ہیں:

''یعنی اگر بالفرض میں اپنی طرف سے بناتا اور اس کو اللہ تعالی کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالی پر افتراء ہوتا اللہ تبارک و تعالی ایسے افتراء کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کرسکو''۔

جبکہ بریلوی تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پکڑ لیں کوئی بھی نہیں چھڑا سکتا۔

شان حبیب الرحمان

کیا یہ عقیدہ اسلامی ہے؟ بریلویوں کے گھر کے آدمیوں نے اس کی خبر لی ہے۔ دیکھیے تبیان القرآن

مسئلہ کرامت

بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ آصف بن برخیا کے پاس اتنی قوت تھی کہ وہ اتنی دور سے تخت لے آئے تو اس دور کے اولیاء میں کتنی طاقت ہو گی! ہم ان رضا خانیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اگر اپنی تفسیر خزائن العرفان کو ہی دیکھ لیتے تو یہ جسارت نہ کرتے۔ مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے؟ آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہو گا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے سے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔

النمل نمبر 40 حاشیہ نمبر 63

تفسیر نور العرفان پر ایک نظر

قارئین ذی وقار! یہ بات ہم بعد میں تفصیل سے عرض کرتے ہیں کہ یہ تفسیر صحیح ہے بھی یا نہیں لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اس میں جگہ جگہ شان الوہیت و شان رسالت و شان صحابہ و اہل بیت کرام کے خلاف خصوصی محاذ قائم کیا گیا ہے اور بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں مفتی صاحب نے جہالت کی وجہ سے ٹھوکریں کھائیں۔

اور یہ بات بندہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ ملت بریلویہ میں کم عقل اور بے وقوف حضرات بہت سے ہیں کہ بریلویت نام ہی بے وقوفی و حماقت کا ہے مگر حماقت و بے وقوفی میں مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بعد سب سے بڑا نمبر مفتی احمدیار خان نعیمی کا ہے۔ جس نے مفتی صاحب کی کتب کو پڑھا ہے وہ اس بات سے بخوبی واقف ہے اور ہم بھی کچھ بطور نمونہ عرض کریں گے۔ شاید اسی وجہ سے مفتی صاحب اپنے عقائد مخصوصہ کو بھی ٹھیس پہنچاتے گئے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حماقت و بے وقوفی ہی ہو سکتی ہے۔ ایک بات یہ بھی عرض کرتا جاؤں کہ یہ فرقہ شیطان کا بہت مدح سرا ہے۔ ابلیس لعین کے فضائل و مناقب جو مفتی صاحب نے بیان کیے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں ان شاء اللہ ان پر بھی اجمالی نظر ڈالیں گے۔

علم تفسیر:

مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

تفسیر وہ علم ہے جس میں انسانی طاقت کے مطابق قرآن پاک کے متعلق بحث کی جاتی ہے کہ وہ کس طرح اللہ تعالی کی مراد پر دلالت کرتا ہے۔

انوار کنزالایمان ص 41

قارئین گرامی قدر! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تفسیر میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ

اس آیت یا اس لفظ سے اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے اور یہ انسان اپنی طاقت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر ہم مفتی صاحب کو دیکھتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کے الفاظ کی مرادِ خداوندی کی توضیح وتبیان کی بجائے قرآن مقدس کی تفسیر میں جھوٹ پہ جھوٹ بولتے جاتے ہیں اور اتنی بھی شرم نہیں کرتے ہیں کہ میں قرآن کی تفسیر لکھ رہا ہوں۔ اس کو کتابت کی غلطی وغیرہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ یہ سب کچھ سوچی سمجھی اسکیم کے تحت امت محمدیہ کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش ہے۔

جھوٹ نمبر 1

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

بعض جہلا یہ آیت مسلمانوں اور اولیاء اللہ وانبیاء پر چسپاں کرتے ہیں کہ یہ گفتگو قیامت میں پیر مرید، نبی امتی میں ہوگی مگر لطف یہ ہے کہ خود بھی اپنے پیروں کے مرید ہوتے ہیں۔ غرض کہ یہ تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے۔ بخاری میں ہے کہ قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کفار کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں خیال رکھو یہ آیت کفار اور ان کے پیشواؤں کے متعلق ہے۔

پارہ نمبر 22 سورۃ سبا آیت نمبر 32 مطبوعہ ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

قارئین گرامی قدر یہ بات تو بالکل جھوٹ ہے کہ بخاری میں قادیانیوں کا ذکر ہے یہ مفتی صاحب تفسیر میں جھوٹ بول رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کفار وغیرہ کے متعلق نازل شدہ آیتوں کو انبیاء اولیاء محبوبان خدا پر فٹ کرنا بدترین کفر وجہالت ہے۔ تو آیئے دیکھیے یہ کفر وجہالت کس نے کمائی بلکہ مفتی صاحب کے بقول یہ تحریف قرآن ہے نہ کہ تفسیر۔

مفتی صاحب نے اپنی تفسیر کے آخر میں قرآن مجید سے ثابت شدہ مسائل کی فہرست دی ہے اس میں ایک عنوان ہے "محبوبان خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد

کرتے ہیں" اور اس کے تحت چند آیات لکھی ہیں ان میں ایک یہ آیت بھی ہے: انه یرا کم ھو وقبیله من حیث لا ترونھم

الاعراف؛نورالعرفان ص 991 مطبوعہ ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

جبکہ یہ آیت شیطان کے متعلق اور اس کے چیلوں کے متعلق نازل ہوئی آپ دیکھیے مفتی احمد یار نعیمی نے خود اس کی تفسیر میں لکھا ہے یعنی شیطان اور اس کی ذریت سارے جہاں کے لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔

پارہ نمبر 8 سورۃ اعراف آیت نمبر 27 حاشیہ نمبر 3

اتنی بات تو مفتی صاحب نے درست لکھی کہ یہ شیطان کے متعلق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مفتی صاحب جب خود ہی اصول لکھ رہے ہیں کہ کافروں کے متعلقہ آیتیں انبیاء اولیاء پر چسپاں کرنا بدترین کفر، تحریف قرآن اور جہالت ہے تو جب خود یہ کام کریں گے تو یہ فتوے ان کے گلے کا ہار کیسے نہ بنیں؟ ثابت ہوا کہ مفتی صاحب بقول خود محرف قرآن، جاہل اور کافر ہیں اور قرآن پاک پر جھوٹ بول رہے ہیں۔

جھوٹ نمبر 2

شیطان نے جو بات خدا کے سامنے کی؛ یعنی انا خیر منه میں اس سے بہتر ہوں؛ مفتی صاحب اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

کیونکہ میں پرانا صوفی عابد عالم فاضل دیوبند ہوں۔

پارہ نمبر 23 آیت نمبر 76 حاشیہ نمبر 8 ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

آپ دیکھیے کیا یہ قرآن کی تفسیر ہے یا اسے آپ تحریف کا نام دیں گے؟ اگر یہ تفسیر ہے تو تحریف پتہ نہیں کس کا نام ہے۔

مفتی صاحب کے پیروؤں سے سوال ہے اگر فاضل دیوبند ہونا شیطان کا پیرو بننا ہے یا فاضل دیوبند ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا تو پھر کتنے ہی اکابر بریلویہ شیطان کے

پیرو ٹھہریں گے کم از کم ان اکابر بریلویہ کو مفتی صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں ہو گا۔ مفتی صاحب خود بھی علماء دیوبند کے شاگرد ہیں تو خود بھی شیطان کے پیرو ایک عرصے تک رہے ہیں اور ایک عرصہ تک شیطانیت کا اثر ان پر بھی تو ہوا ہو گا، اب دیکھ لیں اپنے بارے میں مفتی صاحب کا کیا خیال ہے۔

جھوٹ نمبر 3

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

بخاری شریف میں ہے کہ حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

پارہ 15 سورۃ کہف آیت نمبر 19 نعیمی کتب خانہ گجرات

حالانکہ یہ بات ہو ہی نہیں سکتی اگر رضا خانیت یہ بات بخاری سے دکھا دے تو منہ مانگا انعام بھی دیں گے۔ یہ مفتی صاحب تفسیر قرآن کر رہے ہیں یا اس کو تحریف قرآن کہا جائے؟

نور العرفان اور عظمت قرآن

مفتی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا سننا کمال نہیں بلکہ اس پر غور کرنا کمال ہے۔

پارہ نمبر 17 سورۃ حج آیت نمبر 73 حاشیہ نمبر 11 نعیمی کتب خانہ

(نوٹ: اب نعیمی کتب خانہ گجرات والے ایڈیشن سے ہی حوالاجات پیش ہوں گے اگر کسی اور مطبع کا حوالہ ہوا تو لکھ دیا جائے گا)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

حضور ﷺ سے ہدایت ملتی ہے گمراہی دور ہوتی ہے مگر قرآن سے ہدایت بھی ملتی ہے اور گمراہی بھی۔

نور العرفان ص 845 پارہ نمبر 25 سورۃ شوریٰ آیت نمبر 52 حاشیہ نمبر 23

مفتی صاحب سے پوچھنا چاہیے اس تقابل کو لا کر کہیں قرآن کی فضیلت کو کم کرنا تو مقصود نہیں؟ کیونکہ اس جملے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مقدس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ بھی کرتا ہے۔ حالانکہ اگر کسی گندی فطرت کے آدمی کو قرآن سے ہدایت نہ ملے تو قصور قرآن کا نہیں۔ قرآن تو سراسر ہدایت ہے مگر جو آدمی طبیعت کے اعتبار سے گندہ ہے تو اسے خدا تعالیٰ قرآن کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن گمراہ کرتا ہے۔

جیسے بارش سراسر رحمت خداوندی ہے مگر غلاظت و گندگی پر ہو تو اس سے بدبو اٹھتی ہے اس میں قصور بارش کا نہیں ہوتا بلکہ اسی غلاظت کا ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن سے گمراہی نہیں ملتی قرآن کی روشنی اور رحمت غلاظت والی طبیعت کو خراب لگتی ہے۔ جیسے بیمار کو چینی بھی کڑوی لگتی ہے قصور بیمار کا ہے نہ کہ چینی کا۔ مفتی صاحب نے کیسے قرآن پاک کے خلاف ذہن بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور یہی بات پارہ 1 سورۃ بقرہ آیت نمبر 26 کے حاشیہ نمبر 3 میں لکھی ہے۔

اور ہم پوری جرأت سے یہ کہتے ہیں کہ یہ مفتی صاحب نے قرآن پاک کے مقام و عظمت کے کم کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ مفتی صاحب اسی تفسیر میں لکھتے ہیں:

پیغمبر کی تعلیم بدنصیب کے لیے زیادہ گمراہی کا باعث بن جاتی ہے۔

نورالعرفان پارہ نمبر 19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 60 حاشیہ نمبر 1

آپ دیکھیے جب قرآن مقدس کی تعلیم سے بدنصیب کی گمراہی بڑھتی ہے اور پیغمبر کریم ﷺ کی تعلیم مبارک سے بھی بدنصیب کی گمراہی بڑھتی ہے تو پھر لوگوں کو صرف یہ بتانا کہ قرآن سے گمراہی بھی ملتی ہے جبکہ حضور علیہ السلام سے صرف ہدایت یہ دھوکہ بھی ہے حماقت بھی۔ مخالفت قرآن بھی ہے اور قرآن

مقدس کے مقام کو کم کرنے کی مذموم کوشش بھی۔

نورالعرفان اور عظمت باری تعالیٰ

توہین نمبر 1

ہم ہی نہیں بلکہ سارے مسلمان یہی جانتے اور مانتے تھے کہ خدا کا کوئی وزیر نہیں لاوزیر لہ۔ وہ کسی کو اپنا وزیر بنائے اس سے وہ پاک ہے مگر رضا خانیت کے گھر میں عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ خدا تعالیٰ کا وزیر بھی ہوتا ہے۔

مفتی صاحب اسی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حضور ﷺ سلطنت الٰہیہ کے گویا وزیر اعظم ہیں۔

نورالعرفان ص 811 پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر 42 حاشیہ نمبر 19

یہاں تو مفتی صاحب نے ''گویا'' لکھا ہے مگر اپنی کتاب ''شان حبیب الرحمان'' میں ''گویا'' کے بغیر ہی آپ علیہ السلام کو وزیر اعظم بنا دیا ہے۔

رضا خانیت سے ہمارا سوال ہے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے خلاف نہیں ہے؟ کیا اس کو خدا تعالیٰ کے مقام و شان کے خلاف نہیں کہو گے؟ لیکن رضا خانیت بے وقوفی کا نام ہے اس لیے وہ خدا کی شان کے بارے میں تو سمجھوتہ کر لیں گے مگر مفتی صاحب کی شان کو گرنے نہیں دیں گے۔

رضا خانیوں سے ایک سوال یہ ہے کہ اگر یہ اسلام کے مطابق ہے تو پھر مفتی صاحب کے اس قول کا کیا کرو گے:

رب تعالیٰ کسی کو وزیر بنانے سے پاک ہے اس کا وزیر کوئی نہیں۔

نورالعرفان ص 779 پارہ نمبر 11 سورۃ یونس آیت نمبر 66 حاشیہ نمبر 18

ہو سکتا ہے کوئی رضا خانی کہے کہ مفتی صاحب نے مملکت کا وزیر اعظم کہا ہے نہ کہ خدا کا، یہ تاویل بالکل بے کار ہے۔ خدا کی مملکت کا وزیر اعظم اس کا ہی وزیر اعظم

ہوا۔ پاکستان کا وزیر اعظم اگرچہ پاکستان کا ہے مگر وہ صدر کے اعتبار سے بھی تو وزیر اعظم ہے وہ صدر کا بھی تو وزیر ہے۔اس لیے یہ تاویل درست نہیں۔

اب میں پوچھتا ہوں جس کو تم خود ہی جائز نہیں سمجھتے اس کو اسلام بنا کر پیش کرنا حد درجے دھوکہ بازی اور خیانت (جو کہ رضا خانیت کا دوسرا نام ہے) سے کام لینا نہیں تو اور کیا ہے؟

توہین نمبر2

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

یعلم اللہ تا کہ اللہ جان لے یا فرمایا گیا **ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا** ابھی تک اللہ نے مجاہدوں کو نہ جانا۔

نور العرفان ص 323 پارہ نمبر 14 سورۃ نحل نمبر 19 حاشیہ نمبر 8

جبکہ اس طرح ترجمہ کرنے پر ملت رضویہ کے بڑے بڑے علماء نے جو لکھا ہے وہ ملاحظہ فرمایئے:

1۔ فیض احمد اویسی صاحب نے اس قسم کا ترجمہ کرنے والے کے متعلق یوں اپنا نظریہ لکھا ہے کہ یہ اعتزال کے حامی یا معتزلی ہونے کی نشانی ہے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت ص 19

2۔ ملک شیر محمد اعوان صاحب لکھتے ہیں:

ترجمہ سے یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے خدا کو پہلے کسی بات کا علم نہ تھا اور یہ چیز خدا کے عالم الغیب ہونے کے سراسر منافی ہے۔

انوار رضا ص 87

3۔ پیر محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں:

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کے لیے معلوم کر لے یا معلوم ہو جائے یا وہ جان

لے کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔

آواز اہل سنت جنوری 2010ء ص19

علم کا معنی ''معلوم کرنا'' کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے۔

آواز اہل سنت جنوری 2010ء ص19

4۔ مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:

مذکورہ تراجم میں یہ تأثر دینا کہ خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے اور بھلا دیتا ہے اور واقعہ کے وقوع سے پہلے نہ اس کو معلوم ہے نہ وہ جانتا ہے نہ دیکھتا ہے کس قدر الوھیت کی تنقیص و بے ادبی ہے۔

براہین صادق ص309

5۔ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی ''نجوم شہابیہ'' میں لکھتے ہیں جس پر 55 بریلوی اکابرین کی تائیدات ہیں:

جہاد کرنے والوں کو بھی خدا نے ابھی تک نہیں جانا اور ثابت قدم رہنے والوں کو بھی نہیں جانا تو وہ خدا بے علم جاہل ہوا یا نہیں اپنے کفریات کو ترجمہ کے پردے میں چھپاتے ہو۔

نجوم شہابیہ ص9، 10

ان بریلوی فتاویٰ جات سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب بریلویوں کی نظر میں کافر، خدا کو بے علم و جاہل کہنے والے، خدا کی توہین و بے ادبی کرنے والے، خدا کے علم ازلی کی نفی کرنے والے، خدا کے عالم الغیب ہونے کے منکر، معتزلی و اعتزال کے حامی ہیں۔ مفتی صاحب! دیکھیں یہ آپ کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے!

توہین نمبر 3

مفتی صاحب ساری کائنات میں فساد کی بنیاد خدا تعالیٰ کو قرار دے رہے ہیں حالانکہ قرآن کہتا ہے ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس یعنی یہ فساد سب انسان کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے مگر یہ مفت کے مفتی لکھتے ہیں:

کفر و اسلام کے جھگڑے تیرے چھپنے سے بڑھے

نور العرفان ص796 پارہ15 بنی اسرائیل آیت نمبر45 حاشیہ نمبر12

کیا اب بھی مفتی صاحب کو بریلوی اپنا حکیم الامت مانیں گے؟ ایسے آدمیوں کو تو کوئی یونانی حکیم اپنی دکان پر صفائی کے لیے رکھنے پر بھی تیار نہ ہو اور تم حکیم الامت کے القابات سے نوازتے ہو۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء کے کام در پردہ رب کے کام ہوتے ہیں ان پر اعتراض رب پر اعتراض ہے دیکھو بنیامین کو روکنے کا حیلہ یوسف علیہ السلام نے کیا مگر رب نے فرمایا کہ یہ سب کچھ انہیں ہم نے سکھایا۔

نور العرفان ص785 پارہ13 یوسف آیت نمبر76 حاشیہ نمبر17

معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے حیلہ کیا اور سکھایا خدا ہے۔ تو حیلہ خدا نے کیا اور اس حیلہ کی تعلیم بھی خدا نے دی۔ بقول مفتی صاحب یہ سب باتیں ثابت ہوئیں۔ اب دیکھیے مولوی محبوب علی قادری برکاتی نے لفظ حیلہ کو گالی شمار کیا ہے۔

نجوم شہابیہ ص15

اور اسی کتابچہ میں ایسے لفظ خدا اور رسول کے لیے منسوب کرنے والے کو کافر لکھا ہے۔

ص22،69

تو مفتی صاحب کافر ہوئے۔ اس کتابچے پر 55 بریلوی علماء کے دستخط ہیں۔

مفتی صاحب اور مقام نبوت

مفتی صاحب نے اصول خود ہی لکھ دیا ہے کہ " حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔ "

نور العرفان ص 345 پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 48 حاشیہ نمبر 6

اب دیکھیے گھٹیا سے گھٹیا مثالیں مفتی صاحب نے خود دی ہیں:

توہین نمبر 1

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن کر کھاتی تھی تلقف مایافکون (اعراف 117) لہٰذا حضور بھی اللہ کے نور ہیں اگر بشری لباس میں آئے تو کھاتے پیتے سوتے جاگتے تھے۔

نور العرفان ص 19 پارہ 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 102 حاشیہ نمبر 8

یہاں مفتی صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کی مثال لاٹھی سے دی اور آپ علیہ السلام کی بشریت کی مثال سانپ سے دی۔ (العیاذ باللہ)

توہین نمبر 2

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اے محبوب دعا ہماری بنائی ہوئی ہو اور زبان تمہاری ہو۔ کارتوس رائفل سے پوری مار کرتا ہے۔

نور العرفان ص 809 پارہ 18 سورۃ مومنون آیت نمبر 97 حاشیہ نمبر 14

یہاں رحمت کائنات ﷺ کی زبان مبارک کے لیے رائفل کی مثال دی ہے اور دعائیہ کلمات کی کارتوس سے مثال دی ہے۔

توہین نمبر 3

حضور محمد ﷺ پر جو اپنی عبدیت میں ایسے مشہور ہیں کہ اس خاص لفظ سے ہر ایک کا خیال حضور کی طرف جاتا ہے خیال رہے عبد اور عبدہ میں بڑا فرق ہے عبد تو رحمت الٰہی کا منتظر ہے اور عبدہ جسکی عبدیت سے اللہ تعالیٰ کی شان الوھیت ظاہر ہو حضور بے نظیر بندے ہیں (ﷺ)۔ کلب یعنی کتا ذلیل ہے مگر کلبھم اصحاب کہف کا کتا عزت والا۔

نور العرفان ص 432 پارہ 18 سورۃ الفرقان آیت نمبر 1 حاشیہ نمبر 8

زبان لرزتی ہے ہاتھ کانپتے ہیں یہ لکھتے ہوئے، یا اللہ اگر ان کی گستاخی دکھا کر انسانیت کو ان سے بچانا مقصود نہ ہوتا تو میں کبھی نقل نہ کرتا۔

نقل کفر کفر نہ باشد العیاذ باللہ، نعوذ باللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ یہاں حضور علیہ السلام کی عبدیت سمجھانے کے لیے اصحاب کہف کے کتے کی مثال دی گئی ہے۔

توہین نمبر 4

مفتی صاحب اس قسم کی مثالیں دیتے نہیں تھکتے ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں:

حضرت حوّا کو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم سے بغیر نطفہ بنایا۔ دیکھو انسان کے جسم سے بہت سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مگر وہ اس کی اولاد نہیں کہلاتے۔

نور العرفان ص 93 پارہ 4 سورۃ نساء آیت نمبر 1 حاشیہ نمبر 3

یہاں سیدہ اماں حوا علیہا السلام کی مثال کیڑوں سے دی گئی ہے۔ جس قوم میں ماں کا یہ احترام ہو وہ کہاں تک باغیرت ہو سکتی ہے۔

توہین نمبر 5

مزید دیکھیے مفتی صاحب لکھتے ہیں:

ظاہری صورت یکسانیت دیکھ کر اولیاء انبیاء کو اپنا مثل نہ سمجھو نیم اور بکائن کا

درخت یکساں معلوم ہوتا مگر پھلوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

نورالعرفان ص169 پارہ نمبر7 سورۃ انعام آیت نمبر99 حاشیہ نمبر9

یہاں مفتی صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کے وجود مبارک کی بکائن سے مثال دی ہے جو نہایت کڑوا درخت ہوتا ہے۔(العیاذ باللہ)

توہین نمبر6

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ان کے شر سے پاک اس کے حبیب ان کے شر سے محفوظ بلکہ جو ان کے حبیب کی پناہ میں آجاوے وہ محفوظ ہو جاوے پٹہ والے کتے کو کوئی نہیں مارتا۔

نورالعرفان 631 پارہ نمبر27 سورۃ طور آیت نمبر43 حاشیہ نمبر10

یہاں جو بھی آپ علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو وہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک کی انسانیت ان سب کی مثال پٹے والے کتے سے دی ہے۔(العیاذ باللہ)

قارئین کرام یہ سلسلہ کوہ ہمالیہ کی طرح نہ ختم ہونے والا ہے اگر آپ خود اس کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس قدر خطرناک مثالیں مختلف لوگوں کی مختلف چیزوں سے دی ہیں۔

شب قدر کی توہین

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

شب قدر کی یہ فضیلت قرآن کی نسبت سے ہے اصحاب کہف کے کتے کو ان بزرگوں سے منسوب ہو کر دائمی زندگی عزت نصیب ہوئی۔

نورالعرفان ص718 پارہ30 سورۃ قدر آیت نمبر3 حاشیہ نمبر2

یہاں مفتی صاحب نے شب قدر کی کتے سے مثال دی ہے(العیاذ باللہ)

القصہ مفتی صاحب نے انبیاء کرام کی شان میں گھٹیا اور ہلکی مثالیں دے کر

کفر کا پھندا اپنے گلے میں خود ہی ڈال دیا ہے۔ یہ مکافات عمل ہے جس کفر و شرک کی تبلیغ کرتے وہ خود کیوں نہ اختیار کرتے!

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی بے ادبی

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

1۔ نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔

نور العرفان ص 125 پارہ نمبر 6 سورۃ نساء آیت نمبر 163 حاشیہ نمبر 11

2۔ جو انبیاء کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے وہ مجاہد نہ تھے۔

نور العرفان ص 654 پارہ 28 سورۃ مجادلہ آیت نمبر 21 حاشیہ نمبر 13

3۔ آپ (سیدنا ابراہیم) کے ہاں پانچ ہزار کتے جانوروں کی حفاظت کے لیے تھے جن کے گلے میں سونے کے طوق تھے۔

نور العرفان ص 338 پارہ 14 سورۃ نحل آیت نمبر 122 حاشیہ نمبر 5

4۔ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون کی نبوت کے لیے تین وجوہ عرض کیے فرعون کی ایذاء کا ڈر، فرعون کے جھٹلانے کے موقعہ پر دل تنگی یعنی زیادہ جوش اور بہت رنج جس سے تبلیغ میں رکاوٹ پیدا ہو، زبان شریف کی لکنت جس سے بات صاف نہ کہی جاسکے۔ تفسیر تنویر المقباس میں فرمایا کہ دل کی تنگی سے مراد جرأت کی کمی ہے۔

نور العرفان ص 441 پارہ 19 سورۃ شعراء آیت نمبر 14 حاشیہ نمبر 11

5۔ صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار جادو کیا گیا جس سے آپ ﷺ کے ہوش و حواس بجا نہ رہے۔

نور العرفان ص 448 سورۃ شعراء آیت نمبر 153 حاشیہ نمبر 13

6۔ آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔

نور العرفان ص 778 پارۃ نمبر 11 سورۃ یونس آیت نمبر 63 حاشیہ نمبر 12

7۔ گناہ سے نبوت کے بعد معصوم ہوتے ہیں نہ کہ پہلے۔

نورالعرفان ص284 پارہ 12 یوسف نمبر 69 حاشیہ نمبر 6

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

الف۔ انبیاء کرام کی خطاؤں میں پیروی نہ کی جائے۔

نورالعرفان ص680 پارۃ نمبر 29 سورۃ القلم آیت نمبر 48 حاشیہ نمبر 5

ب۔ نبی کی رائے کی مخالفت کفر نہیں۔

نورالعرفان ص284 پارہ نمبر 12 یوسف نمبر 8 حاشیہ نمبر 5

ج۔ اختلاف رائے نبی کی بھی کفر نہیں اگر نبی کریم ﷺ کسی کو کچھ رائے دیں تو اس پر عمل ضروری نہیں۔

نورالعرفان ص296 پارہ نمبر 13 یوسف نمبر 91 حاشیہ نمبر 4

آج کل کے دور میں مفتی صاحب ان انسانوں کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں جو آپ علیہ السلام کے فرامین کی حیثیت کے انکاری ہیں اور انکارِ حدیث کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات ان کی ذات کے لیے مناسب نہیں تھی مگر بریلویت کے اسٹیج کی یہ بہت بڑی ضرورت ہے کہ ہر وہ اقدام کیا جائے جس سے عظمت نبوت کم ہو یا اتنی بڑھائی جائے کہ شرک تک جا پہنچے اسی کا نام بریلویت اور رضاخانیت ہے۔

8۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

ہم میں اور نبی میں وحی الٰہی کا فرق ہے وہ صاحب وحی ہیں ہم نہیں۔

نورالعرفان ص843 پارہ 24 سورۃ حم سجدہ نمبر 6 حاشیہ نمبر 13

کیا بریلوی حضرات اس سے متفق ہیں؟ اگر نہیں تو مفتی صاحب کے لیے فتوی ارشاد فرمایا جائے۔

اگر علماء دیوبند آپ علیہ السلام کو بشر مانیں تو وہ تو گستاخ اور یہ مفتی صاحب کہیں کہ وحی الٰہی کے علاوہ ہم میں اور نبی میں کوئی فرق نہیں تو وہ عاشق کیسے ٹھہرے؟ غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ مفتی صاحب کے متعلق صحیح فتوی ارشاد فرمایا جائے اگر تم میں

غیرت ہے ورنہ۔۔۔

9۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

بعض علماء نے اس آیت کی بنا پر فرمایا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے۔

نور العرفان ص125 پارہ6 سورۃ نساء آیت نمبر163 حاشیہ نمبر11

ایک جگہ لکھتے ہیں:

مخالفت کا جھگڑا کفر ہے۔

نور العرفان ص766 پارہ9 سورۃ انفال آیت نمبر5 حاشیہ نمبر9

آگے لکھتے ہیں:

یوسف علیہ السلام نے اس قدر مخالفت کے باوجود انہیں بھائی فرمایا۔

نور العرفان ص297 پارہ13 سورۃ یوسف آیت نمبر100 حاشیہ نمبر5

فیصلہ آپ خود کرلیں بقول مفتی صاحب یوسف علیہ السلام سے بھائیوں کی مخالفت تھی اور مخالفت کفر ہے تو کیا یہ تمام انبیاء کو کافر کہنا ہوا یا نہ ہوا؟ یہ مفتی صاحب کی بے ہودہ گوئی ہے کہ انبیاء کرام تک کو کافر کہہ دیا۔(العیاذ باللہ)

10۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جو فدیہ کفار بدر سے لیا گیا تھا وہ حلال طیب ہے لہٰذا فدیہ لینا جرم نہ تھا بلکہ انتظار وحی نہ فرمانے پر عتاب ہوا۔

نور العرفان ص760 پارہ10 انفال نمبر69 حاشیہ نمبر12

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

عتاب محمود پر نہیں ہوا کرتا۔

نور العرفان ص159 پارہ7 انعام نمبر35 حاشیہ نمبر5

یہ بات مفتی صاحب کو زیبا نہیں تھی کہ نبی پاک علیہ السلام کی خطائے

اجتہادی کو غیر محمود کہتے مگر رضاخانیت کے ہاتھوں مجبور ہو کر شان نبوت کا پاس نہیں رکھتے۔ خطائے اجتہادی تو کہا جا سکتا تھا مگر نبوت کے اعمال کو غیر محمود کہنا روا نہیں ہو سکتا۔

11۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

درود ابرہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔

نور العرفان ص572 پارہ22 احزاب نمبر56 حاشیہ نمبر5

جبکہ علماء و محدثین نے درود ابراہیمی کی بڑی شان لکھی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دھلویؒ نے جذب القلوب میں تمام درودوں سے افضل بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی قسم کھالے کہ میں نے افضل درود پڑھا تو پھر ابراہیمی درود پڑھے تو قسم سے بری ہو جائے گا جبکہ مفتی صاحب کے نزدیک غیر کامل ہے۔

مفتی صاحب کے جانشین مفتی اقتدار نعیمی نے تفسیر نعیمی ج16 ص110 پر اسے ناقص و ناجائز لکھا ہے۔ اور اپنی کتاب تنقیدات علی مطبوعات کے ص210 پر اس کا پڑھنا مکروہ و گناہ لکھا ہے۔

واہ مفتی صاحب! یہ آپ کے گھرانے کی تحقیق ہے؟ اس کو انسان حضور کی محبت کہے یا کچھ اور؟ دعویٰ محبت کرنا اور ہے، عمل محبت اور ہے۔ آپ نے خود لکھا ہے کہ بغیر عمل دعویٰ محبت منافقوں کا طریقہ ہے۔

نور العرفان ص39 پارہ2 سورۃ البقرہ نمبر204 حاشیہ نمبر5

یہ منافقت تو آپ کے گھر سے ہی ثابت ہو گئی خدا تعالیٰ اس منافقت سے بریلویت کی جان چھڑادے۔

12۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

اگر بھول کر تم کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ۔

نور العرفان ص164 پارہ7 سورۃ انعام آیت نمبر68 حاشیہ نمبر3

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مکہ والوں نے حضور ﷺ سے اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تو حضور نے فرمایا پھر بتائیں گے اور ان شاء اللہ فرمانا یاد نہ رہا۔

نور العرفان ص356 پارۃ 15 سورۃ کہف نمبر24 حاشیہ نمبر8

مفتی صاحب نے یہاں رحمت کائنات ﷺ کے لیے نسیان منسوب کیا جبکہ مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

حضور سرور دوعالم ﷺ پر نسیان کا وہم وگمان کرنا پاگل پن ہے،

انسان اور بھول ص358

مزید دیکھیے:

نبی پاک ﷺ کو اگر مورد نسیان کوئی سمجھتا ہے تو اپنی عقل وفہم کا دشمن ہے۔

انسان اور بھول ص363

ان فتووں کی رو سے مفتی صاحب عقل وفہم کے دشمن اور پاگل ہیں۔

13۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بنا سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کر دیتا ہے۔

نور العرفان ص406 پارہ17 سورۃ الحج آیت نمبر52 حاشیہ نمبر11

جبکہ مولوی غلام رسول سعیدی کہتا ہے:

نہ یہ ممکن ہے کہ شیطان آپ ؐ کی زبان سے کلام کرے اور نہ یہ کہ اپنی آواز کو آپ ؐ کے مشابہ کر سکے اور سننے والے اس کی آواز آپ ؐ کی آواز قرار دیں اگر بالفرض یہ ممکن ہو تو تمام شریعت سے اعتماد اُٹھ جائے گا۔

تبیان القرآن ج7 ص778

دوسری جگہ لکھتا ہے:

اگر شیطان آپ کی آواز کی مثل پر قادر ہو تو یہ تعظیم کے خلاف ہے اگر

شیطان آپ کی آواز کی نقل اتار سکے اور لوگ شیطان کی آواز کو آپ کی آواز سمجھ لیں تو ہدایت گمراہی کے ساتھ مشتبہ ہو جائے گی۔

تبیان القرآن ج7 ص784

مفتی صاحب کے نظریہ پر نقدان کے گھر کے علامہ نے کر دیا کہ اس طرح تو شریعت سے اعتماد اُٹھ جائے گا، معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب لوگوں کو شریعت سے متنفر کر رہے ہیں اور بقول سعیدی یہ آپ علیہ السلام کی تعظیم کے خلاف ہے چونکہ رضاخاینت کا کام ہی یہی ہے کہ بے دین بنایا جائے تو وہ اس پر اپنا تن من دھن لگا رہے ہیں اور تیسرا فتویٰ یہ دیا سعیدی صاحب نے کہ اس طرح تو ہدایت گمراہی کے ساتھ مشتبہ ہو جائے گی۔ اور یہی مفتی صاحب کی منشا ہے کہ شریعت مٹ جائے اور اس کی جگہ گمراہی پھیلے۔

14۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

حضور ﷺ نے بیر معونہ والے کفار کے لیے بد دعا کی۔

نور العرفان ص80 پارہ نمبر4 سورۃ ال عمران آیت نمبر128 حاشیہ نمبر9

جبکہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو احزاب کی شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعاء فرمائی ہے اس کو بد دعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔

شرح مسلم ج5 ص300

بقول سعیدی، مفتی صاحب نے حضور ﷺ کی دعا کو بد دعا کہہ کر سخت توہین و بے ادبی کی ہے۔ بریلوں کو شرم وحیا سے کام لینا چاہیے کہ عشق و محبت کا دعوی

کر کے رہے ہیں اور کرتے سرکار طیبہ ﷺ کی سخت توہین ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ جو سخت توہین و بے ادبی کرے وہ اس ملت بریلویہ کا حکیم الامت بن جاتا ہے۔ واہ واہ رضاخانیو! تمہاری قسمت۔

15۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جن پیغمبروں یا جن کتابوں کا قرآن نے ذکر نہ کیا وہ گم ہو کر رہ گئے کوئی انہیں جانتا بھی نہیں۔

نور العرفان ص17 پارہ 1 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 91 حاشیہ نمبر 10

جبکہ قرآن پاک نے تو ان کا اجمالی ذکر کیا ہے ان کے متعلق یہ کہنا کیا بریلوی مناسب سمجھتے ہیں؟

16۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

رب ان کو (والدین مصطفی ﷺ) دوزخ میں ہرگز نہ بھیجے گا تا کہ محبوب کو ایذا نہ ہو۔

نور العرفان ص892 پارۃ 30 سورۃ ضحی آیت نمبر 5 حاشیہ نمبر 6

اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ میرٹ اور استحقاق کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں بلکہ وہ اس لیے جائیں گے کہ آپ علیہ السلام کو تکلیف نہ ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحق تو جہنم کے ہیں جنت کے نہیں۔ کیا مفتی صاحب آپ اپنے آپ کو عاشق کہلوانے کے مستحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کی وجہ سے جنت جانا نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کو تکلیف نہ ہو اس وجہ سے ہے۔

اگر ایمان نہ ہونے کے باوجود بھی جنت میں لے جایا جائے تو اس سے بریلوی حضرات وقوع کذب کے قائل ہوگئے۔ جو الزام ہم پر ہے وہ گھر سے ثابت ہوگیا یعنی خدا نے تو فرمایا مشرک پر جنت حرام ہے یہ مشرک بھی مان رہا ہے اور جنتی

بھی تو خدا کو اس نے کاذب مان لیا۔(العیاذ باللہ)

واضح رہے کہ ہم آپ علیہ السلام کے والدین کے ایمان کے قائل ہیں سردار طیبہ ﷺ کی وجہ سے ایمان ان کو ملا اور وہ جنت میں جائیں گے۔

عظمت صحابہ کرام اور نور العرفان

1۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جن جنتی لوگوں کے دلوں میں کینہ وغیرہ تھے یہاں (جنت) دور کر دیے جائیں گے جیسے حضرت علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہما۔

نور العرفان ص318 پارہ14 سورۃ نحل آیت نمبر47 حاشیہ نمبر4

مفتی صاحب نے سیدنا امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کے دلوں میں کینہ ثابت کیا ہے حالانکہ ہمارا ایمان ہے کہ ان میں کینہ نہ تھا۔ بلکہ بحکم قرآن رحماء بینھم تھے مگر مفتی صاحب کی کوشش یہ ہے کہ اسلام سے لوگوں کو متنفر کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ رضا خانیت رفض کی آل و اولاد ہے اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دشمنی ان میں بھی اثر کیے ہوئے ہے۔

2۔ مفتی صاحب ان صحابہؓ کے متعلق جو احد میں مال غنیمت اکھٹا کرنے کے لیے چلے گئے، لکھتے ہیں:

جو مرکز چھوڑ کر غنیمت لینے چلے گئے وہ طالب دنیا تھے۔

نور العرفان ص84 پارہ4 سورۃ ال عمران آیت نمبر152 حاشیہ نمبر1

آپ بخوبی جانتے ہیں حدیث میں طالب دنیا کو کیا کہا گیا ہے اور یہ مفتی صاحب کو بھی علم تھا مگر رفض کے اثر کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چوٹ کرنے سے باز نہیں آئے۔

جب قرآن نے طالب دنیا نہیں کہا تو مفتی صاحب کو کیا حق پہنچتا تھا کہ ان

صحابہ کو طالب دنیا کہیں؟ مگر رفض کی رگ پھڑ کی اور یہ عمل وجود میں آیا۔

3۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

امیر معاویہ حضرت علی کے دشمن نہ تھے خون عثمانی کی وجہ سے مخالف تھے دشمنی اور مخالفت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

نور العرفان ص296 پارہ 13، نمبر 91 حاشیہ نمبر 4

جبکہ مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ مخالفت کا جھگڑا کفر ہے اسی طرح حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہے۔

نور العرفان ص766، پارہ نمبر 9 سورۃ انفال آیت نمبر 5 حاشیہ نمبر 9

کتنی دلیری سے سیدنا امیر معاویہؓ پر کفر کا فتوی لگا رہے ہیں اب بھی آپ کو سنی کہا جائے؟ آپ کو سنیت کی ہوا ہی نہیں لگی۔ ظاہراً باطناً شیعت کا ظہور ہے مگر ذیاب فی ثیاب۔ ہیں تو آپ شیعہ مگر لبادہ سنیت کا اوڑھ کر آئے اور اس پر ہم کافی سارا مواد رکھتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی اصلاً و وصلاً و نسلاً شیعہ ہے اگر تفصیل مطلوب ہو تو ہماری کتاب فرقہ بریلویت کا تحقیقی جائزہ اور علامہ خالد محمود مد ظلہ کی کتاب مطالعہ بریلویت ملاحظہ فرمائیں۔

4۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت علی مرتضیؓ اور امیر معاویہ نے صلح کے لیے ابو موسی اشعری اور عمرو بن عاص کو اپنا پنچ مقرر فرمایا۔

نور العرفان ص132، سورۃ نساء آیت نمبر 35 حاشیہ 6 مطبوعہ ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

قارئین ذی وقار ہمیں معلوم ہو گیا کہ پچھلی باتوں سے کہ اگر مفتی صاحب رافضی نہ سہی تو اثر ان کا ضرور رکھتے ہیں۔ اب ان صحابہؓ کے اسماء عامیوں کے ناموں کی طرح لکھے ہیں اگر حب صحابہؓ ہوتی تو مفتی صاحب کم از کم حضرت اور رضی اللہ عنہ تو

لکھ ہی دیتے مگر اسی پرانے مرض کے مریض ہونے کی وجہ سے مفتی صاحب نے اپنا صحیح رخ دکھانے کے لیے تحریر کو اس طرح لکھا کہ لوگ میری حقیقت سمجھ سکیں۔

متفرق مسائل

1۔ مسئلہ بشریت

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

اب جو نبی کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے نہ پیغمبر تیسرے گروہ ہی میں داخل ہے یعنی کافر۔

نور العرفان ص636، پارہ27 سورۃ القمر آیت نمبر24 حاشیہ نمبر12

جبکہ مفتی صاحب نے کئی مقامات پر نبی علیہ السلام کو یا مطلقاً نبی کو بشر کہا ہے دیکھیے لکھتے ہیں:

- رسول صرف انسان ہوتے ہیں۔

نور العرفان ص174 پارہ8 انعام آیت نمبر130 حاشیہ نمبر3

- کفر سے عقل ہی ماری جاتی ہے کیونکہ مشرکین درختوں پتھروں وغیرہ کو خدا مان لیتے تھے مگر انسان کو نبی ماننے میں تامل کرتے تھے۔

نور العرفان ص413، پارہ18 سورۃ مومنون آیت نمبر24 حاشیہ نمبر1

انسان اور بشر میں کوئی فرق نہیں ہے تو مفتی صاحب اپنے فتوے کی رو سے کافر ہوئے۔

2۔ تحذیر الناس پر بے جا اعتراض

حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے فرمایا کہ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد نبی آجائے الخ تو اس بات پر رضاخانیت نے آسمان سر پر اٹھالیا جبکہ مفتی صاحب کو دیکھیے وہ لکھتے ہیں:

اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔

نورالعرفان ص166

اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔

نورالعرفان ص166

جبکہ ہم کہتے ہیں کہ اگر اولاد ابراہیم میں بھی ہوتا تو نبی نہیں ہو سکتا تھا۔

اگر قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ سے محروم نہ رہتا۔

نورالعرفان ص806

دیکھیے کہ لفظ اگر سے محال کام کو بول دیا جانا ناجائز و حرام ہے تو پھر مفتی صاحب پر کیا فتوی لگے گا؟

مفتی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

ناممکن کو ناممکن پر معلق کر سکتے ہیں۔

نورالعرفان ص846، پارہ25 الزخرف آیت نمبر81 حاشیہ نمبر23

تو یہ جملہ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد میں نبی آجائے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آئے گا، ناممکنات میں سے ہے پھر حضرت نانوتویؒ پر طعن کیوں؟

3۔ مسئلہ علم غیب

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔

نورالعرفان ص751، پارہ5 سورۃ النساء آیت نمبر119 حاشیہ نمبر13

جبکہ امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطار صاحب لکھتے ہیں:

یہ عقیدہ رکھنا کہ جنّ کو علم غیب ہے یہ کفر ہے۔

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص317

شیطان بھی تو جن ہے لہٰذا فتویٰ کفر مفتی احمد یار نعیمی صاحب کے سر جالگا۔

4۔ مسئلہ قوالی

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

قوالی لہو کے طور پر ہو تو حرام ہے جیسے آج کل کی عام قوالیاں۔

نور العرفان ص 825، پارہ 21 سورۃ لقمان آیت نمبر 6 حاشیہ نمبر 14

اس لیے بریلویوں کو قوالیاں ترک کر دینی چاہئیں یا مفتی صاحب کے دماغ خراب ہونے کا فتویٰ دیا جائے۔

5۔ براءت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جب انسان بے خود ہو جائے تو اس پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔

نور العرفان ص 203، پارہ نمبر 9 سورۃ اعراف آیت نمبر 150 حاشیہ نمبر 6

جب اصول بریلوی مفتی نے یہ بتادیا تو پھر حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ پر اعتراض بے جا ہے کیونکہ حضرت تھانوی کے مرید نے بے خود ہو کر خواب میں کلمہ پڑھا تھا۔

6۔ ترجمہ تسمیہ اور نور العرفان

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

ب استعانت کی ہے اور اس سے پہلے فعل پوشیدہ ہے اس کے معنی ہیں، شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے مدد سے۔

نور العرفان ص 2 پارہ نمبر 1 فاتحہ حاشیہ نمبر 3

جبکہ بریلوی جید عالم شیر محمد جمشدی لکھتے ہیں:

بسم اللہ، کے ترجمہ میں جاہلانہ غلطیاں: غور فرمائیں کہ مترجمین نے ترجمہ میں اللہ تبارک وتعالی کے نام کی بجائے لفظ شروع سے ترجمہ کا آغاز کیا چنانچہ مترجم کا قول خود اپنی زبان سے غلط ہو گیا کہ اس نے تو اللہ تعالی کے نام سے شروع ہی نہیں

کیا۔

فیصلہ کیجیے ص51

آگے لکھتے ہیں:

مزید غلطی یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں یہ ترجمہ مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے یہ ترجمہ درست نہیں۔

فیصلہ کیجیے ص52

اور یہی بات احتشام الحق ملک نے آؤحق تلاش کریں (مصدقہ شہزاد مجددی صاحب) کے ص41۔42پر بھی لکھی ہے۔

7۔ عموم قدرت باری تعالی

اہل السنت والجماعت دیوبند کا نظریہ ہے کہ خدا تعالی نے جو فرمادیا ہے وہ اپنی مشیت سے وہی کرے گا اگرچہ اسے اپنے کہے کے خلاف کرنے پر بھی قدرت ہے مگر وہی کرے گا جو اس نے فرمادیا۔

مفتی صاحب نے بھی دبے لفظوں میں اسے تسلیم کرلیا ہے، لکھتے ہیں:

اگر خدا تمام دنیا کو دوزخ میں بھیج دے تو ظالم نہیں۔

نورالعرفان ص180، پارہ نمبر8 سورہ انعام آیت نمبر160 حاشیہ نمبر10

معلوم ہوا کہ مفتی صاحب کو یہ بات تسلیم ہے کہ اگر خدا ایسا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور وہ قدرت بھی رکھتا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

یہ آیت ظاہری معنی سے ان کے بھی خلاف ہے کذب باری میں امتناع بالغیر کے وہ بھی قائل ہیں۔

نورالعرفان ص512 پارہ22 سورہ سبا نمبر9 حاشیہ نمبر14

مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اہل دیو بند امتناع بالغیر کے قائل ہیں۔ جبکہ فاضل بریلوی نے تو جھوٹ بول کر یہ لکھ دیا کہ دیوبند والے وقوع کذب کے قائل ہیں جبکہ مفتی صاحب نے فاضل بریلوی کو جھوٹا قرار دے کر ان کو مجرم قرار دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کے متعلق اکابر نے جو **کذاب** کا لفظ لکھا ہے وہ درست ہے۔

8۔ مسلمان ہونا کمال نہیں!

مفتی صاحب کہتے ہیں:

مسلمان ہونا کمال نہیں بلکہ مسلمان مرنا کمال ہے۔

نورالعرفان ص25 پارہ نمبر1 البقرہ نمبر1321 حاشیہ نمبر1

مفتی صاحب سے کوئی پوچھے جب مسلمان ہو گا ہی نہیں تو مسلمان مرے گا کیسے؟ اسلام میں آئے بغیر اسلام پر موت چہ معنی دارد؟

9۔ شیطان کے فضائل

بریلویت پر شیطان کے اتنے احسانات ہیں کہ ان کو شرم آتی ہے کہ ان کا بدلہ نہ چکایا جائے۔ لہذا بریلویوں نے اس کے فضائل ومناقب لکھے تاکہ وہ خوش رہے اور آئندہ کے لیے ان پر انعامات کا سلسلہ جاری رکھے ۔ مفتی صاحب آگے بڑھے اور کہنے لگے:

(1) وہ ہر جگہ پر حاظر وناظر ہے۔

نورالعرفان ص184 پارہ8 اعراف نمبر27 حاشیہ نمبر8

(2) رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔

نورالعرفان ص751

(3) وہ بڑا موحد ہے ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو

سجدہ تحیت نہ کیا۔

نورالعرفان ص788 پرہ نمبر، 13 ابرھیم نمبر22 حاشیہ نمبر11

(4) ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بنا سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کر دیتا ہے

نورالعرفان ص406

(5) شیطان نے کہا میں پرانا صوفی عابد عالم فاضل دیوبند ہوں۔

نورالعرفان ص730

(6) شیطان خود برے کاموں کو اچھا نہیں جانتا مگر لوگوں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے وہ خود مشرک نہیں لوگوں کو مشرک بناتا ہے۔

نورالعرفان 821 پارہ20 عنکبوت نمبر38 حاشیہ نمبر19

(7) رب کے سامنے شیطان نے بھی جھوٹ نہ بولا۔

نورالعرفان ص147 پارہ15 بنی اسرئیل نمبر62 حاشی نمبر7

(8) شیطان اللہ تعالی کا بندہ ہے۔

نورالعرفان ص803 پارہ16 مریم نمبر16 حاشیہ نمبر16

(9) شیطان کی یہ دعا کچھ ترمیم سے قبول ہو گی۔

نورالعرفان ص761 پارہ8 اعراف نمبر15 حاشیہ نمبر15

(10) شیطان اللہ کی توحید، صفات اور تمام ایمانیات کو مانتا ہے۔

نورالعرفان ص485 پارہ نمبر21 عنکبوت نمبر61 حاشیہ نمبر5

(11) ابلیس کو زمین اور پھر آسمان کی بادشاہت اور جنت کے خزانے عطا فرمائے۔

تفسیر نعیمی ج1 ص222 البقرہ نمبر630

(12) اگر شیطان نہ ہوتا تو دین اور دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

تفسیر نعیمی ج1 ص248 بقرہ نمبر34

(13) اگر شیطان نہ ہوتا تو مسلمان مجاہد، غازی کیسے بنتا۔

تفسیر نعیمی ج4 العمران نمبر191 ص421

(14) وہ فرشتے اور ابلیس جو لاکھوں برس سے تھے انہیں اسی نئی مخلوق (سیدنا آدم علیہ السلام) کو استاد بنایا۔

معلم التقریر ص95 تحت تفسیر الرحمن علم القرآن

(15) ابلیس کی نظر تمام جہان پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ارادے بلکہ دل کے خطرات سے خبر دار ہے۔

تفسیر نعیمی ج3 ص114 البقرہ نمبر268

(16) موحد ہونا کمال نہیں موحد تو ابلیس بھی ہے۔

تفسیر نعیمی ج2 البقرہ نمبر153 ص72

(17) جنت و دوزخ کا قائل ہے۔

تفسیر نعیمی ج2 ص146 البقرہ168

ابلیس کے کچھ اور فضائل و مناقب

(18) فاضل بریلوی کی کتاب خالص الاعتقاد کے مقدمہ میں ہے، رسول اللہ کا علم اوروں سے زائد ہے، ابلیس کا علم معاذاللہ علم اقدس سے ہر گز وسیع تر نہیں۔

خالص الاعتقاد ص6

یعنی وسیع ہے وسیع تر نہیں (العیاذ باللہ)

(19) فاضل بریلوی کہتے ہیں:

(ایک پری نے جو مشرف بالاسلام ہوئی اس نے کہا) میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے؟ اس نے کہا شاید رب العزت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت اوّل ص50 شبیر برادرز

(20) مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

ابلیس بذات خود آج کل کے کئی انسانوں سے بہتر پوزیشن میں ہے۔ موحد

ہے، سب سے بڑے گناہ شرک سے مجتنب۔ وہ ملحد اور دہریہ نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو رب کہہ کر پکارتا ہے اور اس کی عزت کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کہ یوم حشر اور جزا پر یقین رکھتا ہے۔ وہ صرف انسان کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن نہیں۔

ابلیس تا دیوبند ص4

(21) اویسی صاحب لکھتے ہیں:

ابلیس کے درس و خطابت کی یہ شان تھی کہ عرش کے نیچے یاقوت کا منبر لگایا جاتا تھا سر پر نور کا پھریرا فضا میں لہراتا تھا۔

ابلیس تا دیوبند 11

(22) اویسی صاحب لکھتے ہیں:

دنیوی سلطنت اور وجاہت و سطوت اس کی نظروں میں کچھ نہ تھے وہ صرف اور صرف عبادت الٰہی کا عاشق تھا۔

ابلیس تا دیوبند ص12

(23) مزید لکھتے ہیں:

بارگاہ حق میں عبادت کو ایسا سجا کر پیش کیا کہ خود خالق کو اس سے ایسا پیار ہوا کہ اسے نہ صرف ساتویں آسمان تک بلا لیا گیا بلکہ بہشت کے چیف افسر حضرت رضوان فرشتے کو استدعا کرنی پڑی کہ ابلیس کے بغیر جنت کی زیب و زینت بے زیب ہے۔

ابلیس تا دیوبند ص12

(24) مزید لکھتے ہیں:

شیطان زانی نہیں، چور نہیں ڈاکو نہیں کہ کسی کا مال چھین لیتا ہو اور نہ ہی دوسری غلط کاریوں میں مبتلا ہے بلکہ وہ تو اعمال صالحہ کے لحاظ سے تاحال ویسے پابند ہے جیسے پہلے تھا اور توحید میں رئیس الموحدین ہے۔ یہاں تک کہ اب اس کا نام پوچھنا ہو تو عزازیل عبد اللہ (یعنی اللہ کا بندہ) نام بتائے گا۔

ابلیس تا دیوبند ص 18

آگے لکھتے ہیں:

اللہ کی جملہ صفات کو مانتا ہے اور اس کی عبادت کو حق سمجھتا ہے۔

ابلیس تا دیوبند ص 18

(25) جنت کا خزانچی تھا زمین و دنیا کا بادشاہ تھا۔

ابلیس تا دیوبند ص 50

(26) مولوی احمد رضا بریلوی لکھتا ہے:

وہابیہ گمراہ نہ ہوں گے تو ابلیس بھی گمراہ نہ ہوگا کہ اس کی گمراہی ان سے ہلکی ہے وہ کذب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

احکام شریعت ص 135 مسئلہ نمبر 39 حصہ اول

10۔ کیا قادیانی مسلمان ہیں؟

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

قادیانی چکڑالوی وغیرہ قومی مسلمان ہیں دینی مومن نہیں۔

نور العرفان ص 144 پارہ 6 المائدہ نمبر 69 حاشیہ نمبر 8

یہ قادیانیوں سے ہمدردی کیوں ہے؟ بظاہر اس کی وجہ سمجھ نہیں آتی شاید قادیانیت کا ان پر احسان ہو۔ جس کی وجہ سے انہیں مسلمان سمجھتے ہیں، شاید یہ وجہ ہو کہ مولوی احمد رضا کا استاد مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

11۔ مسئلہ ترک بدعات

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ہم سے مٹ نہ سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔

نور العرفان ص 758 پارہ 7 سورۃ انعام آیت نمبر 109 حاشیہ نمبر 10

قارئین ذی وقار مفتی صاحب کی اسی بات سے ہی فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ آج کل کے دور میں جھگڑے اور فساد کا ذریعہ کیا ہے۔ بریلوی جتنی بدعات پیش کرتے ہیں اہل حق قبول نہیں کرتے کہ اگر ان کو نہ کرنا گناہ ہے تو پہلے بزرگوں کے بارے میں کیا فتوی ہے؟ اس پر لڑائی اور جھگڑا بریلویوں کی طرف سے شروع ہو جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام ہو یا اذان علی القبر، دعا بعد نماز جنازہ ہو یا میلاد شریف و عرس و قوالی، ان سب مسائل پر بریلوی حضرات کی طرف سے جھگڑے کی فضا گرم رہتی ہے۔ کبھی مناظرہ تو کبھی مجادلہ۔

اب تو نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ لوگ جنازہ پڑھنے آتے ہیں اور وہاں جھگڑا دعا بعد نماز جنازہ کا ہوتا ہے، پھر قل خوانی کا جھگڑا اور اذان علی القبر پر جھگڑا۔ اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام پر جھگڑا اور میلاد پر جھگڑوں کی تو یہ حالت ہو چکی ہے کہ بیسوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے بلکہ رضاخانیوں نے مسجد و مدرسہ و قرآن پاک تک کو میلاد کے جلسوں میں شہید کیا ہے اور آگ لگائی ہے۔ لہذا مشورہ مفتی صاحب کا درست ہے کہ ان سب بدعات کو بند کر دیا جائے تاکہ امت سکھ کا سانس لے سکے۔ ہم اس بات میں مفتی صاحب کے ساتھ ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ مفتی صاحب کے قلم نے یہ لکھ دیا اندر سے ان بدعات کو چھوڑنے پر وہ بھی تیار نہ تھے ورنہ ان منکرات کے خلاف بھرپور مہم چلاتے۔

مفتی صاحب بریلویوں کی زد میں

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

روساء یہود نے لبید اعصم یہودی سے کہا تو اور تیری لڑکیاں جادوگری میں یکتا ہیں حضور پر جادو کر۔ لبید نے حضور کے ایک یہودی غلام سے حضور کی شکستہ کنگھی کے دندانے اور کچھ بال شریف حاصل کرکے اور موم کا ایک پتلا بنا کر اس میں

گیارہ سلائیاں چبھوئیں ایک تانت میں گیارہ گرہیں لگائیں۔ یہ سب کچھ اس پتلے میں رکھ کر بئر رواں میں پانی کے نیچے ایک پتھر کے نیچے دبا دیا اس کا حضور کے خیال شریف میں یہ اثر ہوا کہ دنیاوی کاموں میں بھول ہوگئی۔ چھ ماہ تک یہ اثر رہا۔

نورالعرفان ص908، نعیمی کتب خانہ لاہور

جبکہ بریلوی کرنل انور مدنی لکھتے ہیں:

تمام روایات سحر متضاد ہیں اور بے ربط ہیں یہ اسرائیلیات میں سے وہ تحریریں ہیں جو یہود اور منافقین نے ایک سازش کے تحت گھڑی تھیں تا کہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کو کم کیا جائے۔

خوشبوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ص186

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسحور، جادوزدہ کہنا کفر ہے۔

شہنشاہ کل ص257

مزید لکھتے ہیں:

نبی کو مسحور کہنا کفار و ظالمین کا وطیرہ ہے اگر نبی مسحور ہو جائے تو درج ذیل خرابیاں لازم آئیں گی:

(1) منصب نبوت کے جو فرائض ہیں ان میں انقطاع پیدا ہو جائے گا۔

(2) نبی کا مشن فیل ہو جائے گا۔ (نعوذ باللہ)

شہنشاہ کل ص295

متکلم اسلام ایک نظر میں

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد

تدریس: معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

سرپرست: احناف ٹرسٹ

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ، درس القرآن، نماز اہل السنت والجماعت، صراط مستقیم کورس (مرد وخواتین)، اعتکاف کورس، خطبات متکلم اسلام، مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام، شہید کربلا اور ماہ محرم، قربانی کے فضائل ومسائل، بیس رکعات تراویح، القواعد فی العقائد، اصول مناظرہ، فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ، فرقہ اہلحدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، دعوت اسلامی کا تحقیقی جائزہ، فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ، الہدیٰ انٹرنیشنل کا تحقیقی جائزہ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ، المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ، خطبات برما، کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ۔

بیعت وخلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ تعالیٰ

امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاح وارشاد

خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com

کنز الایمان کا

تحقیقی جائزہ